روزنامہ

الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹

(ایڈیٹر) نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر نمبر ۱۹۸۹ء

جلد ۷۴/۳۹ نمبر ۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِک قطرہ تیرے فضل نے دریا بنا دیا

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جنہوں نے آج سے ۱۰۰ سال قبل ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ قیمت: -/۲۰

۲۵ امان ۱۳۶۸ ہش ۲۵ مارچ ۱۹۸۹ء

احمدیہ صدسالہ جشنِ تشکر

آج پورے سو سال ہوتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے (اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ان پر نازل ہوں اور اس کی طرف سے عطا ہونے والی سلامتی میں ہر لمحہ اضافہ ہوتا رہے) ارشاد خداوندی کے تحت احمدیہ جماعت کی بنیاد رکھی تھی۔ اور اس طرح آپ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ٹھہرے۔ اس وقت سے لے کر آج تک احمدیہ جماعت متعدد طوفانوں سے گزری ہے لیکن نتیجہ وہی نکلا ہے جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے شروع سے حضور اقدس کو دے رکھی تھی۔ جماعت بڑھی اور بڑھتی رہی۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اس کا قدم آگے سے آگے ہی پڑا۔ حضور کا پیغام ساری دنیا میں پہنچا اور اب کوئی سوا سو کے قریب ایسے ممالک ہیں جہاں شب و روز آپ کے پیغام کا چرچا ہو رہا ہے۔ اور لوگ اِکّا دُکّا بھی اور جوق در جوق بھی جماعت میں شمولیت اختیار کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ انسانیت کی بہبود کے لائحہ عمل پر جماعت کو اس طرح کام کرنے کی توفیق ملی ہے کہ دیکھنے والے دنگ رہ گئے ہیں۔ اتنی چھوٹی سی جماعت اور اتنا بڑا کام۔ اور جہاں تک کام کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ خدائی منشاء کے مطابق گزشتہ پانچ سالوں میں جماعت نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جس طرح ترقی کی ہے۔ اس کی مثال تو تاریخ میں ڈھونڈے سے نہیں ملے گی۔ جس طرح موجودہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے جماعت کی رہنمائی کرتے ہوئے کام کو آگے بڑھایا ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل ہی سے ممکن تھا۔ قرآن مجید کی اشاعت کو سب سے زیادہ اوّلیت دی گئی اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصانیف کو اور انسانی بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر کوشش کی گئی۔

یہ موقع ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا اُس نے خود ہی ہمیں یہ بتایا ہے اور سمجھایا ہے کہ اگر شکر کرو گے تو میں تمہیں اور بھی بڑھ چڑھ کر دوں گا۔ دوسری صدی جس میں ہم داخل ہو رہے ہیں اس میں ہماری ذمہ داریاں پہلی صدی سے بہت زیادہ ہوں گی۔ اور ان ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کرنے کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم پہلی صدی کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور پہلے سے بڑھ کر اس کے فضلوں کے امیدوار ہوں۔

ہم حضرت امام جماعت احمدیہ کو خصوصاً اور ساری جماعت کو عموماً احمدیت کی پہلی صدی کے اختتام اور دوسری صدی کے آغاز پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ہماری خوبیٔ قسمت کہ ہم رُکنے نہیں پاتے
کسی مشکل کے آگے ہم کبھی جھکنے نہیں پاتے
وہ ہوتے ہیں ہمیں جیسے جو منزل تک پہنچتے ہیں
ہزاروں راہزن بھی ہوں تو ہم لُٹنے نہیں پاتے

ـــــ الوالاقبال

سو سال ہوئے تاریک فضا میں ایک کرن دَر آئی تھی

کیا ان سے کہیں اور کیا نہ کہیں جو اپنی انا کے رسیا ہیں
ہم اہلِ نظر ہم اہلِ وفا ہم اپنی وفا کے رسیا ہیں

ہم جور و جفا کو کھیل سمجھ کر ہنستے بستے رہتے ہیں
ہے تیر و سناں سے پیار اُنہیں ہم اپنی دعا کے رسیا ہیں

راہوں میں اگر کانٹے نہ ملیں پھولوں کو ترستے رہتے ہیں
ہر ہاتھ میں پتھّر دے دیجے ہم دستِ رسا کے رسیا ہیں

گھر بیٹھ کے مرنے سے کیسے مرنے کا تقاضا پورا ہو
ہم جان ہتھیلی پر لے کر میدانِ وغا کے رسیا ہیں

جو ہم سے کبھی منواتا ہے ہر بات جو اس کا جی چاہے
جو ہم سے سُن کے مان بھی لے ہم ایسے خدا کے رسیا ہیں

سو سال ہوئے تاریک فضا میں ایک کرن دَر آئی تھی
اب اس سے زمانہ چمکا ہے ہم اس کی ضیاء کے رسیا ہیں

دنیا کے کناروں تک جا کر ہم اس کا اثر دیکھ آئے ہیں
ہر خطۂ عالم میں بدلی بدلی سی فضا کے رسیا ہیں

ہر ایک روش کو اس نے بہاروں کا پیغام سنایا ہے
اس گلشن کے پھل پھول تو کیا ہم اس کی ہوا کے رسیا ہیں

قرآن کہ ہے روحوں کی غذا قرآن ہی اس نے ہم کو دیا
ہم اپنے خدا کی باتوں کے اور اسکی رضا کے رسیا ہیں

دن رات اسے تائیدِ خدا کی پُشت پناہی ملتی تھی
تھی جو بھی ادا محبوبِ خدا ہم ایسی ادا کے رسیا ہیں

کب ہم نے کسی سے پوچھا ہے یہ دَور کہاں تک جائے گا
ہم اپنی دعاؤں کے بل پر ہی ردِّ بلا کے رسیا ہیں

ہم نے تو نسیمؔ اس رہنما کو مان کے سب کچھ پایا ہے
سچ بات تو یہ ہے ہم اس کے نقشِ کفِ پا کے رسیا ہیں

ـــ نسیم سیفی ـــ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پُر معارف اور شیریں منظوم کلام

حمد ربُّ العٰلمین

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدا الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اُس میں جمالِ یار کا

اُس بہارِ حُسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

تُو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اُس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

کیا عجب تُو نے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عُقدۂ دُشوار کا

خوبرویوں میں ملاحت ہے ترے اس حُسن کی
ہر گُل و گلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا

چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اِک تیغِ تیز
جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غمِ اغیار کا

تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر درماں ہو کچھ اِس ہجر کے آزار کا

ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

حضرتِ فضل عمر کا پُر معارف منظوم کلام

آگے قدم بڑھائے جا

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

دوستوں دشمنوں میں فرق دابِ سلوک یہ نہیں
آپ بھی جامِ مے اڑا غیر کو بھی پلائے جا

خالی امید ہے فضول سعیٔ عمل بھی چاہیئے
ہاتھ بھی تو ہلائے جا آس کو بھی بڑھائے جا

جو لگے تیرے ہاتھ سے زخم نہیں علاج ہے
میرا نہ کچھ خیال کر زخم یونہی لگائے جا

مانے نہ مانے اس سے کیا بات تو ہوگی دو گھڑی
قصۂ دل طویل کر بات کو تو بڑھائے جا

کشورِ دل کو چھوڑ کر جائیں گے وہ بھلا کہاں
آئیں گے وہ یہاں ضرور تو انہیں بس بلائے جا

منزلِ عشق ہے کٹھن راہ میں راہزن بھی ہیں
پیچھے نہ مُڑ کے دیکھ تُو آگے قدم بڑھائے جا

عشق کی سوزشیں بڑھا جنگ کے شعلوں کو دبا
پانی بھی سب طرف چھڑک آگ بھی تو لگائے جا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا

تازہ کلام

الفضل کے صد سالہ جشنِ تشکر نمبر کیلئے

پیارے مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل۔ ربوہ

جماعت احمدیہ عالمگیر کے صد سالہ جشنِ تشکر کا آغاز مبارک ہو۔ اس سعید و مبارک موقعہ کی مناسبت سے ایک تازہ نظم بھجوا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جانیوالی صدی کی برکتوں سے ہر احمدی کو سرفراز فرمائے اور آنیوالی صدی میں پہلے سے بڑھ کر کامیابیاں، ترقیاں اور فتوحات عطا کرے۔ تمام احباب جماعت پاکستان کو میری طرف سے پرخلوص دعاؤں، نیک تمناؤں اور محبت بھرا سلام کا تحفہ پہنچا دیں۔ سبھی کو یہ ساعتِ سعد مبارک ہو۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد (امام جماعت احمدیہ)

ہم آن ملیں گے متوالو۔ بس دیر ہے کل یا پرسوں کی
تم دیکھو گے تو آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی دیر کے ترسوں کی

ہم آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ تو فرطِ طرب سے دونوں کی
آنکھیں ساون برسائیں گی۔ اور پیاس بجھے گی برسوں کی

تم دُور دُور کے دیسوں سے۔ جب قافلہ قافلہ آؤ گے
تو میرے دل کے کھیتوں میں۔ پھولیں گی فصلیں سرسوں کی

یہ عشق و وفا کے کھیت رضا کے خوشوں سے لد جائیں گے
موسم بدلیں گے۔ رُت آئے گی ساجن پیار کے درسوں کی

مرے بھولے بھالے حبیب مجھے۔ لکھ لکھ کر کیا سمجھاتے ہیں
کیا ایک اُنہی کو دُکھ دیتی ہے۔ جدائی لمبے عرصوں کی؟

یہ بات نہیں وعدوں کے لمبے لیکھوں کی۔ تم دیکھو گے
ہم آئیں گے۔ جھوٹی نکلے گی، لاف، خدا نا ترسوں کی

دُور ہو گی کلفت عرصوں کی
اور پیاس بجھے گی برسوں کی
ہم گیت ملن کے گائیں گے
پھُولیں گی فصلیں سرسوں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ عالمگیر کے صد سالہ جشنِ تشکّر کے موقع پر

احباب جماعت احمدیہ کے نام

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

میرے بے حد عزیز بھائیو بہنو اور بچو! ......

احمدیت پر دوسری صدی کا سورج طلوع ہونے میں صرف چند دن باقی ہیں جب تک میری یہ تحریر چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گی آپ اور مَیں بفضلہٖ تعالیٰ اگلی صدی میں داخل ہو چکے ہوں گے اس مبارک موقع پر میں تمام دنیا کے احمدیوں کو دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا محبّت بھرا اسلام عرض کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ یہ صدی عالم اسلام کے لیے اور تمام بنی نوع انسان کے لیے بیحد مبارک فرمائے اور جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس صدی کے اختتام سے پہلے تمام دنیا کو توحیدِ خالص پر جمع کر کے امتِ واحدہ بنا دے۔

اللہ تعالیٰ حضرت اقدس (بانی سلسلہ ـ ناقل) پر بیشمار رحمتیں نازل فرمائے اور آپکے سر تا پا خلوص اور مجسّم ایثار ساتھیوں سے ہمیشہ راضی رہے ۔ جنہوں نے اپنے آنسوؤں اور خونِ جگر سے سچائی کے ان پودوں کی آبیاری کی جو آج دنیا کے ایک سو بیس ممالک میں لہلہا رہے ہیں اور پھل پھول رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر انجیل میں مذکور وہ مثال یاد آجاتی ہے جسکی قرآن کریم نے بھی تصدیق فرمائی کہ ایک کھیتی جو نرم و نازک روئیدگی کی صورت میں پھوٹی تھی اس کی بالیاں بلند اور مضبوط ہوئیں اور اس مبارک کھیتی کو اُگانے والے کسانوں کے دل اس پُر بہار منظر کو دیکھ کر کتنے شاد ہیں اور اپنی محنت اور استحقاق سے بہت بڑھ کر پھل پا کر اپنے رب کی رحمت پر کتنے متعجّب اور شکر گزار ہیں۔ لیکن افسوس! کچھ ایسے بھی بدنصیب ہیں جو اس نظارہ پر سخت دل گرفتہ اور ناراض ہو رہے ہیں اور اللہ کی رحمت کے یہ لہلہاتے ہوئے کھیت ان آنکھوں کو تراوت بخشنے کی بجائے گویا انکے دلوں پر غضب کی بجلیاں گرا رہے ہیں ۔ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلّم واجْعَلْنَا مِنْھُمْ ۔ اللّٰھُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمَ وَلَا تجعلنا مِنْھُمْ ۔ جیسے ایک تاجر دن کے آخر پر اپنے سود و زیاں کا حساب کرتا ہے ۔ اگر ہم اس صدی کے اختتام پر یہ حساب کریں کہ ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا تو خسارے کے حساب کے صفحات تو بہت تھوڑے سے بنیں گے مگر ان تحریروں کے دفتر اور انبار لگ جائیں گے جو خدا تعالیٰ کے بیشمار فضلوں اور رحمتوں کے ذکر پر مشتمل ہونگی ۔ کہاں وہ وقت کہ وہ یکّہ و تنہا آواز جو قادیان کی ایک چھوٹی سی گمنام بستی سے اٹھی تھی خود اس بستی کے باشندوں نے اسے ردّ کر دیا اور کروڑہا آوازیں ملک ہند کے طول و عرض سے اس ایک آواز کو دبانے اور نابود کرنے کیلئے بلند ہونی شروع ہوئیں اور کہاں یہ آج کا وقت کہ اس ایک آواز کی تائید اور تصدیق میں کل عالم کے طول و عرض سے ایک کروڑ کے لگ بھگ آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور ۱۲۰ ممالک میں اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا کا شور بپا ہے ۔ کہاں وہ وقت کہ جب دشمن یہ بلند و بانگ دعاوی کر رہا تھا کہ ہم تیری آواز کو تیرے گھر کی چار دیواری سے بھی باہر نہ نکلنے دیں گے، کجا یہ کہ یہ قادیان کے کناروں تک پہنچے اور کہاں یہ آج کا وقت کہ اس آواز کی بازگشت زمین کے کناروں تک سنائی دے رہی ہے اور افریقہ اور امریکہ اور یورپ اور ایشیا اور آسٹریلیا کے براعظم گواہی دے رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی (دعوت ـ ناقل) کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا۔ پس یہ خوشیوں اور جشن کے دن ہیں۔ اللہ کے پاک ذکر کو بلند کرنے اور اسکے آستانے پر اپنے سر جھکانے کے موسم ہیں۔ یہ دن حمد باری تعالیٰ کے گیت الاپنے کے دن ہیں اور یہ موسم اسکے نام جپنے اور اسکے فضلوں اور رحمتوں کی کتھائیں سنانے کے موسم ہیں۔ ہم خوش ہیں، اتنے کہ بیان سے باہر ہے ۔ ہمارے دل اپنے ربّ کی رضا سے بھر گئے ہیں اتنے کہ آنکھوں سے چھلک رہے ہیں۔ اپنے ربّ کے ان گنت احسانات سے ہم زیرِ بار ہیں۔ ایسے کہ روحیں سجدہ ریز ہیں اور پلکیں اٹھانے کی بھی طاقت نہیں ۔ ہماری تواضع اور انکسار کو رفعتیں بخشی گئی ہیں ایسی رفعتیں، وہ جو خاک بسر زمینی تھے آسمانی بنا دیئے گئے اور انہیں ملکوتی صفات عطا کی گئیں۔ آج ہمارے احساسات کا ہر تار مرتعش ہے اور ہمارے درختِ وجود کی شاخ شاخ اور ڈالی ڈالی نسیمِ رحمت کے جھونکوں سے جھوم رہی ہے اور اہتزاز کر رہی ہے ۔ اے (بانیٔ سلسلہ ـ ناقل) کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! اللہ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے پھولو اور پھلو اور پھیلو اور ایسے بڑھو جیسے بہار دیدہ باغوں میں شمشاد بڑھتے ہیں۔ بابرگ و بار ہو، مولا کے یار ہو، تقویٰ شعار ہو اک سے ہزار ہو۔ ہر حاسد کے شر سے محفوظ رہو جب وہ حسد کرے ۔ ہر غضبناک کے غضب سے بچائے جاؤ جب وہ غضب دکھائے ۔ ملائک کی فوجیں تمہاری حفاظت پر مامور رہیں اور خدا تعالیٰ کی عالی جناب سے تمہیں بکثرت سلطانِ نصیر عطا ہوں۔ اس دنیا میں تمہارا آنا صدق کا آنا ہو اور اس دنیا سے تمہارا جانا صدق کا جانا ہو۔ اللہ تمہیں بھی متقیوں کا امام بنائے اور مجھے بھی متقیوں کا امام بنائے اور میرے حق میں اور تمہارے حق میں حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ ـ ناقل) کی وہ دعا پوری ہو کہ:

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا ۔ جب آوے وقت میری واپسی کا

ایکدفعہ پھر میں تمہیں احمدیت کی دوسری صدی کا منہ دیکھنے کی ساعتِ سعید پر دل کی گہرائی سے نکلا ہوا محبت بھرا اسلام اور مبارکباد پیش کرتا ہوں اُن سب کو بھی جو پوری آزادی کیساتھ خدمتِ دین کی راہوں میں قدم آگے بڑھا رہے ہیں اور ان سبکو بھی جنکے راستوں میں روکیں کھڑی کی جاتی اور خندقیں کھودی جاتی ہیں اور سب سے بڑھ کر ان سب کو اپنی اور آپ سب کی طرف سے محبّت بھرا اسلام عرض کرتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں جو راہِ مولیٰ میں چلتے ہوئے اسیر بنائے گئے اور پابند سلاسل کیے گئے جنکے جسم قیدی مگر روحیں آزاد ہیں جنکے بدن مظالم کے بارِ گراں تلے جھکے ہوئے لیکن دینی حمیّت اور عزم اور حوصلوں کے سربلند ہیں اور ہمیشہ بلند رہیں گے ۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کا قوی ہاتھ جلد تمہاری زنجیروں کے سب حلقے توڑ دے اور تم جو آج اسیر ہو کل دنیا بھر کے اسیروں کی رستگاری کا موجب بنو۔ اے خدا اُن سب کو بھی ہمارا محبت بھرا اسلام اور مبارکباد پہنچے جنہیں دنیا مردہ سمجھتی ہے لیکن تیرا کلام انہیں ہمیشہ کی زندگی عطا فرما رہا ہے۔ میرے پیارے بھائیو بہنو اور بچو! میں تم سے للّٰہی محبّت کرتا ہوں۔ اتنی کہ میرے بیان میں طاقت نہیں کہ اس کا اظہار کر سکے ۔ جتنا تم خدا کے پیارے بنتے جاتے ہو اتنا ہی تم سے میرا پیار اور بڑھتا جاتا ہے ۔ یہاں بیان کی حدّ ختم اور وہ حدّ شروع ہوتی ہے کہ ۔ زبان چلتی نہیں شرم و حیا ہے ۔ خدا حافظ ۔ فی امان اللہ ۔ اللہ ہمارے ساتھ ہو۔

والسّلام خاکسار (دستخط) مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

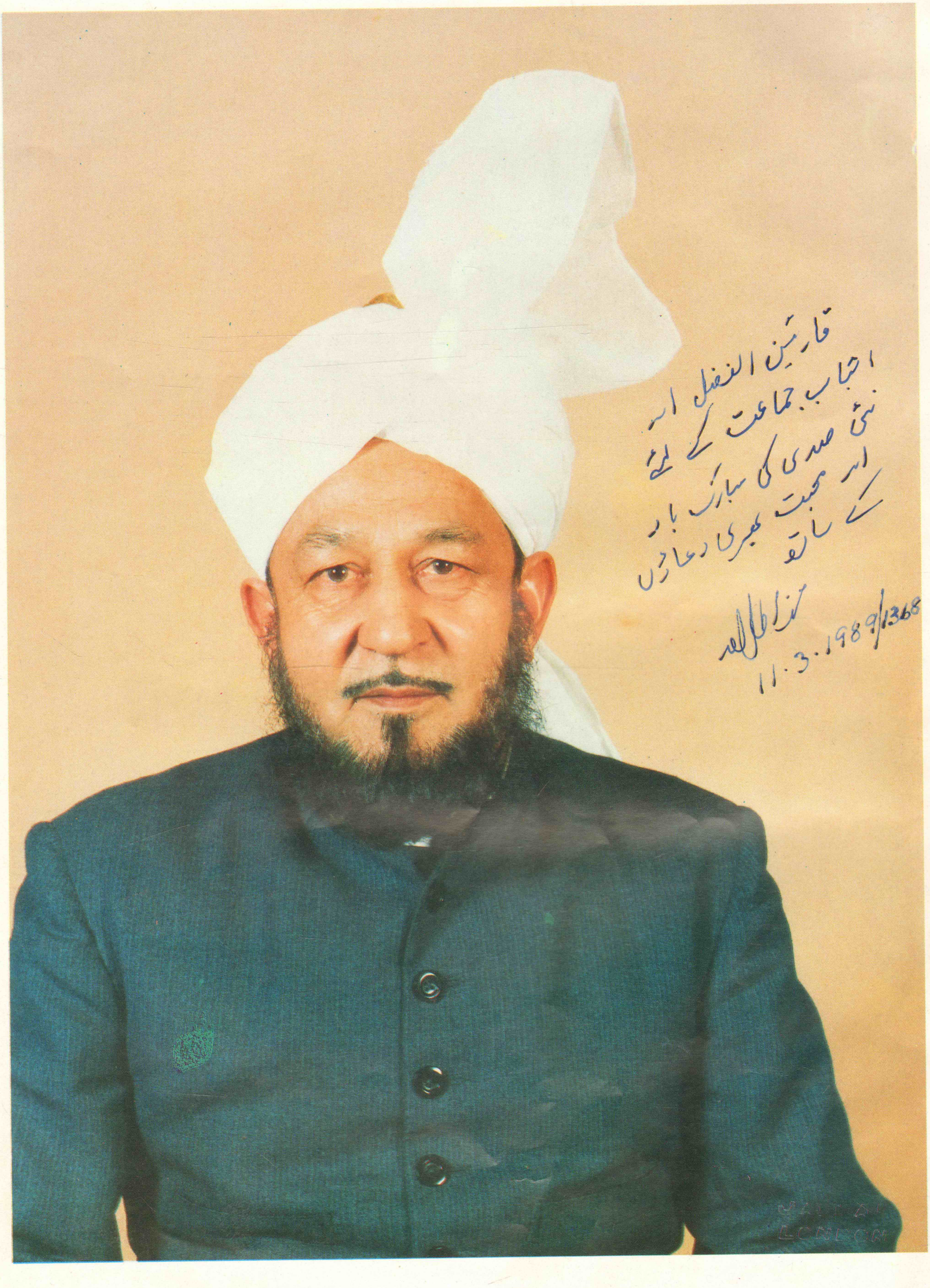

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کے مبارک موقع پر

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا خصوصی پیغام

پُرخلوص جذبۂ اخوّت کیساتھ دنیا بھر کے انسانوں کو دینِ توحید کی دعوت

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

هو النّاصر

ملک ہند میں مشرقی پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں آج سے ایک سو سال پہلے ایک عجیب ماجرا گزرا، جسے آئندہ بنی نوع انسان کے لیے ایک عظیم عہد آفریں واقعہ بننا تھا۔ وہاں ایک ایسا مذہبی راہنما مبعوث ہوا جس نے خدا کے اذن سے دورِ آخر میں ظاہر ہونے والے آسمانی مصلح ہونے کا دعویٰ کیا۔ یوں تو دنیا میں ایسے سینکڑوں دعویدار پیدا ہوتے اور آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ لیکن اس کے دعویٰ میں ایک ایسی بات تھی جو سب سے الگ اور سب سے عجیب تھی۔ اس نے ایک ایسا دعویٰ کیا جس نے ایک نئے انداز میں اقوامِ عالم کے اتحاد کی بناء ڈالی اور توحیدِ باری تعالیٰ کی ایک ایسی تفسیر کی جس نے دورِ آخر میں ظاہر ہونے والے متفرق مصلحین کے پراگندہ تصوّر کو وحدت کا جامہ پہنایا۔

وہ انقلاب آفریں اعلان کیا تھا جس نے اس دور کی مذہبی دنیا میں ایک ہیجان برپا کر دیا اور جس کا ارتعاش زمین کے کناروں تک محسوس کیا گیا یہ وہ دور تھا جسے ہم بالعموم دورِ انتظار کہہ سکتے ہیں۔ تمام دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کے پیروکار کیا یہودی اور کیا عیسائی، کیا مسلمان اور کیا ہندو، کیا بدھ اور کیا زرتشتی اور کیا کنفیوشس کے ماننے والے سبھی اپنے اپنے مذہب کی راہ پر آخری زمانہ کے موعود مصلح کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ یہود کو بھی ایک مسیح کی انتظار تھی۔ جس نے دورِ آخر میں ظاہر ہونا تھا اور عیسائیوں کو بھی ایک مسیح کی آمد کا انتظار تھا۔ مسلمان بھی ایک موعود مسیح کی آمد کے منتظر تھے اور ایک مہدی معہود کی راہ دیکھ رہے تھے ہندو کرشن کی آمدِ ثانی کے منتظر اور بدھ مت کے ماننے والے بدھا کے نئے روپ میں ظاہر ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ ہر مذہب میں ایسی قطعی اور واضح پیشگوئیاں موجود تھیں کہ آخری زمانے میں سچائی کے عالمگیر غلبہ کی خاطر خدا تعالیٰ کسی مصلح کو ضرور بھیجے گا۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ ہر مذہب اس ظاہر ہونیوالے مصلح کو الگ الگ ناموں سے یاد کر رہا تھا۔

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے یہ راز سمجھایا کہ مختلف مذاہب میں جو مختلف ناموں سے آخری موعود عالم کی پیشگوئیاں ملتی ہیں اگرچہ وہ سب بنیادی طور پر درست ہیں لیکن یہ درست نہیں کہ خدائے واحد و یگانہ نے ہر مذہب میں الگ الگ مصلح بھیجنا تھا بلکہ مراد یہ تھی کہ ایک ہی مذہب میں جسے خدا تعالیٰ اپنے جلوۂ توحید کے لیے اختیار فرماتا، ایک ایسے موعود عالم کو مبعوث فرمانا تھا جو تمام مذاہب کے موعود مصلحین کی بھی نمائندگی کرتا تا بنی آدم کو ایک عالمی وحدت کی لڑی میں پرو کر توحیدِ خالق کا ایک رُوح پرور نظارہ توحیدِ خلق کے آئینہ میں دکھایا جاوے

آپ نے اذنِ الٰہی کے تابع یہ اعلان کیا کہ وہ مذہب (دینِ حق۔ناقل) ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنی توحید کے عالمگیر جلوہ کے لیے اختیار فرمایا ہے اور محمد عربی احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم وہ آخری صاحب قانون رسول ہیں جو سب جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اور جن کی غلامی میں وہ مصلح عالم پیدا ہونا تھا جس کا مختلف ناموں کے ساتھ مختلف لبادوں میں مختلف مذاہب میں ذکر ملتا ہے۔

بہت عجیب یہ دعویٰ تھا اور وہ یکّہ و تنہا آواز جو ہندوستان کی ایک چھوٹی سی گمنام بستی سے بلند ہوئی تھی بظاہر کوئی ایسی اہمیت نہ رکھتی تھی کہ قابلِ توجہ اور قابلِ پذیرائی سمجھی جاتی لیکن تعجب ہے کہ دنیا نے اس آواز کی طرف بڑی سنجیدگی سے توجہ کی اور جہاں آپ کی تائید میں دنیا کے مختلف ممالک سے بعض آوازیں بلند ہونا شروع ہوئیں، وہاں مخالفت کا بھی ایک ایسا شور برپا ہوا کہ جس کی نظیر انسانی تاریخ میں شاذ شاذ ملتی ہے اور ایسے تاریخ ساز ادوار کی یاد دلاتی ہے جب خدا تعالیٰ اپنی نمائندگی میں اپنے بعض کمزور بندوں کو پیغامِ حق کے لیے کھڑا کرتا ہے اور باوجود اس کے کہ تمام دنیوی طاقتیں انکی مخالف ہو جاتی ہیں پھر بھی وہ ان کی پشت پناہی کرتا۔ ہر لحظہ انکی حفاظت کے سامان فرماتا۔ اور قدم بقدم ان کی کمزوری کو طاقت میں تبدیل فرماتا چلا جاتا ہے۔ پس یہی معاملہ اس دعویدار اور اس کی جماعت کے ساتھ کیا گیا۔

دنیا نے آپکی مخالفت کو انتہاء تک پہنچا دیا۔ آپ کے خلاف کفر و الحاد کے فتاویٰ صادر کئے گئے۔ جھوٹے مقدموں میں ملوث کیا گیا۔قتل کے منصوبے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باندھے گئے۔ آپ کے متبعین کو ہر لحاظ سے ستایا گیا۔ ان کی مذہبی آزادی کو پامال کیا گیا اور بنیادی انسانی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ ان کے نفوس و اموال کو مباح قرار دیکر ان کو واجب القتل ٹھہرایا گیا۔ ظالمانہ طور پر وہ شہید کیئے گئے۔ اذیت ناک جسمانی سزائیں دی گئیں۔ دکانیں لوٹیں گئیں۔ تجارتیں برباد کر دی گئیں اور گھر جلا دیئے گئے حتٰی کہ بار ہا (بیوت الذکر۔ ناقل) بھی منہدم کر دی گئیں غرضیکہ مخالفت کا ہر وہ ذریعہ اختیار کیا گیا جس کا مقصد آپ کے پیغام اور آپکی جماعت کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا تھا لیکن دشمنی اور عناد کا یہ طوفان اس آواز کو دبا نہ سکا اور مخالفت کی ہر لہر سے جماعت احمدیہ پہلے سے قوی تر اور بلند تر ہو کر ابھری۔

پس جماعت کے قیام سے لیکر ایک سو سال تک بلاشبہ اس نحیف اور کمزور جماعت کو قادر و توانا خدا کی تائید اور پشت پناہی حاصل تھی اور ہر لمحہ اس کا دستِ قدرت اس کی حفاظت فرما رہا تھا۔

ان بے شمار فضلوں اور پیہم نوازشات پر اپنے محسن خدا کا ذکر بلند کرتے اور اظہارِ تشکر کی خاطر جماعتِ احمدیہ ۱۹۸۹ء کا سال صد سالہ جشنِ تشکر کے طور پر منا رہی ہے۔

اس مبارک موقعہ پر بڑے خلوص اور عجز کے ساتھ اپنے تمام انسان بھائیوں کو جماعت احمدیہ میں شمولیت کی دعوت دیتا ہوں اور عالم الغیب والشہادۃ خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ یہ ایک سچی اور مخلص جماعت ہے جو (دین توحید۔ ناقل) کو دین حق تسلیم کرتی ہے۔ اور ایمان رکھتی ہے کہ آج بنی نوع انسان کی نجات (دین حق۔ ناقل) ہی کے دامن سے وابستہ ہے (دین حق۔ ناقل)، تمام بنی آدم کو وحدت اور امن کا پیغام دیتا ہے اور اپنی اشاعت کے لیے کسی قسم کے جبر و تشدد کے ذرائع کو اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور انسانی آزادیٔ ضمیر کا علمبردار ہے۔ (دین حق۔ ناقل) انسان کو ہوائے نفس کی غلامی سے نجات بخشتا ہے اور ایک سادہ مگر انتہائی ترقی یافتہ نظام عطا کرتا ہے جو اس کے تمام اقتصادی تمدنی اور معاشرتی مسائل کا مؤثر حل اپنے اندر رکھتا ہے۔ (دینِ حق۔ ناقل) ایک ایسا سیاسی نظریہ دنیا کو عطا کرتا ہے جس میں جھوٹ اور فریب دہی کی کوئی گنجائش نہیں اور ایسے کامل عدل کی تعلیم دیتا ہے جو انفرادی، قومی اور گروہی مصالح سے بالاتر ہے اور دوست دشمن کے حقوق کو مساوی میزان سے تولتا ہے۔

جماعت احمدیہ ایمان رکھتی ہے کہ یہی دین ہے جو صلاحیت رکھتا ہے کہ آج تمام اقوامِ عالم کو ایک ہاتھ پر جمع کرے اور توحید کی لڑی میں پرو دے پس میں اس اہم اور مبارک موقعہ پر بحیثیت امامِ جماعت احمدیہ عالمگیر روئے زمین پر بسنے والے اپنے تمام انسان بھائیوں کو اسی دینِ امن اور دینِ توحید کی طرف دل کی گہرائی اور پُرخلوص جذبۂ اخوت کے ساتھ بلاتا ہوں ہر چند کہ احمدیت بادی النظر میں ابھی ایک ایسی قوت کے طور پر نہیں ابھری جو ایک عالمی انقلاب برپا کرنے کی قدرت رکھتی ہو لیکن ہر صاحب بصیرت یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گا کہ گزشتہ ایک سو سال میں شدید مخالفتوں کے باوجود اس جماعت کی حیرت انگیز عالمی ترقی کوئی ایسا معمولی واقعہ نہیں جسے نظر انداز کیا جا سکے اس عرصہ میں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں قائم اور مستحکم ہو چکی ہے اور اس کی ترقی کی رفتار لحظہ بہ لحظہ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے اور اس جماعت کے حق میں وہ سب کچھ رونما ہو رہا ہے جس کا ایک سو سال پہلے انسانی تخمینوں کے لحاظ سے کوئی تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پس یقیناً وہ خدا کی ہی آواز تھی جس نے اس جماعت کے مستقبل کے بارہ میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو ان الفاظ میں خبر دی:

"میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"..... "میں تیری ..... کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

انہی الٰہی بشارات سے روشنی اور قوت پا کر بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بنی نوع انسان کو یہ عظیم خبر دی کہ:

"قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لیے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے۔ جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ زندہ ہے جس کو آسمانی صدا کا احساس نہیں۔"

(ازالۂ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صـ ۴۰۳)

سعید بخت ہے وہ انسان جو آسمانی آواز پر کان دھرے اور خدا کے قائم کردہ امام کی دعوت پر لبیک کہنے کی سعادت پائے۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا طاہر احمد

امام جماعت احمدیہ

صد سالہ جوبلی منانے کے بارے میں حضرت فضل عمرؓ کے بابرکت ارشادات

"۱۰۰ سال کی جوبلی بڑی جوبلی ہوتی ہے۔ جب جماعت کو وہ دن دیکھنے کا موقع ملے تو اسکا فرض ہے کہ وہ یہ جوبلی منائے۔ (جب) سو سال کا زمانہ پورا ہو جائے گا۔ اس وقت جماعت کا فرض ہو گا کہ ایک عظیم الشان جوبلی منائے .... اس کے بعد جو لوگ زندہ رہیں گے، وہ (اللہ نے چاہا تو۔ ناقل) وہ دن بھی دیکھ لیں گے جب ساری دنیا میں احمدی ہی احمدی ہوں گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ مندرجہ الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۵۸ء)

تحریر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ صاحب نور اللہ مرقدہٗ

"۱۹۳۹ء میں (نظامِ قدرتِ ثانیہ کے مظہر۔ ناقل) ثانیہ کے برکات پر ربع صدی کے عرصہ کی تکمیل ہونے کے پیشِ نظر حضرت (فضل عمر۔ ناقل) کی خدمتِ اقدس میں شکرانہ کے طور پر ..... (امامت۔ ناقل) جوبلی منانے کی اجازت کی درخواست گزارش کی گئی۔ حضور نے فرمایا۔ (امامت) کی جوبلی منانے میں تو شاید مجھے تأمل ہوتا لیکن ۱۹۳۹ء ہی میں سلسلہ کے بھی پچاس سال پورے ہوں گے۔ اس لحاظ سے جوبلی منانے کی اجازت ہے اور اس سلسلہ میں یہ ارشاد بھی فرمایا۔ سلسلہ کے سو سال پورے ہونے پر بڑی شان سے جوبلی منانا۔" (تاریخ احمدیت جلد ۸ بیش لفظ صـ ج)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پاکیزہ فرمودات

"مَیں اسلئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۲۹۳-۲۹۴)

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(الوصیت صفحہ ۱۰-۱۱)

"اس وقت جو ضرورت ہے وہ یقیناً سمجھ لو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے۔ ہمارے مخالفین نے دینِ حق پر جو شبہات وارد کئے ہیں۔ اور مختلف سائینسوں اور مکاید کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ مَیں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اتروں اور دینِ حق کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں۔ میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۷)

اے میرے دوستو! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو۔ اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ۔ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی۔ اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دُکھ دیگا۔ اور خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہونگی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔ اور جیسا پان کھانیوالا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھ کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اُس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر یک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر یک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جسقدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہو گا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہو گا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائیگا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کیلئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اسلئے اسکی پرستش کرو کہ وہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کیلئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کیلئے جانوں کو فدا کر دو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو نماز پڑھو۔ کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دُعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔

سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اُسکو بھی دھوکا دے سکتا ہے؟ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں؟ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔

عزیزو! اس دنیا کی مجرّد منطق ایک شیطان ہے۔ اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے۔ اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہی نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محلِ شہوت ہو سکتی ہے شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اس کی کامل تعلیم کا منشا یہ ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اٹھا۔ نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت بلکہ چاہیئے کہ تو آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے تا تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے۔ سو تم اپنے مولیٰ کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبرِ جمیل

شان دکھلا گئے جس صبر کی مردانِ جلیل
سُن کے "بُہتان" دکھا تو بھی وہی صبرِ جمیل

لوگ سمجھیں گے تو سمجھیں یہ خطا کا ہے ثبوت
تم سمجھ لو کہ ہے سو بات کی اِک بات "سکُوت"

شعلہ جو دل میں بھڑکتا ہے دبا دو اس کو
جھوٹ پر آگ جو لگتی ہے بُجھا دو اس کو

صبر کی شان کچھ اس طرح نمایاں ہو جائے
آپ سے آپ ہی دشمن بھی ہراساں ہو جائے

آج جو تلخ ہے بے شک وہی کل شیریں ہے
سچ کسی نے ہے کہا "صبر کا پھل شیریں ہے"

کیا یہ بہتر نہیں مولا تیرا ناصر ہو جائے
نامرادیٔ عدُو خلق پہ ظاہر ہو جائے

صبر کر صبر کہ اللہ کی نصرت آئے
تیری کُچلی ہوئی غیرت پہ وہ غیرت کھائے

وہ لڑے تیرے لئے اور تو آزاد رہے
خُوب نکتہ ہے یہ اللہ کرے یاد رہے

لبِ خاموش کی خاطر وہی لب کھولتا ہے
جب نہیں بولتا بندہ تو خدا بولتا ہے

—— حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ——

ناجائز ذکر سے۔

مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو۔ کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کوئی ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف سے حق پاؤ تو فی الفور اپنی خشک منطق چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے ...... یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بُت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بُت ہے۔ سچی گواہی دو۔ اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہیئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔

باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہٗ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۶-۴۵۰)

"یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اسکے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اسکے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لیئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کیے جاؤ۔

بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ اور اسی کیلئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کیلئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو! پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دیگی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ۔

(کشتی نوح صفحہ ۱۵ تا ۲۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

نیکیوں کی آرزو لے کر دوسری صدی میں داخل ہوں

نئی صدی میں داخل ہونے کیلئے اللہ اور اس کے فرشتے جماعت احمدیہ کے منتظر ہیں

روحانی گیٹ سے داخل ہونے والا یہ قافلہ اللہ کے نزدیک خاص نظر سے دیکھا جائے گا

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ
بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۰ امان ۱۳۶۸ہش (۱۰ مارچ ۱۹۸۹ء) بمقام بیت الفضل لندن

حضور نے فرمایا:-

۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء یعنی اسی سال کو جماعت احمدیہ (اللہ نے چاہا تو۔ ناقل) اگلی صدی میں یعنی جماعت احمدیہ کے قیام کی اگلی صدی میں داخل ہو چکی ہوگی اور آج کے جمعہ اور اس دن کے درمیان صرف ایک اور جمعہ باقی ہے۔

ایک بہت ہی اہم وقت کی آمد

جوں جوں یہ وقت قریب آرہا ہے ہر احمدی کا دل پہلے سے زیادہ جذبات اور احساسات کے ساتھ دھڑک رہا ہے۔ کئی قسم کے خیالات دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔ کئی قسم کی سوچیں اُبھر رہی ہیں۔ کئی قسم کے امتحانات ہیں جو سب احمدی اپنے اپنے رنگ میں خود اپنے اوپر لے رہے ہیں اور محسوس ہو رہا ہے کہ ایک بہت ہی اہم وقت آنے والا ہے۔ بعض دفعہ انسان تصوراتی رنگ میں ایسے مناظر کو یوں بھی سوچتا ہے کہ جیسے کوئی بہت بڑا گیٹ لگا ہو جس میں سے ایک عظیم الشان قافلہ گزرنے والا ہو۔ وقت کا ویسے تو کوئی گیٹ نہیں ہوا کرتا لیکن تصور میں انسان اپنے روزمرہ کے تجربوں سے انہیں اصطلاحوں میں سوچ لیتا ہے تو مجھے بھی اس طرح سوچتے ہوئے یہ محسوس ہوا کہ جیسے ایک بہت ہی عظیم الشان گیٹ ہے جس میں سے احمدیت کا یہ عظیم قافلہ گزرنے والا ہے اور یہ اب چند قدم کے فاصلے پہ رہ گیا ہے۔

اس اہم موقعہ پر جس طرح احمدی اپنے آپ کو سجانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس بات کے متعلق مجھے ہر طرف سے خط آرہے ہیں اور دنیا کے ہر ملک سے خط آرہے ہیں کسی نے کوئی عہد باندھا ہے کسی نے کوئی۔ کسی نے اپنی بعض برائیاں دور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کسی نے بعض خوبیاں اپنانے کا فیصلہ کیا ہے غرضیکہ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں اپنے اپنے حالات کے مطابق سجاوٹ کی کوشش کر رہا ہے۔ اس پر میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ جب دنیا میں عظیم الشان بادشاہ بعض عظیم الشان بادشاہوں کے مہمان بنتے ہیں تو سارے ملک میں ایک ہیجان برپا ہو جاتا ہے اور ان بادشاہوں کے استقبال کے لئے بہت بڑے بڑے گیٹ لگائے جاتے ہیں اور جو لوگ ان بادشاہوں کے ساتھ داخل ہوتے ہیں، وہ بھی سج کر داخل ہوتے ہیں اور وہ گیٹ بھی بڑے خوبصورت اور بڑے عظیم الشان ہوتے ہیں، جو ان بادشاہوں کے استقبال کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ پھر اسی طرح چھوٹے پیمانے پہ جب کوئی بڑا مہمان کسی شہر میں داخل ہو تو شہروں کے سامنے بھی گیٹ لگائے جاتے ہیں اور ان کو سجایا جاتا ہے اور داخل ہونے والے بھی جہاں تک توفیق پاتے ہیں بن سج کر ہی اُن گیٹوں سے گزرتے ہیں۔ پھر باراتیں ہیں خواہ وہ غریب کے گھر آئیں خواہ امیر کے گھر آئیں ان کا بھی اسی طرح استقبال کیا جاتا ہے امیر آدمی زیادہ قیمتی زیادہ بڑے زیادہ بجلی کے قمقموں سے روشن گیٹ لگا لیتے ہیں اور غریب آدمی اگر اور کچھ میسّر نہیں تو ایک کیلے کا تنا کاٹ کر یا مانگ کر اُسی سے اپنے گیٹ بنا لیا کرتے ہیں۔ اور اسی طرح باراتوں کا حال ہے۔ امیروں کی باراتیں زیادہ سج کر گزرتی ہیں اور غرباء کی باراتیں نسبتاً کم سج کر گزرتی ہیں۔ لیکن سجاوٹ کا تصور گیٹوں میں ہونے کے ساتھ اس طرح منسلک ہے کہ ایک تصور سے دوسرا تصور خود بخود پیدا ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ جس گیٹ میں داخل ہونے والی ہے، وہاں تو ابھی ہماری پہنچ ہی نہیں ہے۔ وقت کے لحاظ سے بھی ہماری پہنچ نہیں اور اس لحاظ سے بھی کہ وہ ایک تصوراتی گیٹ ہے ہم آگے بڑھ کر اُسے سجا نہیں سکتے۔ اگر وقت سے پہلے پہنچ کر خود اپنے استقبال کی تیاری کی کوشش کریں تب بھی ہمیں علم نہیں، ہماری استطاعت نہیں ہے کہ اس تصوراتی اور نظریاتی گیٹ کو کیسے سجائیں گے۔

اس موضوع پر غور کرتے ہوئے قرآن کریم کی ایک آیت میرے ذہن میں آئی۔ جس میں خدا تعالیٰ نے اسی قسم کا ایک نقشہ کھینچا ہوا ہے۔ جہاں فرمایا کہ:-

اے مومنو! تم ہر مسجد میں اپنی زینت خود ساتھ لے کر جایا کرو (سورۃ الاعراف آیت ۳۲)

اور جہاں تک ربیوت الذکر۔ ناقل) کا تعلق ہے قرآن کریم میں کوئی آیت بھی ایسی نظر نہیں آتی۔ جس میں (بیوت الذکر۔ ناقل) کے سجانے کا ذکر ہو۔ اُن کے پاک اور صاف رکھنے کا تو ذکر ہے لیکن اُن کے سجانے کا کوئی ذکر نہیں ملتا تو بظاہر یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے ان دونوں باتوں میں توازن نہیں ہے کہ مہمان تو تم ہو۔ خدا کے گھر آرہے ہو لیکن زینتیں اپنی ساتھ لے کے آنا اور یہی تمہارا استقبال ہوگا اور یہی تمہاری سجاوٹ ہوگی پھر جب میں نے مزید اس مسئلے پہ غور کیا تو قرآن کریم کی اس آیت کے نتیجے میں یہ گتھی سلجھی اور مجھ پر حقیقت روشن ہوئی کہ قرآن کریم ہمیں کیا پیغام دینا چاہتا ہے۔

بیوت الذکر کی سجاوٹ کا معیار

(بیوت الذکر۔ ناقل) کا ایک ظاہر ہے وہ ظاہر اگر سجایا جائے تو ہر کس و ناکس کے لئے برابر سجاوٹ ہوگی۔ ایک بدکار آدمی بھی (بیوت الذکر۔ ناقل) داخل ہوتا ہے اور ایک پاکباز آدمی بھی داخل ہوتا ہے ایک ایسا انسان بھی داخل ہوتا ہے کہ جس نے اپنے اعمال صالحہ کے ساتھ بداعمالیوں کو بھی شامل کیا ہوا ہے اور ایک ایسا بھی داخل ہوتا ہے جو خدا کی نظر میں صالح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹھہرتا ہے۔ پھر ایک شہید بھی ایسی ربیوت الذکر۔ ناقل) میں داخل ہوتا ہے۔ ایک صدیق بھی ایسی ربیوت الذکر۔ ناقل) میں داخل ہوتا ہے اور بسا اوقات ایک نبی بھی ایسی ربیوت الذکر۔ ناقل) میں داخل ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے ظاہری سجاوٹ کو استقبال کی نشانی بنایا ہوتا تو وہ ظاہری سجاوٹ تو ہر کس و ناکس کے لئے، ہر چھوٹے اور بڑے کے لئے، ہر متقی اور غیر متقی کے لئے ایک قدرِ مشترک بن جاتی گویا سب کا ایک ہی طرح استقبال ہو رہا ہے۔ انسان کی تو مجبوری ہے۔ وہ تو فرق نہیں کر سکتا۔ وہ تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ بارات میں صرف دولہا اس گیٹ سے داخل ہو اور باقی سب لوگ حسبِ مراتب نسبتاً چھوٹے چھوٹے گیٹوں سے داخل ہوں اور جو ساتھ بیچارے ملازم ہیں۔ ان کے لئے گندے تنکوں کے گیٹ بنائے جائیں

ایسا تو کوئی انسان نہیں کر سکتا، نہ ایسی بات انسان کو زیب دیتی ہے لیکن خدا تعالیٰ یہ فرق کرنا چاہتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ سمجھایا کہ یہ تصوراتی اور نظریاتی گیٹ اور یہ سجاوٹیں جو ربیوت الذکر۔ ناقل) میں لگائی جاتی ہیں۔ یہ تمہارے بس سے باہر ہیں، تمہارے اختیار میں نہیں ہیں کہ تم ایسی سجاوٹیں کر سکو اور اگر کرو گے تو پھر تم سب اس میں برابر کے شریک ہو جاؤ گے۔ اس لئے تم مہمان ہو اور میں تمہارا میزبان ہوں۔ میرا گھر ہے جس میں تم آرہے ہو اس لئے میں ہر ایک سے حفظِ مراتب کے مطابق سلوک کروں گا تمہاری زینتوں کو دیکھا جائے گا کہ تمہاری اس مسجد میں کتنی قدر ہونی چاہیئے تم اپنی قیمت خود بڑھانے والے ہو گے اور جتنی اپنی قیمت اونچی کرتے چلے جاؤ گے، اتنا ہی اس میزبان کو زیادہ قدردان پاؤ گے۔ اس وقت مجھے سمجھ آئی کہ کیوں ایک ہی مسجد میں جو بظاہر گھاس پھوس کی مسجد تھی یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مسجد، جس میں کوئی سجاوٹ نہیں تھی، بارش ہوتی تھی تو چھت ٹپکتی تھی اور بسا اوقات سجدوں میں زمین کو چھونے والی پیشانیاں کیچڑ سے بھر جایا کرتی تھیں اس مسجد میں بھی زینت کا ایک روحانی انتظام موجود تھا اور ہر شخص کی زینت کے مطابق اس سے سلوک ہو رہا تھا۔ اس مسجد میں بارات کے دولہا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تھے اور پھر آپ کی متابعت میں درجہ بدرجہ صدیق بھی تھے۔ شہید بھی تھے۔ صالح بھی تھے گویا ایک عظیم الشان بارات تھی، جس کا ہر پانچ مرتبہ روزانہ فرشتے مسجد میں استقبال کیا کرتے تھے۔ ان کے لئے زینتیں سجائی جایا کرتی تھیں۔ وہ خدا کا کام تھا اور وہ نظر آنے والی زینتیں نہیں تھیں۔

پس یہ گیٹ یعنی صدی کا گیٹ، اس میں جب ہم داخل ہو رہے ہیں تو اگرچہ ہم اپنے سامنے کسی سجے ہوئے گیٹ کو نہیں دیکھ رہے۔ ہم میں سے ہر ایک خود اپنے آپ کو سجانے میں مصروف ہے لیکن اس تصوراتی گیٹ میں جس لمحے داخل ہوگا، اس کو اپنے ماحول میں گرد وپیش کوئی ایسی خوبصورت سجاوٹ کی عمارت یا گیٹ دکھائی نہیں دیں گے جس سے اس کو محسوس ہو کہ گویا میری خاطر یہ سب کچھ کیا گیا ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جو پانچ وقت آپ کی سجاوٹ کے مطابق آپ کے ساتھ زینت کا سلوک فرماتا ہے، حسن و احسان کا جلوہ دکھاتا ہے اور ہر نمازی کو اس کے تقویٰ کے مطابق ہر ربیت الذکر۔ ناقل) میں جب وہ داخل ہوتا ہے، عزت دی جاتی ہے۔ اسی کا نام مراتب کا درجہ بدرجہ بڑھنا ہے۔ اسی طرح اب جب ہم اس گیٹ میں داخل ہونے والے ہیں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جماعت میں سے ہر فردِ بشر پر خدا کی نظر ہوگی، اس کے ساتھ یقیناً عزت کا سلوک کیا جائے گا۔ یقیناً اس کے ساتھ احترام کا سلوک کیا جائے گا۔ خدا کے فرشتے اس کے احترام کے لئے حاضر ہوں گے اور وہ خدا کی نمائندگی کریں گے لیکن کس کو کتنا احترام ملنا ہے، کس کی کیسے عزت افزائی کی جائے گی۔ کس سے کتنا پیار کا سلوک ہوگا۔ اس کا فیصلہ ہم میں سے ہر ایک کے اپنے ہاتھ میں ہے پس جتنے دن باقی رہ گئے ہیں ان دنوں کو دعاؤں کے ساتھ، تقویٰ کے ساتھ بسر کرنے کی کوشش کریں اور غور کریں کہ کون سی ایسی بدیاں ہیں جنہیں ابھی تک آپ پھاڑ نہیں سکے، جو ابھی تک بلائیں بن کر آپ کے ساتھ چمٹی ہوئی ہیں اور کون سی ایسی خوبیاں ہیں جو آپ کی پہنچ میں موجود ہونے کے باوجود آپ سے دور ہیں، آپ ان کی طرف ہاتھ بڑھاتے نہیں۔ ہر نیکی ہر انسان کی پہنچ میں ہے ورنہ ان نیکیوں کو ہم پر لازم نہ کیا جاتا۔ پس جب میں کہتا ہوں کہ آپ کی پہنچ میں ہیں تو مراد یہ ہے کہ آپ کی تخلیق میں خدا تعالیٰ نے یہ بات ودیعت فرما دی ہے کہ آپ اُن سب نیکیوں کو حاصل کریں جن کا قرآن کریم ذکر فرماتا ہے اور جو ہمیں سنت میں ملتی ہیں۔ درجہ بدرجہ کس حد تک ہم اس نیکی کو حاصل کر سکیں گے۔

اس کا بھی ہماری خلقت سے ایک تعلق ہے اور اپنی استعدادوں سے باہر نکل کر ہم اپنی نیکیوں کو بڑھا نہیں سکتے لیکن استعدادوں تک پہنچنا ہم پر فرض فرمایا گیا ہے۔ ہم اس بات کے مکلّف کئے گئے ہیں کہ ہمیشہ کوشش کرتے رہیں کہ نیکیوں کے حصول میں اپنی استعدادوں کی آخری حدیں چھو دیں۔ یہی ہماری تکمیل ہے۔ ورنہ خدا کے سوا اور کوئی انسان کبھی کامل بن ہی نہیں سکتا۔ پس اس پہلو سے جو تھوڑا وقت رہ گیا ہے اس میں مزید غور کریں۔ فکر کریں۔ اپنی فکر کریں۔ اپنے اہل وعیال کی فکر کریں، اپنے بچوں کی فکر کریں۔ اپنے دوستوں کی فکر کریں اور محبت اور پیار کے ساتھ ان کو بھی سجانے کی کوشش کریں ان کی گندگیاں بھی دور کرنے کی کوشش کریں

جتنی جس میں ہمت ہے نیکی اختیار کرے

یہ دو مضمون ہیں جن کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ انسان کلیۃً پاک اور صاف ہو جائے اور سب بدیوں کو چھوڑ دے تبھی اس میں سجاوٹ پیدا ہوگی۔

ہمارے ہاں پنجاب میں تو بعض غریب قوموں میں یہ بھی رواج ہے کہ عورتیں شادی پر جاتی ہیں تو پرانی شلوار اور نیا دوپٹہ پہنا ہوا، یا نئی قمیص پہنی ہوئی اور اس پر پھٹی پرانی شلوار یا جسم کا کوئی اور کپڑا ایک نیا ہو گیا، ایک پرانا ہو گیا اور ان کو یہ عجیب نہیں لگتا۔ اس لئے عجیب نہیں لگتا کہ وہ جانتی ہیں کہ ہماری توفیق میں اس سے زیادہ ہے نہیں۔ اگر ہمیں ایک نئے دوپٹے کی توفیق ہے تو یہی ہماری سجاوٹ ہے۔ پس اس توفیق کو مذہب میں بھی پیشِ نظر رکھا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ بندے سے ایسی زیادتی نہیں کرتا کہ اگر اس میں کسی خاص لمحے میں یہ توفیق نہیں ہے کہ وہ کامل طور پر پاک وصاف ہو کر پھر خوبیوں کو اختیار کرے تو اس کو کلیۃً ردّ فرما دے۔ بھی قرآن کریم میں واضح طور پر یہ فرمایا گیا کہ خدا کے بعض ایسے بندے بھی ہیں جنہوں نے نیک اعمال کو بد اعمال کے ساتھ اکٹھا کیا ہوا ہے (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۰۲) اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے چاہے تو ان کو معاف فرما دے، چاہے تو ان کا مؤاخذہ کرے لیکن بحیثیتِ مجموعی ان کو ردّ نہیں کیا جائے گا۔ پھر خدا تعالیٰ یہ دیکھے گا کہ کس نے کس بدی کو توفیق پانے کے باوجود ترک نہیں کیا تھا۔ کس نے کس نیکی کو توفیق پانے کے باوجود اختیار نہیں کیا تھا اور یہ مضمون اتنا باریک ہے اور اتنا تہہ بہ تہہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نظر اس مضمون کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتی مگر ہوگا اسی قسم کا واقعہ، جس قسم کا قرآنِ کریم نے ذکر فرمایا ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی جن کے اعمال سیّئہ، اعمال صالحہ کے ساتھ مل جل گئے ہیں، وہ بھی یقیناً خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بخشے جائیں گے اور ان کو بھی اعزاز کے ساتھ جنت کے دروازوں میں قبول کیا جائے گا۔

پس یہ جو گیٹ ہمارے سامنے سج رہا ہے۔ یعنی یہ تصوراتی گیٹ۔ یہ ایسا تصوراتی بھی نہیں جیسا کہ ہم اپنے اظہارِ خیال کے معاملے میں مجبوراً اس کو تصوراتی کہتے ہیں اور کوئی لفظ ہمیں ملتا نہیں مگر ایسا تصوراتی بھی نہیں، یقیناً یہ ایک ایسا روحانی گیٹ ہے جس میں خدا اور اس کے فرشتے ہمارے منتظر ہیں اور نئی صدی میں داخل ہونے والا یہ قافلہ ایک خاص نظر سے دیکھا جائے گا اور ہم میں سے ہر ایک سے اس کی حیثیت اور اس کی توفیق کے مطابق اعزاز کا سلوک کیا جائے گا۔ خدا نہ کرے کہ کچھ ایسے بھی ہوں جو اس دروازے پر ردّ کر دیئے جائیں۔ وہ وقت کے لحاظ سے تو بظاہر آگے گزر جائیں لیکن اس گیٹ میں سے گزرنے کی ان کو اجازت نہ ملے۔

ایسا دنیا میں بھی ہوا کرتا ہے کہ وقت کے لحاظ سے، زمین کے لحاظ سے ایک آدمی آگے گزر جاتا ہے لیکن جو گیٹ مقرر ہے اس سے اُسے نکلنے کی اجازت نہیں ملتی۔ کھیلوں میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ گول کی جگہ مقرر ہے۔ فٹ بال ہزار مرتبہ دائیں اور بائیں سے آگے نکل جائے اس کے کوئی بھی معنی نہیں۔ وہی فٹ بال عزت کا مقام پاتا ہے اور اس وقت ایک گول کے طور پر لکھا جاتا ہے کہ اس فٹ بال کے ذریعہ گول ہو گیا جو گیٹوں کے بیچ سے گزرتا ہے تو خدا نہ کرے کہ ایسا ہو کہ ہم میں سے بہت سے بدقسمت ایسے بھی ہوں جو وقت کے لحاظ سے تو آگے نکل جائیں لیکن خدا کے فرشتے اس کو یا ان کو اس گیٹ سے نہ گزرنے دیں جو روحانی لحاظ سے خاص طور پر اس موقعہ پر سجایا گیا ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر ہر احمدی کوشش کرے گا تو یقیناً اس کے ساتھ حسن واحسان کا سلوک کیا جائیگا عفو کا سلوک کیا جائے گا۔ مغفرت کا سلوک کیا جائے گا لیکن یہ عہد ضروری ہے کہ میں اپنے آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو پہلے سے بہتر بنانے کی کوشش کروں گا۔ اور یہ عہد خاص طور پر اس لئے ضروری ہے کہ ہم اگلی صدی کے سر پر کھڑے ہونے والے ہیں۔ اور آئندہ آنے والی ساری صدی کی جو مسافت پھیلی پڑی ہے۔ اس پر آپ لوگ اثر انداز ہوں گے گویا کہ ایک سو سال آپ کو بادشاہی عطا کی گئی ہے۔ آپ کی نسلوں نے اگلی صدی میں (دینِ حق۔ ناقل) کی عظیم الشان خدمتیں کرنی ہیں یا بعض لوگوں نے ان خدمتوں سے محروم رہ جانا ہے پس اس موقعہ پر جو قافلہ بھی یہ سعادت پا رہا ہے کہ وہ صدی کے سر کا قافلہ بنے اس میں آپ شامل ہیں اور اس پہلو سے غیر معمولی اہمیت حاصل ہو چکی ہے پس اس رنگ میں سر جھکاتے ہوئے تقویٰ کے ساتھ اور اس ارادے کے ساتھ داخل ہوں کہ جو کمزوریاں ہم دور کر سکے ہیں وہ اللہ کا فضل تھا جو ہم نہیں دور کر سکے۔ وہ ہماری اپنی شامتِ اعمال ہے۔ ہم آئندہ پوری کوشش کے ساتھ ان بدیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں گے اور اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھیں کہ جو خدا کے ساتھ عہد کئے جاتے ہیں وہ پوچھے جاتے ہیں۔ کوئی آدمی یہ کہہ سکتا ہے کہ اچھا پھر ہم عہد ہی نہیں کرتے لیکن یہ ایسی بات نہیں ہے جو اس کے بس میں ہے

عہد بیعت کی عظمت و اہمیت

ایک عہد تو وہ ہے جو آج آپ کر رہے ہیں یا پہلے کر چکے ہیں یا کل کرنے والے ہوں گے کہ میں اپنی یہ کمزوری دور کروں گا۔ وہ بھی ایک عہد ہے، اس کی بھی ایک اہمیت اور عظمت ہے لیکن ایک عہدِ بیعت ہے جو دراصل خدا تعالیٰ سے کیا جاتا ہے اور وہ عہد ہے جو اصل اور حقیقی عہد ہے جس کے اندر ساری نیکیوں کا اختیار کرنا شامل ہے اور ساری بدیوں کو ترک کر دینا شامل ہے پس بظاہر آپ بالارادہ اس روحانی گیٹ سے داخل ہونے سے پہلے کوئی عہد خدا سے باندھیں۔ اگر آپ (ایمان والوں۔ ناقل) کی جماعت میں شامل ہیں تو وہ عہد تو آپ باندھ چکے ہیں۔ اب آپ بے اختیار ہیں۔ اس لئے یاد رکھیں کہ جو عہد خدا سے باندھا گیا ہے اس عہد کو نبھانا ہمارا فرض ہے۔ اس عہد کو نبھانے کی حتی المقدور کوشش کرنا ہم سب پر لازم ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ عہد جو ہے یہ "مسئول" ہے اس عہد کے متعلق تم ضرور پوچھے جاؤ گے پس حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) نے جب اس دور میں اس عہد بیعت کی تجدید کی .... تو اس میں یہ الفاظ رکھے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اور میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔

عہدِ بیعت کی ایک عظیم الشان حکمت

یہ جو "بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا" ہے یہ ایک بہت ہی حکیمانہ کلام ہے۔ وہ اس لئے کہ اگر یہ عہد ہوتا کہ میں ہر قسم کے گناہوں سے بچوں گا تو یہ ایک ایسا عہد ہوتا جسے قبول کرنے کی شاید کسی میں بھی ہمت نہ ہوتی کیونکہ کون کہہ سکتا ہے کہ میں ہر قسم کے گناہوں سے ہمیشہ بچ جاؤں گا۔ اور اگر ایسا کوئی عہد رکھا ہی نہ جاتا تو پھر گویا سب کو کھلی چھٹی ہو جاتی کہ پچھلے گناہوں کی بخشش مانگنا ہمارا کام رہ گیا ہے۔ گناہ کرتے چلے جائیں بخشش مانگتے چلے جائیں یعنی وہی بات ہوتی کہ

رات پی زمزم پہ مے اور صبح دم
دھوئے دھبے جامۂ احرام کے

جامۂ احرام کے دھبے دھوتے چلے جائیں اور پھر رات کو مے بھی پیتے چلے جائیں۔ اسی قسم کی ایک زندگی بنتی۔ تو یہ دیکھئے کتنے خوبصورت الفاظ ہیں۔ کمزوروں کو حوصلہ دلانے والے اور صاحبِ عزم لوگوں کو ہمیشہ ان کا عہد سامنے رکھنے والے اور عظیم مقامات جن کی طرف انہوں نے آگے بڑھنا ہے وہ ان کے پیشِ نظر رکھنے والے ہیں۔ یہ عہد کیا ہے کہ میں تمام عمر، جب تک میں زندہ رہوں گا، گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا یہ امر واقعہ ہے کہ اگر انسان گناہوں سے بچنے کی واقعۃً کوشش کرتا رہے تو خدا تعالیٰ ضرور توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ وہ گناہوں سے بچ جائے۔ لیکن بہت سے ایسے گناہ ہیں جنہیں انسان گناہ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور اس کا بس نہیں چلتا اور اچانک کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو روشنی ملے تو وہ جاگ اٹھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ ہاں میں کیا کر رہا ہوں۔ ورنہ بسا اوقات وہ یہی سمجھتا ہے کہ میں گناہوں سے بچنے کی کوشش میں زندگی خرچ کر رہا ہوں۔ اس لیے یہ شعور بیدار کرنے کا وقت ہے جو خوب اچھی طرح اپنے حالات پر غور کریں اور دیکھیں کہ کیا واقعی آپ کوشش کر رہے ہیں کہ نہیں کر رہے آپ جانتے ہیں کہ ہزار مرتبہ انسان پر ایسے وقت آتے ہیں جب وہ مالی معاملات میں بددیانتی کی کوشش کر رہا ہوتا ہے اور یا شعور طور پر اس کو علم نہیں ہوتا کہ میں یہ کر رہا ہوں۔ اور کئی قسم کی دنیاوی لذتوں کے پیچھے بھاگ رہا ہوتا ہے۔ جانتا ہے کہ یہ گناہ ہے۔ چھوٹا گناہ ہے یا بڑا گناہ ہے مگر گناہ ضرور ہے اور اس کے باوجود وہ کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ غالب نے اپنی زندگی کے حالات پر غور کرنے کے بعد جب اپنا جائزہ لیا تو اسی نتیجے تک پہنچا تھا کہ انسان دراصل جتنے گناہ کر سکتا ہے اس سے بہت زیادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے چنانچہ اس مضمون کو اس نے اس طرح باندھا کہ:

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد
یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے۔

اے خدا! جو گناہ میں نے کئے ہیں جن کی تو مجھے سزا دینے والا ہے یہ تو کچھ بھی نہیں۔ ناکردہ گناہوں کی حسرتیں اگر شامل کر لی جائیں تو بے انتہا گناہ بن جاتے ہیں اور یہ محض ایک شاعری نہیں ہے۔ یہ انسانی اعمال پر ایک صاحبِ بصیرت کی گہری نگاہ ہے۔ غالب میں اگر بعض کمزوریاں نہ ہوتیں تو وہ خود کہتا ہے اور خود اس بات کا شعور رکھتا تھا کہ۔

یہ مسائلِ تصوف یہ ترا بیان غالب
تجھے ہم ولی سمجھتے جو نہ بادہ خوار ہوتا

تو واقعتہً جب وہ یہ باتیں بیان کرتا ہے تو گہری سوچ اور فکر کے نتیجے میں اس نے انسانی فطرت کے بعض راز پائے ہیں اور یہ محض شاعری نہیں یہ مسائل تصوف ہیں۔ پس آپ بھی اپنی زندگیوں پر غور کر کے دیکھیں گے تو آپ یہ معلوم کر کے حیران رہ جائیں گے کہ ہم میں سے اکثر کی اکثر زندگی گناہوں کی حسرتوں اور تمناؤں میں کٹ گئی ہے اور ہم سمجھ یہ رہے ہیں کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم گناہ نہ کریں۔ جو لوگ بالارادہ کوشش کرتے ہیں، ان کی کوششوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کامیاب کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں بندے کا کام ہی نہیں ہے کہ وہ بے گناہ اور معصوم ہو جائے۔ اس کی ذمہ داری کوشش سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی اور اسی حد تک اس پر ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔

اپنا محاسبہ کرنے کا ایک اہم وقت

پس اس عظیم روحانی دقت کے گیٹ میں سے جب ہم گزرنے والے ہیں تو اس پہلو سے بھی ہمیں اپنے حالات پر، اپنے گردوپیش پر نظر ڈالنی چاہیئے اور اپنی امنگوں کا بھی جائزہ لینا چاہیئے اپنی حسرتوں کا جائزہ لینا چاہیئے۔ روزمرہ کی زندگی میں جو طلب پیدا ہوتی ہے اسکا جائزہ لینا چاہیئے کہ کیسی طلب ہے اور دکھ نیکی نہ کرنے پر زیادہ ہوتا ہے کہ بدی نہ کرنے پر زیادہ ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جوں جوں انسان کا شعور بڑھتا چلا جاتا ہے یہ نسبت بدلتی جاتی ہے۔ ایک لاعلم انسان جو غفلت کی حالت میں زندگی بسر کرتا ہے اسکو بسا اوقات گناہ نہ کر سکنے کا صدمہ زیادہ ہوتا ہے اور نیکی نہ کر سکنے کا صدمہ کم ہوتا ہے۔ بچے نماز نہیں پڑھتے اور صبح کی نماز میں نہیں اٹھتے، شاذ ہی ایسے ہوں گے جن کو صدمہ ہوا ہو لیکن جب بڑے ہونے شروع ہوتے ہیں، جب شعور بیدار ہوتا ہے تو پھر رفتہ رفتہ احساس بڑھنے لگتا ہے۔ پھر بعض لوگ دعاؤں کے خط بھی لکھنے لگ جاتے ہیں کہ اور تو نمازیں پڑھ لیتے ہیں، صبح کے وقت آنکھ نہیں کھلتی، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی بھی توفیق بخشے۔ پھر اور زیادہ شعور بیدار ہوتا ہے تو اس کا غم لگ جاتا ہے۔ پھر اس طرف واضح طور پر توجہ پیدا نہیں ہوتی بلکہ واقعتہً غم لگ جاتا ہے اور جب غم لگتا ہے تو پھر خدا کی تقدیر ایسے لوگوں کی مدد کرتی ہے۔

ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ ایک بزرگ کے پاس اس وقت شیطان آیا جب ان کی نیند بڑی گہری تھی اور بڑے مزے لیکر سو رہے تھے۔ وہ تہجد کے وقت عادتاً اٹھنے لگے جس طرح کہ ان کو عادت تھی مگر اس وقت شیطان نے کچھ ایسا پھسلایا کہ ان کی دوبارہ آنکھ لگ گئی اور پھر سورج نکل آیا، ان کو ہوش ہی کوئی نہیں تھی۔ یعنی تہجد کا تو کیا ذکر، صبح کی نماز بھی باوقت نہیں پڑھ سکے۔ اس پر اتنا انہوں نے صدمہ محسوس کیا کہ سارا دن روتے رہے۔ ساری رات روتے روتے ان کی آنکھ لگ گئی اور تھکے ہوئے نیند کے غلبے سے مجبور سوئے تھے لیکن اچانک انہوں نے آواز سنی کہ نماز کے لئے اٹھو۔ نماز کے لئے اٹھو۔ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آنکھ کھولی تو دیکھا کہ کوئی نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ تم کون ہو مجھے جگانے والے اس نے کہا: میں شیطان ہوں۔ کہا: شیطان! مجھے نماز کے لئے جگانے آیا ہے؟ اس نے کہا: میرا کام تو لوگوں کو دکھ دینا ہے اور نیکیوں سے محروم کرنا ہے۔ کل میں نے تمہیں ایک نماز سے محروم کیا تھا لیکن تمہاری گریہ وزاری کو خدا نے ایسا پسند فرمایا کہ تمہارے کھاتے میں ہزاروں نمازیں لکھ دیں تو میں تو نیکیوں سے محروم کرنے والا ہوں۔ میں نیکیوں کی عادت ڈالنے والا تو نہیں ہوں نیکیوں کا ثواب دلانے والا تو نہیں ہوں۔ اس لئے آج میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں کبھی نماز سے محروم نہیں کرنا کیونکہ تمہاری ایک نماز گئی تو ہزاروں نمازیں ملیں گی۔

نیکیاں کرنے کی حسرت اور آرزو کو زندہ رکھیں

پس یہ معرفت ہے جو جوں جوں ترقی کرتی چلی جاتی ہے، نیکی سے ذاتی تعلق اور محبت بڑھتے چلے جاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں پھر خدا تعالیٰ نیکیوں کی توفیق بڑھاتا ہے اور نیکیاں نہ کرنے کی جو حسرتیں ہیں پھر ان کا ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہمارا خدا بے انتہا رحم کرنے والا، بے انتہا بخشش کرنے والا، بار بار بخششیں کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا خدا ہے۔ یہ وہ خدا ہے جو ناکردہ گناہوں کی حسرتوں کے باوجود بھی سزا نہیں دیتا۔ مگر یہی خدا ہمارا گواہ ہے کہ ناکردہ نیکیوں کی جزاء ضرور دے دیتا ہے اگر ان کی حسرتیں رہ جائیں۔ تو وقت تھوڑا سا ہے۔ ہم نیکیاں تو زیادہ نہیں کر سکتے مگر نیکیاں نہ کرنے کی حسرتیں لیکر اگر ہم اس گیٹ میں داخل ہوں گے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ایسا غفور رحیم خدا ہے اور بے انتہاء رحم کرنے والا ہے کہ وہ آپ کی ساری زندگی ان برکتوں سے بھر دے گا اور ان نیکیوں کی بھی آپ کو جزاء دے گا جن کی حسرتیں لیکر آپ اگلی صدی میں داخل ہو رہے ہوں گے پس اپنی نیکیوں کی اُمنگوں کو بڑھالیں۔ خواہشوں کو بڑھالیں۔ یہ تمنائیں کریں کہ کاش ہماری اولاد ہماری ساری نیکیاں لیکر بڑی ہو اور ایک بھی بدی ہم ان کو ورثے کے طور پر نہ دیں۔ اور اس کے لئے کوشش شروع کر دیں کیونکہ ان نیکیوں کی حسرتوں کی جزاء ملا کرتی ہے جن کے لئے انسان کوشش ضرور کرتا ہے خواہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ کیونکہ فرضی باتیں خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوتیں۔ پس اس پہلو سے آپ اپنی اولاد در اولاد در اولاد در اولاد کو شامل کرلیں اور اپنی اولاد کو یہ وصیت کرنی شروع کریں جس طرح حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل اپنی اولاد کو وصیت کیا کرتے تھے کہ دیکھو تم آئندہ وصیت کرتے چلے جاؤ کہ ان بدیوں سے بچنا ہے اور ان نیکیوں کو اختیار کرنا ہے اور توحید کے سوا کوئی اور مذہب اختیار نہیں کرنا تو اس طرح آئندہ ساری نسل تک، کم سے کم ایک سو سال تک آپ کو ان ساری نیکیوں کی جزاء ملتی رہے گی، جن کی آپ حسرتیں رکھتے ہیں کہ کاش ہم خود ان نیکیوں کو قائم کر سکتے۔ چونکہ آپ سنجیدہ ہیں، کیونکہ آپ مخلص ہیں۔ کیونکہ آپ متقی ہیں۔ واقعۃً یہ چاہتے ہیں۔ اس لئے ان ناکردہ نیکیوں کی جزاء آپ کو ضرور ملے گی۔ پس جب یہ سودے ہو رہے ہیں تو پھر اپنی مانگ کو بڑھائیں اور اونچا کریں۔ بڑے آدمیوں سے چھوٹی چیز نہیں مانگنی چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا تو کوئی حساب ہی نہیں۔ اس کی تو کوئی حد نہیں ہے۔ اس لئے اب وقت کے لحاظ سے بہت بڑے اعمال کا تو موقعہ نہیں ہے لیکن بہت بڑی تمناؤں اور نیک تمناؤں کا موقعہ ضرور ہے۔ خدا کرے کہ ہماری تمناؤں کا بھی سر بلند ہو۔ اور ہمارے اعمال کا بھی سر بلند ہو جب ہم اگلی صدی میں داخل ہو رہے ہوں اور ہم اور ہماری نسلیں اور پھر ان کی نسلیں اور پھر ان کی نسلیں ہمیشہ ہمیش کے لئے نیکیوں کے جھنڈے بلند کرنے والے ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جریُ اللہ

ہے مقامِ عبدیت معبود کا آئینہ دار
اور اس پستی سے قائم ہے بلندی کا وقار

تہ میں دریا کے اُتر جاتا ہے قطرے کا وجود
پھر بھی رہتا ہے جہاں میں قطرے قطرے کا شمار

جذب ہو سکتی نہیں شیشے میں سورج کی کرن
پھر بھی شیشے میں چمک ہوتی ہے اُسکی آشکار

خاک ہو کر بھی وہ انساں خاک ہو سکتا نہیں
جس کو دامن میں چھپالے رحمتِ پروردگار

اُس جریُ اللہ پر ہو رحمتِ ربِّ رحیم
جو رسولِ ہاشمی کے عشق میں تھا دلفگار

راہِ حق کی جستجو میں جو چلا دیوانہ وار
جس کی نظروں میں سمٹ آئی تھی خوشبوئے بہار

محرمِ اسرارِ فطرت، راہیٔ گردوں شکار
جس کا پیچھا کر نہ سکتا تھا ستاروں کا غبار

ہر طرف سے دشمنانِ دیں کی خونیں یورشیں
ہر طرف افواجِ بغض و کیں قطار اندر قطار

ہمرکاب اُس کے رہی تائیدِ ربِّ ذوالمنن
خائب و خاسر رہے گو تھے معاند بے شمار

اُس کو بخشی تھی خدا نے اپنے دیں کی رہبری
اس کا ہر اک سانس ہوتا تھا عبادت میں شمار

اُس کے سانسوں سے معطّر اس صدی کی ہر سحر
اُس کے جلووں سے منوّر بزمِ تہذیب و وقار!

اب تو خود احرارِ یورپ بھی گواہی دے اُٹھے
کون ہے جس پر نہیں اب یہ حقیقت آشکار

"وُہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اُس سے اب بھی بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار"

——— ثاقبؔ زیروی ———

● ● ●

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ
ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

"جماعت کے ہر طبقہ سے لکھوکھہا کی تعداد میں واقفینِ زندگی آنے چاہئیں"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشاں ہیں اتنے کہ جن کا کوئی شمار نہیں
ہمارے دین کا قصوں پہ ہی مدار نہیں

احمدیت کی پہلی صدی کا دَور کیا تھا

- ●۔ مولا کریم کی محبتوں اور فضلوں کا بے پایاں اظہار۔
- ●۔ اللہ تعالیٰ کی پاک جماعت کے ساتھ اس یارِ وفادار کی تائید و نصرت کے حسین جلوے۔
- ●۔ ایک سے ایک کروڑ اور اُس سے بھی کہیں زیادہ نفوس میں برکت۔

اس مبارک اور تاریخی دن کی خوشیوں میں شریک ہو کر ہم اراکین مجلس خدّام الاحمدیہ عالمگیر حضرت امام جماعت احمدیہ اور دنیا بھر کے احمدی احباب انصار، خدّام، لجنات، ناصرات اطفال اور ان سے بھی کم عمر کے بچوّں سمیت سب کو

●۔ احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکّر کی بھرپور مبارکباد پیش کرتے ہیں

آج کے دن ہم عزم کرتے ہیں:

● دینِ حق کی توسیع واشاعت کیلئے بھرپور دعوت الی اللہ جاری رکھیں گے ● اپنی زندگیوں کو اس سانچے میں ڈھالنے کی مسلسل کوششیں کرتے رہیں گے جو مولا کریم نے مقرّر فرمایا ہے (اور) تن من دھن کی بازی لگا کر اپنے محبوب اور پیارے آقا سیدّنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر ارشاد، ہر ہدایت اور ہر حکم کو پورا کرنے کی کوششیں کرتے رہیں گے۔ ہمارا خدا ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

منجانب

مجلس عاملہ خدّام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی زمین اور نیا آسمان

علمی دنیا میں رونما ہونے والے انقلابِ عظیم کی ایک جھلک

صدسالہ دورِ چرخ تھا ساغر کا ایک دور
جب میکدے سے نکلے تو دنیا بدل گئی

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخِ احمدیت

احمدیت کا پُرشکوہ قافلہ ایک ایسی روح پرور فضا میں اپنی زندگی کی دوسری صدی میں داخل ہو رہا ہے جبکہ دنیائے نظریات میں تغیرِ عظیم واقع ہو چکا ہے۔ گزشتہ صدی میں فرشتوں کا نزول اس کثرت سے ہوا ہے کہ زبانوں اور قلموں پر کسی خارجی تحریک کے بغیر خود بخود حق و صداقت کے چشمے جاری ہو گئے ہیں اور برصغیر پاک و ہند، ایران، شام، ترکی، سعودی عرب اور مصر کے دینی اور علمی حلقوں میں دینِ حق کی زبردست بازگشت سنائی دینے لگی ہے جو بلاشبہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دردمندانہ دعاؤں ہی کا نتیجہ ہے۔

حضور نے جنابِ الٰہی میں دعا کی تھی کہ سے

خاکساری کو ہماری دیکھ اے دانائے راز
کام تیرا کام ہے ۔ ہم ہو گئے اب بیقرار
اک کرم کر، پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف
نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ اور بچار

عہدِ حاضر کے اس حیرت انگیز واقعہ کی تفصیلات و جزئیات کا مطالعہ نہایت درجہ ایمان افروز ہے اور ایشیا اور شرقِ اوسط کے نامور اور ممتاز مفکرین کے جدید افکار و خیالات اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس ضمن میں چند منتخب اقوال ذیل میں سپردِ قرطاس کئے جاتے ہیں۔ جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ احمدیت نے مذہبی دنیا کے علمِ کلام پر کیسا زبردست اثر ڈالا ہے۔ سطور ذیل کے مطالعہ سے عیاں ہے کہ جماعت احمدیہ نے اپنے زبردست علمی نظریات سے ماضی کے کئی نظریات کو بدل ڈالا اور دینِ حق کی تشریح میں نہایت جاندار اور روشن نظریات پیش کر کے مذہب کے منہ سے گرد ہٹا کر نور اور روشنی کا نیا غازہ مل کر اس کے حقیقی حسن کو نمایاں کر دیا

مسئلہ ناسخ و منسوخ

(۱) (مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری)

"کسی آیت مخصوصہ کو منسوخ کہنا منصوص امر نہیں بلکہ مفسّر یا مترجم کا اپنا فہم ہے جو عند التعارض اس کو پیش آتا ہے اس لئے ممکن ہے جو تعارض کی وجہ سے ایک مفسّر کسی آیت کو منسوخ کہے۔ دوسرا اس تعارض کو اور طرح سے رفع کرے۔"

(فتاویٰ ثنائیہ جلد اول صفحہ ۲۲۲ ناشر ادارہ ترجمان السنہ ۷، ایبک روڈ لاہور فروری ۱۹۶۲ء)

۲۔ (مولانا رحمت اللہ صاحب طارق)

"کوئی حکم منسوخ نہیں۔ مطالب کا نسخ تو کیا ہوتا اس کا ہر ہر لفظ، طرزِ ادا اور لب و لہجہ کی تبدیلی سے بھی منزہ اور پاک ہے .... قرآن کریم کے بارے میں ہے کہ باطل اس میں سرایت کر ہی نہیں سکتا۔"

(تفسیر "منسوخ القرآن" صفحہ ۳/۲ ناشر ادارہ ادبیاتِ اسلامیہ ملتان۔ نومبر ۱۹۷۴ء)

۳۔ (مولانا حسین علی صاحب مجددی شاگرد مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی)

"شیخ جلال الدین سیوطی نے کتاب اتقان میں نہایت بسط تقریر سے ثابت کیا ہے کہ بیس آیت سے زیادہ منسوخ نہیں ہیں۔ پھر ان میں سے شاہ صاحب نے چار آیات کا منسوخ ہونا تسلیم کیا ہے.... حضرت مولانا (یعنی رشید احمد صاحب گنگوہی) نے ان چار آیات کا نسخ بھی تسلیم نہیں کیا۔"

("بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان" صفحہ ۲ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور۔ مقام اشاعت واں بھچراں ضلع میانوالی)

قرآن مقدم ہے

(مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

"صحیح علاج بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ جس ترتیب کو الٹ دیا گیا ہے اسے پھر سیدھا کر دیا جائے۔ قرآن کو اپنی پیشوائی کا مقام دیجیے جو عہدِ رسالت میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب البیت .... دیتے تھے۔"

(ماہنامہ "ترجمان القرآن" دارالاسلام پٹھانکوٹ جولائی ۱۹۳۴ء)

عربی اُم الالسنہ کی حیثیت سے

("امام الہند" مولانا ابوالکلام صاحب آزاد)

"اب اثری تحقیقات کے آخری مواد نے بحث و تحلیل کا ایک نیا میدان پیدا کر دیا ہے اور عربی نسل اور عربی زبان کی تاریخ بالکل ایک نئی شکل میں نمودار ہو رہی ہے۔ یہ زبان جس پر زندگی و خلود کی آخری مہر قرآن نے لگائی دراصل رنی نشوونما کے اتنے مرحلوں سے گزر چکی ہے کہ دنیا کی کوئی زبان بھی اس وصف میں اس کی شریک نہیں۔ سمیری اور اکادمی اقوام کا تمدن، نینوا اور بابل کی علمی کامرانیاں، قدیم عصری لغات کا عمرانی سرمایہ، آرامی زبان کا عروج و انحطاط، کلدانی اور سریانی کا ادبی مول دراصل ایک ہی زبان کی نموی تشکیل و تکمیل کے مختلف مرحلے تھے" اور اسی نے آگے چل کر چوتھی صدی قبل مسیح کی عربی کا بھیس اختیار کیا

("ترجمان القرآن" جلد دوم صفحہ ۵۱۸ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

۲۔ (علامہ شبلی نعمانی مؤلف "سیرت النبی")

"دنیا میں یوں تو سینکڑوں ہزاروں زبانیں مروّج اور مستعمل ہیں لیکن سب کی اصل الاصول صرف تین زبانیں ہیں۔ ایک سامی جو سام بن نوح کی طرف منسوب ہے اس زبان سے جو زبانیں پیدا ہوئیں وہ عربی، عبرانی، سریانی، کلدانی، نبطی وغیرہ ہیں .... اس امر میں اختلاف ہے کہ ان سامی زبانوں میں نسبتاً قدیم کون سی زبان ہے؟ قدماء کا عام خیال یہ تھا کہ عبرانی سب سے زیادہ قدیم ہے یورپ کے اکثر متأخرین سریانی کو قدیم تر بتاتے ہیں لیکن حق یہ ہے کہ یہ شرف عربی زبان کو حاصل ہے۔"

(رسالہ الندوہ رمضان ۱۳۲۲ھ مطابق نومبر ۱۹۰۴ء بحوالہ "مقالات شبلی" جلد دوم مطبع معارف اعظم گڑھ طبع دوم ۱۳۶۹ھ ۱۹۵۰ء)

(۳) (مولانا عبدالرحمٰن صاحب طاہر سورتی بانی انجمن ترقی عربی پاکستان لاہور)

"عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے میں شک نہیں۔ اس سلسلہ میں ایک ثبوت تو خود عربی زبان کے آغاز و ارتقاء کا مسئلہ ہے جو آج تک راز بنا ہوا ہے .... پھر قرآن مجید میں ام القریٰ کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ دنیا کی تاریخ میں انسانی اجتماعیت کا آغاز مکہ سے ہوا۔"

("اردو ابتدائیہ ترجمہ تاریخ ادب عربی" از استاد حسن زیات صفحہ ۲۶ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور طبع دوم ۱۹۷۲ء)

(۴) (مولانا مفتی محمد شفیع صاحب صدر مدرسہ دارالعلوم کراچی) "ہر حکومت کی کوئی ایک دفتری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زبان اور لغت ہوتی ہے۔ حکومتِ الٰہیہ کی دفتری زبان عربی ہے کہ سب سے پہلے انسان کو وہی سکھائی گئی اور بالآخر جنت میں پہنچ کر تمام انسانوں کی زبان وہی ہو جائے گی۔"
(مقدمہ "المنجد" عربی۔ اردو ناشر دار الاشاعت کراچی نمبر ۱ جولائی ۱۹۷۳ء)

جلوۂ طور

۱۔ (علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال) ؎
شعلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگِ لاتخف
تم میں حوروں کا کوئی چاہنے والا ہی نہیں
جلوۂ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں

۲۔ (مولانا اللہ یار خان صاحب چکڑالہ ضلع میانوالی)
"کشف والہام وحی باطنی ہے اور کمالاتِ نبوت سے ہے اور نائب وخلیفہ نبوت ہے۔ ..... یہ باطنی دولت انبیاء کا حصہ ہے جو بطور وراثت انبیاء کی حقیقی اولاد یعنی متبعین کو ملتی ہے اور یہ کشف والہام بدکاروں کو حاصل نہیں ہوتا بلکہ خواص کو ہوتا ہے جن کے دل حقیقتِ ایمان سے منور ہو چکے ہیں..... کشف والہام رضائے الٰہی کا ثمرہ ہی تو ہیں جن پر اللہ ناراض ہو بھلا انہیں یہ انعام کیونکر عطا فرمائے گا"۔
("دلائل السلوک" صفحہ ۱۲۶، ۱۲۷ ناشر ادارہ نقشبندیہ اویسیہ چکوال جہلم شعبان ۱۳۸۵ھ)

نزولِ جبریل

(مولانا اللہ یار خاں صاحب) "جبریل ولی اللہ کے پاس آسکتے ہیں۔ صرف وحی شرعی اور وحی احکامی کا سلسلہ ختم ہوا کیونکہ دین مکمل ہو چکا ہے"۔ ("دلائل السلوک" ص ۱۲۷)

طیورِ ابراہیمی

(مولانا ابو الکلام صاحب آزاد) "حضرت ابراہیمؑ کا ظہور ایک ایسے عہد میں ہوا تھا جبکہ ان کے ملک میں اور ان کے ملک سے باہر کوئی گروہ بھی ایسا نہ تھا جس میں قبولیتِ حق کی استعداد دکھائی دیتی ہو۔ یہ حالت دیکھ کر انہوں نے کہا خدایا تو کیونکر اس موت کو زندگی سے بدل دے گا؟ اس پر اللہ نے دعوتِ حق کی انقلاب انگیز حقیقت پرندوں کی مثال سے واضح کر دی۔ اگر تم ایک پرندہ کو کچھ دنوں تک اپنے پاس رکھ کر ایسا تربیت یافتہ بنا سکتے ہو کہ تمہاری آواز سنتا اور تمہارے بلاتے پر اڑتا ہوا آسکتا ہے تو کیا اور متوحش انسان دعوتِ حق کی تعلیم وتربیت سے اس درجہ اثر پذیر نہیں ہو سکتے کہ تمہاری صدا سنیں اس کا جواب دیں"۔
"تفسیر ترجمان القرآن" جلد اول ص ۲۷ ناشر شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ ستمبر ۱۹۳۱ء)

(مولانا عبید اللہ صاحب سندھی)
"حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چار پرندے سدھانے کی ہدایت کی جاتی ہے جو ان کے بلانے پر دور کے پہاڑوں سے بھاگے ہوئے آتے ہیں۔ .... اگر پرندے حضرت ابراہیم کے بلانے پر فوراً بھاگ کر ان کے پاس آموجود ہوتے ہیں حالانکہ نہ وہ ان کے خالق اور نہ ہی ان کے حقیقی مالک تھے تو کیا قومیں اپنے اس خالقِ حقیقی کی صدا پر لبیک نہ کہیں گی اور ایک مرکز پر جمع نہ ہو جائیں گی جو ان کا (حقیقی) خالق اور حقیقی بادشاہ ہے"۔
(تفسیر "المقام المحمود" ص ۲۹۵ ناشر مکتبہ رشیدیہ ۳۲۔ اے شاہ عالم مارکیٹ لاہور طبع اول جولائی ۱۹۸۳ء)

ابراہیم وقت کی تلاش

(ڈاکٹر سر محمد اقبال شاعرِ مشرق) ؎
یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے
صنمکدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

حضرت سلیمانؑ کا ایک فوجی افسر

(مولانا میرزا ابو الفضل بن عیاض شیرازی) "الہدہد حضرت سلیمانؑ کے ایک فوجی افسر کا نام۔ یہ نام حضرت سلیمان کے وقت میں بہت عام معلوم ہوتا ہے چنانچہ عہد عتیق میں اول سلاطین باب ۲۰: ۱، ۳۳ اور باب ۱۱: ۱۴ میں یہ نام کئی بار آیا ہے"
("غریب القرآن" ص ۳۹۳ ناشر قانونی کتب خانہ کچہری روڈ لاہور)

قیامت کی ایک نشانی

۱۔ (علامہ احمد بن محمد بن الصدیق الغماری الحسنی) "قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے...... اور جب جوان اونٹنیاں چھوٹی پھریں الآیۃ یعنی لوگ اونٹنیوں پر سفر کرنا اور ان کے ذریعہ سامان اٹھانا چھوڑ دیں۔ عشار دس ماہ کی اونٹنی کو کہتے ہیں جیسا کہ ثعلب اور دیگر آئمہ لغت نے کہا ان پر سفر کرنا اور سامان اٹھانا اس لئے چھوڑ دیا گیا کہ اب موٹر کاریں اور ریل گاڑیاں وغیرہ پائی جا رہی ہیں.... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول وتستركن القلاص فلا يسعى عليها اللہ تعالیٰ کے قول (واذا العشار عطلت) کی تعیین مراد ہے یعنی سفر اور سفر اٹھانے کے لیے پہلے جو خدمت اونٹنی سے لی جاتی تھی، وہ چھوڑ دی جائے گی تو ان ریل گاڑیوں اور مختلف اقسام کی موٹر کاروں کی ایجاد دراصل قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے"۔
(اسلام اور عصری ایجادات ص ۲۳-۲۴ ترجمہ الاختراعات العصریہ لما اخبر بہ سید البریہ مترجم مفتی احمد میاں برکاتی ناشر حامد اینڈ کمپنی اردو بازار لاہور طبع دوم ستمبر ۱۹۸۲ء)

یاجوج وماجوج

۱۔ (علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال) ؎
کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیرِ حرفِ ینسلون
(بانگِ درا)

۲۔ (مولانا مولوی ابو الجمال احمد مکرم صاحب عباسی چریاکوٹی) "یاجوج ماجوج دو فردوں کا نام نہیں جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے بلکہ یاجوج اہلِ روس ہیں اور ماجوج اقوام یورپ جو اس وقت تمام دنیا پر چھائے ہوئے ہیں"۔
("حکمت بالغہ" جلد دوم ص ۵۰ مطبع ادارۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن ۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ)

۳۔ (مولانا نذیر الحق صاحب میرٹھی) "یاجوج ماجوج کا لفظ اجیج سے لیا گیا ہے اور اجیج شعلہ نار کو کہتے ہیں۔ یہ وجہ تسمیہ بیرونی لوازم کے لحاظ سے ہے معناً اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یاجوج ماجوج کے لئے آگ مسخر کی جائے گی اور وہ اپنی تہذیب وتمدن میں آگ سے بہت زیادہ کام لیں گے۔ آبادیوں پر آگ برسائیں گے اور شہروں کو راکھ کا ڈھیر بنا کر رکھ دیں گے ان کے بری، بحری اور ہوائی سفر آگ کے ذریعہ ہوں گے۔ جنگیں بھی آگ ہی سے ہوں گی۔ کارخانے آگ کی مدد سے چلیں گے اور ان کے تمام کاروبار کا مدار آگ پر ہوگا۔ اب یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ قرآن وحدیث میں یاجوج وماجوج کی جتنی علامتیں اور نشانیاں بیان کی گئی ہیں وہ موجودہ دور کی بعض اقوام پر چسپاں ہوتی ہیں"۔
("یاجوج وماجوج" ص ۹ ناشر فیروز سنز لاہور طبع اول ۱۹۶۹ء)

۴۔ (جناب مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی) "یاجوج وماجوج اگر روس اور برطانیہ والے ہوں تو اس دعویٰ کو بعید از واقعات نہیں ٹھہرایا جا سکتا ہے"۔
(رسالہ "الفرقان" لکھنؤ۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ ص ۲۸، ص ۲۹)

۵۔ (ڈاکٹر مظفر اقبال صاحب ظفر گوجرانوالہ) "یہی روس (یاجوج) اور امریکہ (ماجوج) اعلانِ بالفور کے ذریعہ ۱۹۴۵ء میں اسرائیل کا ملک بنا گئے"۔ (صدیوں پرانی پیشگوئی اور پیش بینی ص ۱۰۹)

۶۔ (علی اکبر صاحب۔ لندن میں مقیم ریسرچ سکالر) "یورپی اقوام ہی یاجوج وماجوج ہیں"۔ (اسرائیل۔ قرآنی پیشگوئیوں کی روشنی میں ص ۲۸ مکتبہ "شاہکار" پوسٹ بکس ۱۷۵۴ لاہور جون ۱۹۷۶ء)
"آسمان میں تیر چلانے سے مراد طاقتور راکٹ ہیں"۔ (ایضاً ص ۴۵)

۷۔ (سید قاسم محمود صاحب مدیر شاہکار لاہور) "دجال اور یاجوج وماجوج کے بارے میں قرآن وحدیث کی پیشگوئیوں کی تفسیر وتوضیح مختلف ادوار میں مختلف انداز میں ہوتی رہی ہے۔ ہر نسل نے ان پیشگوئیوں کو اپنے عہد کے تقاضوں سے مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن کسی کو بھی یہ اندازہ نہ تھا کہ آگے چل کر سائنس اور ٹکنالوجی کے موجودہ عہد میں کیسے کیسے حالات رونما ہوں گے۔ قرآن وحدیث کی پیشگوئیوں کا مطالعہ آج کے عہد میں رونما ہونے والے حالات کی روشنی میں کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ ہو نہ ہو ان پیشگوئیوں کا لازمی تعلق آج کے عہد سے ہے"۔ (ایضاً سرورق)

۸۔ الشیخ عبد اللہ بن زید آل محمود وزیر مذہبی امور قطر اور الشیخ عبد الرحمن بن سعدی کے نزدیک یاجوج وماجوج سے مراد روس، امریکہ، برطانیہ اور دیگر مغربی اقوام ہیں۔ (رسالہ "لا مہدی ینتظر" ص ۷-۹ مطبوعہ ریاست قطر)

دجّال

۱۔ (مولانا سید ابو الحسن ندوی صاحب) "دجال موجودہ مادہ پرستانہ اور کافرانہ تہذیب کی ...... وہ بلیغ تعبیر اور زندہ تصویر ہے جس میں اس کے نقطہ عروج کا نقشہ پیش کر دیا گیا ہے اور اس کے اہم مرکزوں اور حلقوں کی بہت واضح طور پر نشان دہی کر دی گئی ہے۔ یہ دراصل نبوت کے ان لافانی معجزوں میں سے ایک معجزہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جامع ومانع کلام کا ایک بہترین نمونہ ہے جس کے عجائبات وکمالات کبھی ختم نہیں ہوتے"۔ (معرکہ ایمان ومادیت ص ۴۰-۴۱ ناشر مجلس تحقیقات ونشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ)

۲۔ (مولانا سمیع الحق صاحب مدیر الحق اکوڑہ خٹک۔ سینیٹر) "...... پس روس کیمونزم یا کیپیٹل ازم کو اور کچھ عرصہ بعد دجال اور اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی لائی ہوئی یورپی تہذیب کو گلے لگائے تو ان میں سے ہر چیز کو سنت نبوی کا مقام حاصل ہو جائے گا۔ والعیاذ باللہ"۔

(اخبار نوائے وقت لاہور ۲۰ ستمبر ۱۹۸۷ء ص۳)

۳۔ (علامہ محمد صدر۔ ایران) "یورپ کا استعمار اور تہذیب جو اسلام کے مخالف ہے وہی دجال ہے"

(تاریخ الغیبۃ الکبریٰ ص۵۲۴ ناشر مکتبۃ الامام امیر المومنین علی العامہ۔ اصفہان)

۴۔ (جناب علی اکبر صاحب ریسرچ سکالر مقیم لندن) "دجال اور یاجوج وماجوج ایک ہی قوم ہیں۔ دو مختلف اغراض کے لئے ایک دنیا میں مذہبی فساد برپا کرے گا اور دوسری سیاسی اور فوجی طاقت سے فساد پھیلائے گی

(اسرائیل قرآنی پیشگوئیوں کی روشنی میں ص۳۴)

(دجال کا گدھا) یہ کسی گدھے کی جسمانی طاقت کا ذکر نہیں بلکہ ایک قوم کی مادی قوت کا ذکر ہے جس کے وسائل آمدورفت کاریں، گاڑیاں، ہوائی جہاز، وغیرہ طویل فاصلے گھنٹوں بلکہ منٹوں میں طے کر لیں گے۔ کانوں کی تیس گز لمبائی سے مراد جہاز کے پر ہیں جو ہلکے اور چمکیلے رنگ کے ہوتے ہیں اور ایک دن کا پیدل سفر صرف ایک قدم کے عرصے میں طے کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔ آجکل کے جیٹ جہازوں، راکٹوں اور خلائی جہازوں جو آسمان کی طرف ایک دم جست لگا کر بلند ہو جاتے ہیں، کی نہایت صحیح تصویر کشی ہے۔ ان اقوام کے لئے ہوائی سفر ایسے ہی آسان ہو چکا ہے جیسے ہوا کے لئے بادل کو اٹھا کر چلنا"۔

(ایضاً ص۳۱)

۵۔ (مولانا ابوالجمال مکرم صاحب عباسی چڑیا کوٹی) "ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ حدیثوں میں دجال سے کوئی فرد خاص مخصوص نہیں نہ یہ کوئی مذموم لفظ ہے بلکہ دجال سے دجال صفت لوگ مراد ہیں اور دجال کی جو صفت بیان کی گئی ہے، وہ بالکل اہل یورپ اور پادریوں پر صادق آتی ہے"

(حکمت بالغہ جلد دوم ص۱۳۲)

کسر صلیب

(مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور) "یعنی موجودہ دین نصرانیت کو باطل کریں گے"۔ (خلاصۃ المشکوٰۃ ص۴۳ ناشر انجمن خدام الدین لاہور محرم الحرام ۱۳۷۸ھ)

فوٹو گرافی

۱۔ (مولانا بلال احمد صاحب دیوانہ عباسی ہائی سکول مراد آباد) "فوٹو گرافی ایک ایسا آلہ ہے کہ اس کی مدد سے ہر قسم کا انسانی عکس لیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ کیوں صاحب یہ تو فرمایئے کہ شیشہ میں آپ غیر کے چہرے کا عکس دیکھیں تو جائز ہے اور اسی عکس یا ظل کو کسی طرح محفوظ کر لیا جائے تو یہ حرام ہو۔ بریں عقل و دانش بباید گریست"

("اہلحدیث" امرتسر ۸ مئی ۱۹۳۶ء ص۱۳)

۲۔ (مولانا عبید الرحمن صاحب رحمانی دربھنگوی پروفیسر جامعہ عربیہ دارالسلام عمر آباد) "فوٹو گراف کی تصویروں میں انسانی ہاتھ کو کچھ دخل نہیں ہوتا بلکہ خود اللہ تعالیٰ ان کو اپنے آفتاب کی روشنی سے بناتا ہے اور انسان ایک حیلہ کے ذریعہ ان کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے جیسا کہ ایک شخص اپنی تصویر آئینہ میں دیکھتا ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ آئینہ میں تو تصویر دیکھنی مباح ہو اور اگر اسی تصویر کو کسی حکمت کے ذریعہ باقی رکھ لیا جائے تو حرام ہو"۔

("اہلحدیث" امرتسر ۲۳ر اگست ۱۹۳۵ء)

۳۔ (مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی) میٹرک کے لئے تصویر کھنچوانے میں کوئی مضائقہ نہیں اس طرح میرے نزدیک پاسپورٹ تفتیش جرائم میں تحقیقات اور ضروریات جہاد اور ناگزیر تعلیمی اغراض کے لئے بھی فن تصویر کا استعمال درست ہے"۔

(رسائل ومسائل طبع اول ص۱۹۲ ناشر جماعت اسلامی پاکستان)

۴۔ (علامہ رحمت اللہ صاحب طارق ملتان) نے اپنی کتاب "تفسیر منسوخ القرآن" کے ص۷۰۸ میں قرآن، حدیث اور تاریخ اسلام کی رو سے تصویر کے جواز پر مفصل دلائل دیئے ہیں)

دنیوی عالم کا عکس

(مولانا نذیر الحق صاحب میرٹھی)

"عالم آخرت درحقیقت دنیوی عالم کا ایک عکس ہے جو کچھ دنیا میں روحانی طور پر ایمان کے نتائج اور کفر کے نتائج ظاہر ہوتے ہیں وہی عالم آخرت میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے . . . .

جو اس جہان میں اندھا ہے وہ اس جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ پس ہمیں ایک تمثیلی وجود سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ مثال ہمارے سامنے موجود ہے۔ روحانی امور عالم رویاء میں متمثل ہو کر نظر آتے ہیں اس پر ہمیں کوئی تعجب نہیں ہوتا تو جنت و دوزخ پر تعجب یا اعتراض کیوں"۔

(یاجوج وماجوج ص۹۴ ناشر فیروز سنز لاہور)

حدیث اور سنت

(مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی) "عام لوگوں میں غلط فہمی پیدا ہونے کا بڑا سبب یہ ہے کہ حدیث اور سنت کے فرق سے ناواقفیت ہے۔ سنت اس طریقے کو کہتے ہیں جسے حضور نے خود اختیار فرمایا اور امت میں اسے جاری کیا۔۔۔۔۔ اس کے برعکس حدیث سے مراد وہ روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے کیا کیا اور کس چیز کو کرنے کا حکم دیا۔ اس لحاظ سے حضور کی پوری زندگی کا طور طریقہ سنت ہے"۔

(اخبار "تسنیم" لاہور، ۱ر مئی ۱۹۵۵ء)

حکومت وقت کی اطاعت

۱۔ (مولانا ظفر علی خاں صاحب مدیر زمیندار) "ہمیں ہمارا پاک مذہب بادشاہ وقت کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ ہم کو سرکار انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں ہر قسم کی دینی و دنیوی برکتیں حاصل ہیں۔ ہم پر از روئے مذہب گورنمنٹ کی اطاعت فرض ہے"۔

("زمیندار" یکم نومبر ۱۹۱۲ء بحوالہ "ظفر علی کی گرفتاری" ص۱۲ از خان کابلی الافغانی ناشر ایعام لیگ اسلام گلی وسن پورہ لاہور۔ ۲۹ر مارچ ۱۹۳۷ء)

"مسلمانوں میں جہاں ہمدردی بنی نوع غیرت دینی، اخوت اسلامی، اتحاد ملی مودت قومی کی مقدس ترین خصوصیات زندہ ہو جائیں وہاں اپنے بادشاہ کی اطاعت، حکومت وقت کی جانثاری، سلطنت ابد مدت برطانیہ کے ساتھ محبت کے وہ ضروری اوصاف بھی بدرجہ اتم موجود ہو جائیں جن کے ارشاد کے بغیر ہندوستان کا مسلمان اطاعت اولی الامر کے الہامی ارشاد کے معیار پر پورا اترنے کے باعث کامل مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ (زمیندار ۹ر نومبر ۱۹۱۱ء بحوالہ ظفر علی کی گرفتاری ص۱۱)

"ہندوستان دارالسلام اور دارالاسلام ہے جہاں دھڑلے سے مسجدوں میں اذانیں دی جاتی ہیں۔ جہاں پادریوں کے پہلو بہ پہلو اسلامی مناد اور واعظ تبلیغ دین مبین کا فرض انجام دے رہے ہیں۔ جہاں پریس ایکٹ کے موجود ہونے پر لوگوں کو تحریر و تقریر کی وہ آزادی حاصل ہے جس نے ایک عالم کو متحیر بنا رکھا ہے جہاں تمام وہ اقتصادی و تمدنی و سیاسی برکتیں جو کسی آزاد قوم کو حاصل ہونی چاہئیں، امتثال آمیز حریت کے ساتھ انہیں حاصل ہیں۔ مسلمان ایسی جگہ ایک لحہ کے لئے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے۔ اس مذہبی آزادی اور امن وامان کی موجودگی میں اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں"۔ ("زمیندار" ۱۱ر نومبر ۱۹۱۴ء بحوالہ "ظفر علی خاں کی گرفتاری" ص۸)

۲۔ (علامہ سید علی الحائری مجتہد) "ہر شیعہ کو اس احسان کے عوض میں جو آزادی مذہب کی صورت میں انہیں حاصل ہے صمیم قلب سے برٹش حکومت کا رہین احسان اور شکر گزار رہنا چاہیئے اور اس کے لئے شرع بھی اس کو مانع نہیں ہے کیونکہ پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام نے نوشیرواں عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان فرمایا ہے"

(موعظہ "تحریف قرآن" ص۶۸ شیعہ ینگ مین سوسائٹی لاہور۔ اپریل ۲۳ ۱۹۲۳ء)

۳۔ (مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی) "اگر کسی ملک میں سیاسی اقتدار اعلیٰ کسی غیر مسلم جماعت کے ہاتھوں میں ہو لیکن مسلمان بھی بہر حال اس اقتدار میں شریک ہوں اور ان کے مذہبی و دینی شعائر کا احترام کیا جاتا ہو تو وہ ملک حضرت (عبدالعزیز) صاحب کے نزدیک بلاشبہ دارالاسلام ہوگا۔ اور از روئے شرع مسلمانوں کا فرض ہوگا کہ وہ اس ملک کو اپنا ملک سمجھ کر اس کے لئے ہر نوع کی خیر خواہی اور خیر اندیشی کا معاملہ کریں"۔

("نقش حیات" جلد دوم ص۱۱ مطبوعہ الجمعیۃ پریس دہلی)

۴۔ (مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی) "ہندوستان اس وقت بلاشبہ دارالحرب تھا جب انگریزی حکومت یہاں اسلامی حکومت کو مٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس وقت مسلمانوں کا فرض تھا کہ یا تو اسلامی سلطنت کی حفاظت میں جانیں لڑاتے یا اس میں ناکام ہونے کے بعد یہاں سے ہجرت کر جاتے لیکن جب وہ مغلوب ہو گئے انگریزی حکومت قائم ہو چکی اور مسلمانوں نے اپنے پرسنل لاء پر عمل کرنے کی آزادی کے ساتھ یہاں رہنا قبول کر لیا تو اب یہ ملک دارالحرب نہیں رہا"۔

("سود" ص۷۷ ناشر مکتبہ جماعت اسلامی۔ اچھرہ لاہور)

"ہندوستان کا نظام زندگی بالکل کافرانہ اور ظالمانہ ہے لیکن وہ شرائط یہاں ابھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پورے نہیں ہیں جن کے ماتحت اسلام نے جہاد بالسیف کی اجازت دی ہے۔ جہاد بالسیف کے لئے دو شرائط ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ وہ "با اختیار" امیر کی قیادت میں ہو کسی دوسرے نظام قاہر و مسلّط کے اندر رہتے ہوئے جہاں کسی با اختیار امیر کا وجود ناممکن ہے، قتال کرنا بدامنی اور فساد ہے جو جائز نہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال کا اعلان ہجرت کے بعد فرمایا دوسرے یہ کہ جو لوگ جہاد بالسیف کے لئے اٹھیں وہ خود شائبہ فساد و ظلم سے پاک ہو چکے ہوں۔۔۔۔ کوئی با اختیار امیر چونکہ ہندوستان میں موجود نہیں اس وجہ سے یہاں جہاد بالسیف روا نہیں۔"

(رسالہ "ترجمان القرآن" صفحہ ۱۸۲ رمضان و شوال ۱۳۶۴ھ - دارالاسلام جمال پور پٹھانکوٹ)

۵ - (مولانا محمد میر پوری صاحب انگلستان)

"برطانیہ کو دارالحرب کہنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کیونکہ یہاں اس وقت اکثر مسلم ملکوں سے بھی زیادہ امن و امان ہے اور لوگ اسی بناء پر یہاں سے ہجرت کرنے کے لئے تیار نظر نہیں آتے۔۔۔۔۔ کچھ عرصہ پہلے سعودی عرب کے علماء کی سپریم کونسل کے سامنے مغربی ملکوں کے دارالحرب ہونے کے بارے میں سوال پیش کیا گیا تھا جس کے جواب میں انہوں نے یہ لکھا تھا کہ کسی یورپی ملک کو دارالحرب قرار نہیں دیا جا سکتا۔"

(اخبار "جنگ" لندن جولائی ۱۹۸۷ء)

خیالی مسیح

(مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

"حقیقت یہ ہے کہ یہ (عیسائی) لوگ اس تاریخی مسیح کے قائل ہی نہیں ہیں جو عالم واقعہ میں ظاہر ہوا تھا بلکہ انہوں نے خود اپنے وہم و گمان سے ایک خیالی مسیح تصنیف کرکے اسے خدا بنا لیا ہے۔"

("تفہیم القرآن" جلد اول صفحہ ۴۲۱ حاشیہ ناشر مکتبہ انسانیت موچی دروازہ لاہور طبع نہم ۱۹۷۲ء)

احیاء موتیٰ

(اسلامی مشن لاہور) "انبیاء علیہم السلام دنیا میں انسانوں کو گناہوں سے پاک کرکے نیکی کی راہ پر ڈالتے آتے رہے اور ان کی غرض و غایت جسمانی مُردوں کی بجائے روحانی مُردوں کو زندہ کرنا تھی۔ اگر جسمانی مُردوں کو زندہ کرنا بھی انبیاءؑ کے دائرہ اختیار و کار میں ہوتا تو نہ تو ان کا کوئی عزیز فوت ہوتا اور نہ وہ خود فوت ہوتے اور یہی بات ہمیں انجیل سے معلوم ہوتی ہے ۔۔۔ اگر مسیح میں جسمانی مُردوں کو زندہ کرنے کی قدرت ہوتی تو وہ مُردے کو زندہ کر کے اپنے چہیتے شاگرد کے غم کو مسرت میں بدل دیتے۔" "آئینہ حقائق قرآن" صفحہ ۶۳-۶۴ ناشر اسلامی مشن سنت نگر لاہور)

تکلم فی المہد

(اسلامی مشن لاہور) "عربی محاورے میں مہد سے مراد نوعمر لڑکا ہے۔ گود کا بچہ نہیں۔ حدیث شریف میں ہے اطلبوا العلم من المهد الى اللحد پنگھوڑے سے لے کر لحد میں پہنچنے تک علم حاصل کرو۔"

(ایضاً صفحہ ۳۷)

خلق طیور

(اسلامی مشن لاہور) "اگر جناب مسیح نے مٹی سے کے پہلے پرندہ کی صورت بنائی اور پھر اسے چند قدم اڑا کر دکھایا تو آج انسان اپنے ہاتھ سے وزنی مشینیں بحری و فضائی جہاز، خلائی سیارے، ریڈیو ٹیلی ویژن وغیرہ بناتا ہے پھر ان میں گیس، بھاپ، بجلی یا ایٹمی توانائی بھر کر اسے حرکت میں لے آتا ہے اور آج ہم اس کی تخلیقات کی بدولت ایک طرف دنیا بھر میں اڑتے پھرتے ہیں۔ فضائی لہروں کی مدد سے ہزاروں میلوں سے خبریں سنتے اور تصاویر دیکھتے ہیں تو دوسری طرف انسان خلاؤں سے گزرتا ہوا چاند پر نقش پا چھوڑ آیا ہے اور یہ سب کچھ اذن اللہ سے ہو رہا ہے۔۔۔ مسیح کا مٹی کے پرندے میں یا کسی موجود کی کسی تخلیق میں پھونک مارنا مراد نہیں بلکہ مراد محض بنا کر چلانا ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۷۱)

اندھوں کو بینائی اور بہروں کو شنوائی عطا کرنا

(اسلامی مشن لاہور) "آج تو میڈیکل سائنس نے اس قدر ترقی کر لی ہے کہ دلوں، پھیپھڑوں اور دیگر اعضا کو تبدیل کرنے لگے ہیں گویا کہ حیات نو بخش دیتے ہیں۔ اندھوں کو اپریشن کے ذریعہ بینا بنا دیا جاتا ہے اور جس سرعت سے طبی دنیا ترقی کر رہی ہے اگر خود جناب مسیح دنیا میں تشریف لائیں تو حیرت زدہ رہ جائیں۔"

(ایضاً صفحہ ۷۶، ۷۷)

زندہ نبی

(اسلامی مشن لاہور) "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ جاوید ہیں۔ کروڑوں مسلمان جب آپ کا مبارک نام سنتے یا لیتے ہیں تو ان کی گردنیں فرط احترام سے جھک جاتی اور لب پر درود و سلام جاری ہو جاتا ہے۔ آپ کا نام دن میں پانچ بار خدا کے نام کے ساتھ روئے زمین پر اذانوں میں بلند کیا جاتا ہے۔ آپ کا قرآن واحد کتاب ہے جو سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے ۔۔۔۔۔۔ دنیا میں حیات ابدی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے جن کے روحانی انوار سے لاکھوں انسان اب بھی حیات ابدی حاصل کر رہے ہیں اللھم صل علی سیدنا محمد و بارک و سلم علیہ۔"

(ایضاً صفحہ ۶۸)

آسمان پر جانے کا ذکر

(مولانا حافظ ابوالفرح محمد عبدالحمید صاحب پانی پتی) "باری تعالیٰ عز حکمۃ نے حضرت مسیح کو اس جگہ سے بجوہر عنصری اپنی طرف کھینچ لیا، اٹھا لیا" بلا لیا نہ یہ کہ آسمان کی طرف اڑا لیا جیسا کہ نادان آریے نے سمجھا۔ اگر کوئی مدعی غیرت دار قرآن کے الفاظ سے یہ امر ثابت کر دے کہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا نے آسمان پر اٹھا لیا تو ہم اس کو بیس روپیہ دینے کا اعلان کرتے ہیں۔" (ترک اسلام بجواب ترک اسلام" صفحہ ۱۹۳ مطبع ہمدرد اسلام آگرہ نومبر ۱۹۰۳ء)

(اسلامی مشن لاہور) "قرآن میں کہیں نہیں لکھا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے اور پھر بنی آدم کی ہدایت اور رہبری کے لئے نازل ہوگا۔ اگر ہے تو قرآن حکیم کی وہ آیت پیش کریں جس میں مسیح کے کسی آسمان پر ہونے کا ذکر ہے یا یہ لکھا ہے کہ آپ دنیا کی ہدایت کے لئے دوبارہ آئیں گے۔" (آئینہ حقائق قرآن صفحہ ۹۵)

(عرب دنیا کے ممتاز عالم دین علامہ عبدالکریم الخطیب) "قرآن مجید میں مسیح کی دوبارہ آمد کا کوئی ذکر نہیں۔ مسیح کے متعلق اکثر روایات علماء اہل کتاب نے اسلام میں داخل کی ہیں۔"

("المسیح فی القرآن" صفحہ ۵۳۸ - صفحہ ۵۳۹ ناشر دار الکتب الحدیثہ شارع جمہوریہ طبع اول ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء)

یہ عقیدہ مسیحی عقیدہ

(مولانا ابوالکلام صاحب آزاد) "بلاشبہ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ عقیدہ اپنی نوعیت میں ہر اعتبار سے ایک مسیحی عقیدہ ہے اور اسلامی شکل و لباس میں نمودار ہوا۔"

("نقش آزاد" صفحہ ۱۰۲ ناشر کتاب منزل لاہور طبع دوم جولائی ۱۹۵۹ء)

بائبل کا امریکی ایڈیشن

(پادری عنایت مسیح صاحب) "بائبل مقدس کے امریکی ایڈیشن سے "حذف شدہ" آیات پر غور کرنے سے ایک حقیقت واضح ہے کہ آر۔ ایس وی کے مترجمین کے سامنے ایک ہی منصوبہ تھا تھا کہ جہاں تک ہو سکے کلام مقدس میں سے وہ تمام آیات حذف کر دی جائیں جن سے خداوند یسوع مسیح کا تجسم، الوہیت، کفارہ مُردوں میں سے زندہ ہونا اور آسمان پر صعود فرمانا ثابت ہوتا ہے تاکہ خداوند یسوع مسیح کی دوبارہ آمد مشکوک ہو جائے اور خداوند کو وہی حیثیت حاصل رہے جو دوسرے انبیاء کو حاصل ہے اور انہوں نے اس طرح خداوند مسیح کی الوہیت اور پاکیزگی اور فوق البشر ہونے کا انکار کیا ہے اور یہ ایک ایسی مذموم جسارت ہے کہ اس کی موجودگی میں مسیحیت کی ساری عمارت دھڑام سے گر جاتی ہے۔"

(رسالہ "کلام حق" گوجرانوالہ اپریل ۱۹۷۸ء صفحہ ۷)

گنبد خضریٰ

(اردو ماہنامہ "رابطہ" کراچی) "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ دفن کیا گیا جہاں حضور کی وفات ہوئی تھی۔ یہ جگہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کمرہ تھا۔ بعد میں اس جگہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر فاروق رضؓ کو بھی ان کی وفات کے بعد دفن کیا گیا اور اب صورت یہ ہے کہ اس جگہ کسی اور قبر کی گنجائش نہیں۔"

(شمارہ ۸ فروری ۱۹۸۷ء صفحہ ۵)

مقبرہ خانیار

(علامہ رشید رضا مصری) "حضرت مسیحؑ کا ہندوستان میں ہجرت کرنا اور سرینگر میں وفات پانا عقل و نقل سے بعید نہیں۔"

(تفسیر المنار جلد ۶ صفحہ ۴۳ ناشر دار المعرفہ بیروت)

(الاستاذ عباس محمود العقاد)

(حیاۃ المسیح فی التاریخ و کشوف العصر الحدیث" صفحہ ۲۵۵، ۲۵۶ ناشر دار الکتاب العربی۔ بیروت ۱۹۶۹ء)

اس سلسلہ میں تاریخی خبروں میں سے ایک ایسی اہم خبر ہے جس کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ خبر بہت ہی قابل غور ہے اور اس خبر کا تعلق اس قبر سے ہے جو کشمیر کے دار الخلافہ (سرینگر) محلہ خانیار میں واقع ہے اور اس جگہ اس قبر کو قبر نبی یا قبر عیسیٰ کے نام سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

تمام احباب جماعت کی خدمت میں صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر مبارک باد

دیدہ زیب ڈیزائنوں میں ہر رنگ کی چوڑیاں دستیاب ہیں

حیدرآبادی فینسی چوڑیوں کا مرکز

• سادہ چوڑی • پارے والی چوڑی • پلاسٹک چوڑی • سلور چوڑی
• سٹیل چوڑی • گولڈن چوڑی • سلور کڑے • گولڈن کڑے • پلاسٹک کڑے • کانچ کے کڑے اور
• کانچ کے چھلّے بھی دستیاب ہیں علاوہ از چوڑی سیٹ بھی دستیاب ہیں۔

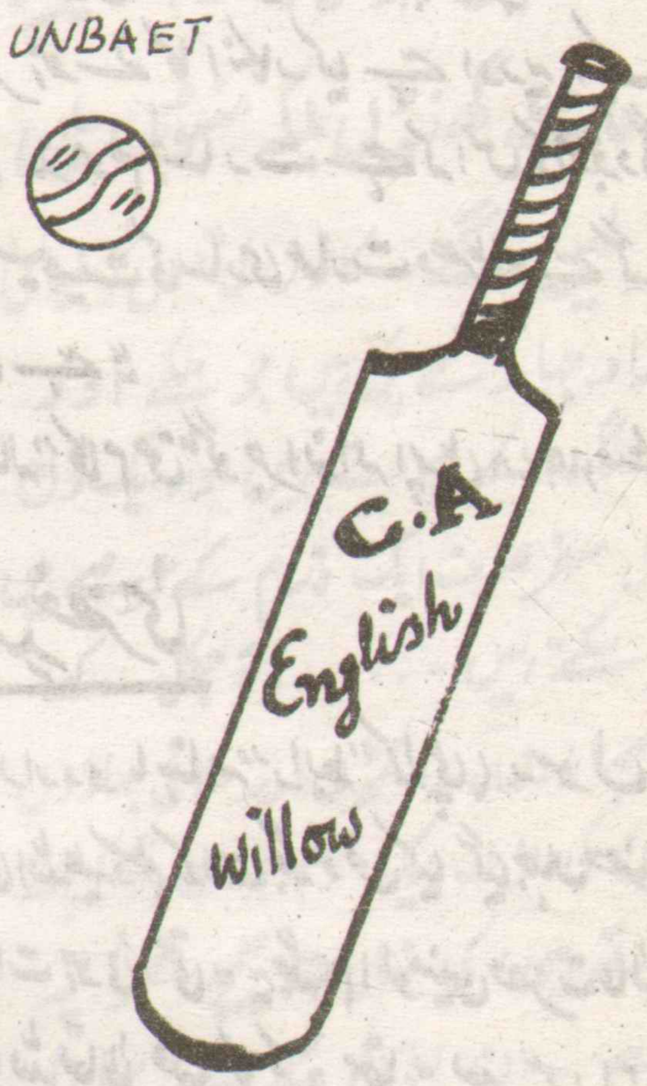

کھیلوں کے سامان کا مرکز

شاھد شاپنگ سنٹر

افضل مارکیٹ
گولبازار
ربوہ

(دوکان گلی کے اندر ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسوم کیا جاتا ہے۔ "تاریخ الاعظمی" کی کتاب جو دو سو سال قبل مدون ہوئی تھی اس میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ قبر اس نبی کی ہے جس کا نام عوس آساف (یوز آسف) تھا باشندگان کشمیر اپنے آباؤ اجداد سے بیان کرتے آرہے ہیں کہ یہ نبی اس علاقہ میں دو ہزار سال پہلے آئے تھے۔

(غریب القرآن فی لغات القرآن" ص۱۲۶ ناشر قانونی کتب خانہ کچہری روڈ لاہور)

(علامہ زین الدین رہنما، در بموجب آں مسیح
پس از آنکہ رنج فراوانی از یہود کشید۔
در پیش گرفت و برائے قبائل اسرائیلی کہ بکشمیر و مشرق افغانستان کوچ کردہ بودند موعظہ ها کرد"

ترجمہ۔ اس کی رو سے مسیحؑ نے یہود کے ہاتھوں بے حد تکالیف برداشت کرنے کے بعد مشرق کی راہ لی اور ان اسرائیلی قبائل کو جو کشمیر اور مشرقی افغانستان کی جانب کوچ کر گئے تھے وعظ و تلقین فرماتے رہے

موت میں اشتباہ

(مولانا ابوالکلام صاحب آزاد) ترجمہ۔

" نیز ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو جو خدا کے رسول ہونے کا دعویٰ کرتے تھے (سولی پہ چڑھا کر) قتل کر ڈالا حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ نہ تو انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی پہ چڑھا کر ہلاک کیا بلکہ حقیقت ان پر مشتبہ ہو گئی (یعنی صورت حال ایسی ہو گئی کہ انہوں نے سمجھا ہم نے مسیح کو مصلوب کر دیا حالانکہ نہیں کر سکے تھے)۔

تفسیر:۔ "آیت میں جس اشتباہ کا ذکر ہے ...... اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت مسیح کی موت مشتبہ ہو گئی ... زندہ تھے مگر انہیں مردہ سمجھ لیا"۔

(ترجمان القرآن جلد اول ص۴۷۵ ناشر شیخ مبارک علی تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور ۱۹۳۱ء)

رفع الی اللہ

(مولانا عبیداللہ صاحب سندھی) "مفسرین نے ایک قصہ بنا دیا اور مسلمان اس پر ایمان لائے کہ مسیح رفع کر لیا گیا اور اس کا ایک حواری اس کی صورت بن گیا ..... بل رفعہ اللہ الیہ یہ کلمہ قرآن میں ایک بار مستعمل نہیں ہوا بلکہ اس کلمہ کی بہت سی مثالیں اور نظائر ہیں جسے اجتماعیت میں مقام عالی حاصل ہو تو قرآن اسے رفع کے ساتھ موصوف کرتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ نے مسیح کا درجہ بلند کیا ...... ہمیں یہ ضرورت نہیں کہ قرآن کی تفسیر میں اس کے رفع جسمانی کے قائل ہوں اہل متکلمین ہماری مخالفت کرتے ہیں تو یہ اختلاف آج کا نہیں بلکہ شروع اسلام میں چلا آرہا ہے۔ وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ نسفی نے بہ کی ضمیر کا مرجع اللہ یا محمد کی طرف کیا ہے اور دوسری ہ ضمیر کا مرجع کتابی کی طرف کیا ہے .... ہمارا اس آیت کے متعلق خاص مطالعہ ہے کہ یہود مدینہ کے ان سائلین میں ایسا کوئی نہ رہے گا۔ جو موت سے پہلے نبی پر ایمان نہ لائے"

(الہام الرحمن فی تفسیر القرآن" ص۳۹۶-۳۹۷ ناشر ادارہ بیت الحکمہ کبیر والا ملتان)

اگر کوئی صاحب بصیرت پچھلی صدیوں کے نظریات اور ان جدید رجحانات کا تقابلی مطالعہ کرے تو وہ یقین اور معرفت سے لبریز ہو کر پکار اٹھے گا کہ واقعی ایک نئی زمین اور نیا آسمان افق عالم پر نمودار ہو چکا ہے

ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس (رجسٹرڈ)
فون: ۴۳۱۳۴
جدید نت نئی ورائٹی کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
صدر بازار۔ اوکاڑہ

ہر قسم کی پٹرول گاڑیوں۔ نیز
• ٹویوٹا ہائی ایس و ہائی ایکس
• اور کوسٹر گاڑیوں کی
جنرل اوورہالنگ کا با اعتماد اور تسلی بخش انتظام ہے
انتہائی تجربہ کار عملہ ٭ بہترین سروس
نیز پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کے لیے تشریف لائیں
رشید موٹرز ورکشاپ
رسول روڈ نزد نگینہ سینما منڈی بہاؤالدین
فون: ۲۴۶۹ پی پی
پروپرائیٹر: عبدالرشید

ہر قسم کے پھول اور پھل دار پودوں کا وسیع مرکز
گرین ہومز نرسری فارم
GREEN Homes
شاہ تاج شوگر ملز روڈ نزد کندھاں والا منڈی بہاؤالدین
پروپرائٹر: عبدالمجید عرف کاکا

عارضی لائٹ کا مرکز
○ لوڈشیڈنگ میں جنریٹر کا انتظام
• پارٹی ڈیکوریٹر
○ گرمیوں میں کرائے پر پنکھے نیز کولر اور پنکھوں کا ہر قسم کا سامان دستیاب ہے
لائٹنگ کا سٹال: نیشنل لائٹ شاپ
نزد بیت المہدی گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: خلیل الرحمان

مسواک کا نعم البدل
مسواک پاؤڈر اب دانت نکلوانے کی ضرورت نہیں
فون ۹۰۵
نصرت دواخانہ کمیٹی مارکیٹ ربوہ

ہومیو ڈاکٹر
بشیر احمد
ڈی ایچ۔ ایم ایس۔ آر۔ ایچ۔ ایم۔ پی
ہر قسم کی پیچیدہ اور دیرینہ امراض کیلئے
بٹالہ کالونی فیصل آباد
فون رہائش ۴۷۶۶۲

راحتِ جان
تجیز معدہ کی مجرب دوا
قیمت ۔/۱۴

شربت صدر
نزلہ و زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت ۔/۶

تریاق معدہ
خرابیٔ ہاضمہ کا موثر علاج
قیمت ۔/۱۴

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت ۔/۱۵

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت ۔/۵

اکسیر پائیوریا
خون اور پیپ کو روکتا ہے قیمت ۔/۱۰

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس ۶۰
فون: ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ مارچ سنہ ۱۹۸۹ء سے اوقاتِ کار
(اوقاتِ کار سے متعلق پہلا اعلان منسوخ سمجھا جائے) سوائے جمعہ و ہفتہ کے باقی ایام میں صبح ۱۰ بجے تا ۱/۲ ۱۲ بجے دوپہر اور شام ۱/۲ ۵ بجے تا ۱/۲ ۸ بجے شب۔ ہر جمعہ کو صرف ۱/۲ ۹ صبح تا ۱/۲ ۱۲ دوپہر۔ شام کو دواخانہ بند ہوگا۔ ہر ہفتہ کے دن صبح دواخانہ بند رہا کریگا۔ اور شام کو ۱/۲ ۵ تا ۱/۲ ۸ کھلا رہے گا۔
ایچ ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

کامیابیوں اور کامرانیوں کے سو سال پورے ہونے پر مبارکباد

میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
فون پی پی ۳۷۸۹
سی بلاک۔ چوڑی گلی دلبارے والا چوک اوکاڑہ
یہاں پر ہر قسم کے سونے چاندی کے زیورات آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
پروپرائیٹر: میاں غلام قادر

خوشخبری
ہمارے ہاں سکول کی کتابیں، کاپیاں، سامان سٹیشنری دستیاب ہیں۔ نیز جلدوں کا سامان بازار سے بارعایت خریدیں
خوبصورت اور پائیدار جلدیں
بنوائیں۔ زیادہ کام کروانے پر خصوصی رعایت
ادریس برادرز کالج روڈ نزد ٹی آئی ہائی سکول ربوہ

کس طرح تیرا کروں میں ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشنِ تشکر کے مبارک موقع پر عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام احباب کی خدمت میں بہت بہت مبارک باد
عرصہ ۵ سال سے آپ کی خدمت میں کوشاں
علی گارمنٹس ربوہ
انارکلی مارکیٹ گولبازار
ہر قسم کے خواتین، مردوں اور بچوں کے دیدہ زیب ملبوسات کی خریداری کے لیے تشریف لائیں

وٹرنری ڈاکٹرز اور امور حیوانات کے ماہرین
جدید وٹرنری میڈیسنز مثلاً اکسیر اپھارہ، اکسیر منہ کھر، اکسیر سرکن، اکسیر دودھ اکسیر واہ، تریاقِ زہرباد اور اکسیر گلٹی پستان وغیرہ پر مشتمل لٹریچر، سیمپلز اور معلومات کیلئے مطلع فرمائیں۔ ہمارا نمائندہ خود حاضر ہو کر تفصیلات فراہم کریگا یا بذریعہ ڈاک بھجوائی جائیں گی۔
کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز: ۱۷۷ کلینک: ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

خوبصورت اور جدید زیورات کا مرکز
دُلہن کا سنگھار
ہمارے زیورات
طاہر جیولرز
19- شادمان مین مارکیٹ لاہور
فون، 412471

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفوس میں برکت کا خدائی وعدہ

اور

اسکے پورا ہونے کا درخشندہ ثبوت

محترم چوہدری محمد شریف صاحب

هدایت ربانی کے ماتحت ۱۸۸۶ء کے ابتداء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ اعلی اللہ شانہ' وَاَنَارَ بُرْهَانَهٗ چالیس دن تک اعتکاف و مجاہدہ کے لئے قادیان سے جانب مشرق ہوشیارپور شہر میں تشریف لے گئے۔ اس اعتکاف میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی بشارتیں دیں۔ ان میں سے آپ نے ایک بشارت بعد فراغت از مجاہدہ ایام قیام ہوشیار پور میں بتاریخ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء لکھ کر اشاعت کے لئے اخبار ریاض ہند امرتسر کو بھیج دی اور یہ بشارت مع دعوٰی یکم مارچ ۱۸۸۶ء کے ریاض ہند میں شائع ہو گئی۔

ان بشارتوں میں جہاں پہلے آپ کو ایک عظیم الشان بیٹے کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ وہاں آپ کو یہ بھی بشارت دی کہ

"میں تیرے خالص اور دلی
محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا
اور ان کے نفوس و اموال میں
برکت دوں گا اور ان میں
کثرت بخشوں گا۔"

(ص۱۰۲ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل)

میں اس مقالہ میں اس کے صرف ایک حصہ "ان کے نفوس میں برکت دوں گا" پر نہایت اختصار سے روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

جس وقت یہ وعدہ شائع کیا گیا (یکم مارچ ۱۸۸۶ء) اس وقت آپکے دلی محب چند ایک جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں' موجود تھے جو براہین احمدیہ کی اشاعت کے زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپکے جدّی خاندان میں آپ کو کوئی اہمیت حاصل نہ تھی اور آپ کے حقیقی عم زاد بھائیوں بہنوں میں سے بھی کوئی آپ کا ہم خیال و مددگار نہ تھا بلکہ ان میں سے کسی کو آپ کی پرواہ بھی نہ تھی اور ان کی نظروں میں آپ کی کوئی قیمت نہ تھی اور آپ کے دعویٰ کی اشاعت کے بعد تو وہ سب ہی آپ کے خلاف صف آراء اور آپ کو نیست و نابود کر کے رکھ دینے کے درپے ہو گئے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یبداء منک و ینقطع اباءک کی اطلاع دے دی گئی۔ اور ان کی صف لپیٹ دی گئی۔

اس بشارت کے بعد آپ کے دلی محبوں کا گروہ بڑھنے لگا اور آپ ساتھ ساتھ ان کا ذکر اپنی کتب و اشتہارات میں فرماتے رہے۔ اور اس بشارت کے دس سال بعد ۱۸۹۶ء میں آپ نے اپنی کتاب انجام آتھم میں اپنے تین سو تیرہ دلی محبوں کی نام بنام و مقام فہرست شائع کر دی! اس کے بعد آپ کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نشانات کثرت سے ظاہر ہوئے اور یہ تعداد آپ کی زندگی کے آخری ایام میں چار پانچ لاکھ تک پہنچ گئی۔ آپ کے یہ دلی محب ہندوستان کے ہر علاقہ، افغانستان، خلیج فارس، عرب، شام، عراق، مصر، فارس، ترکی، مشرقی افریقہ و امریکہ و آسٹریلیا میں موجود تھے۔

یہ تو قدرت اولیٰ کا دور تھا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مئی ۱۹۰۸ء میں قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا، تو وہ بیج جو آپ کے ہاتھ سے بویا گیا تھا، وہ اپنی پوری شان و شوکت سے بڑھنے لگا اور پھول لاتے اور پھل دینے لگا اور اس صدی کے آخر تک اللہ تعالیٰ نے آپ کے دلی محبوں اور ان کے نفوس میں اس قدر برکت دی ہے کہ آپ کے دلی محب معلوم اور متمدن دنیا کے ایک سو سترہ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ایشیا و یورپ کے ممالک میں بھی پھیلے ہوئے ہیں اور امریکہ کے شمال سے لیکر جنوب تک اور مشرق سے لے کر اس کے مغربی کناروں تک آپ کے دلی محبوں کی جماعتیں قائم ہیں۔ اور آسٹریلیا میں بھی آپ کے دلی محب آپ کے لائے ہوئے نور کی تخم ریزی کر رہے ہیں۔ اور جزائر جاپان، انڈونیشیا، فجی و ماریشس وغیرہ میں بھی کثرت سے آپ کے دلی محب موجود ہیں اور روز بروز اللہ تعالیٰ ان کے نفوس میں برکت دے رہا ہے اور براعظم افریقہ کے مغرب و مشرق، وسط و جنوب میں بھی یہ نفوس ہزاروں کی تعداد میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ہر طرف سے خوشخبریوں پر خوشخبریاں آرہی ہیں!

نفوس میں برکت دینے سے مراد عدد یعنی گنتی بھی ہو سکتی ہے کہ ایک سے دو، دو سے چار، چار سے آٹھ۔ آٹھ سے سولہ۔ اور یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ نفس کی جو صفات خاصہ ہیں یعنی علم و معرفت، ہنر و خدمت میں ترقیات، جو نفس انسانی کی خاصیات ہیں۔ ان میں کثرت یعنی آپ کے دلی محبت رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان میں سے بھی خصوصیت کے حامل ہونگے، دیگر عام لوگ ان کا اس میدان میں مقابلہ نہیں کر سکیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود انہیں اپنی طرف سے یہ خصوصیات عطا فرمانے کا فیصلہ فرما دیا ہے!

پس اگر اس لحاظ سے دیکھیں تو آپکے دلی محبوں کے گروہ اور ان کے نفوس میں برکت کے لحاظ سے اظہر من الشمس ہے اور آپ کے مخالفوں کا سارا زور اس بات پر ہوتا ہے کہ آپ کا کوئی دلی محب اعلیٰ دنیاوی مرتبہ حاصل نہ کر سکے۔ لیکن انہیں یہ بصیرت حاصل نہیں کہ خالق ارواح (اللہ تعالیٰ) ہی اپنی عنایت سے جسے چاہتا ہے، اپنے لئے خاص کر لیتا ہے اور ترقی و تنزل اسی ذات پاک کے ہاتھ میں ہے، پس جسے وہ خداوند پاک اپنی رحمت اور فضل سے نوازے، صاحبزادہ سید عبداللطیف ہو یا نعمت اللہ خان، سر محمد ظفر اللہ خان یا صاحبزادہ میرزا مظفر احمد، سر الیف ایم سنگھاٹے ہو یا پروفیسر عبدالسلام جنرل ملک اختر حسین ہو یا جنرل ملک عبدالعلی یا ایئر مارشل ظفر چوہدری، ان کی ترقیات میں کوئی انسان روک نہیں بن سکتا۔ خدا تعالیٰ کے خاص بندے ترقیات الٰہیہ سے حصہ وافر پاتے رہیں گے اور حاسد و معاند اپنے حسد و عداوت کی آگ میں جلتے رہیں گے اور ان کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ نہ پہلے کبھی خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ناکام و نامراد ہوئے نہ اس زمانہ میں سنت اللہ تبدیل ہو گی ؎

کبھی کو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
کبھی کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار

اگر نفوس میں عدد کے لحاظ سے برکت دینا مراد لیا جائے، تو یہ نظارہ بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دلی محبوں میں اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر سات دلی محبوں کا ذکر کرتا ہوں:

صد سالہ
جشن تشکر کے مبارک اور عہد آفرین موقعہ پر
احباب جماعت کی خدمت میں دلی مبارکباد

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
فون ۳۴۱۳۴
کنٹرول ریٹ پر ــــ اور ــــ بارعائت

بہتر تشخیص • مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار
فیصل آباد

صد سالہ جشنِ تشکر مبارک ہو
مبارک احمد خان کریانہ سٹور
آف نوشہرہ
دارالنصر غربی ربوہ فون ۹۲۵

گردہ مثانہ کی پتھری
KIDNEY STONE COURSE
ڈراپس اور ٹیبلٹس وغیرہ پر مشتمل ۴۰ روزہ کورس قیمت ۱۵۰/- علاوہ ڈاک خرچ
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون سیلز ۷۷۱ | کلینک ۶۰۶ | رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

ہر گھر کی پسند
نعمت سویاں
تیار کردہ: نعمت کرامت گول صابن والا فیصل آباد
فون پی۔پی۔ ۲۳۲۵۸

احباب جماعت کو صد سالہ جشنِ تشکر مبارک
منجانب
یونائیٹڈ آپٹیکل کمپنی
ٹرنک بازار سیالکوٹ
• نظر کا معائنہ • امپورٹڈ گلاسز
• جدید ڈیزائن و دلکش فریموں کا مرکز

ڈیلسنٹ شوز
مردانہ۔ زنانہ و بچوں کے لیے
فون: ۲۳۹۰
صدر بازار۔ اوکاڑہ
جدید فیشن کے جوتے خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

ہم اپنے تمام کرم فرماؤں کی خدمت میں صد سالہ جشنِ تشکر کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
انصاف واچ ہاؤس
ہر قسم کی نئی گھڑیاں، وال کلاک کوارٹز ٹائم پیس ڈیجیٹل کیلکولیٹر کوارٹز گھڑیاں خوبصورت ڈیزائن معیاری اور گارنٹی شدہ خریدنے کیلئے۔ • نیز جدید ترین آلات کے ساتھ گھڑیوں کی معیاری اور گارنٹی شدہ مرمت کے لیے ہمارے ہاں تشریف لائیں
انصاف واچ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: چوہدری نعیم احمد ندیم

علاج حیوانات
جانوروں خصوصاً گائے، بھینس کے تھنوں کے امراض ناڑ، گلٹی، منہ سڑی اور سوزشِ حیوانہ کا بنیادی سبب زہر باد ہے۔ اس کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض کے علاج کا تفصیلی لٹریچر
پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
النور الیکٹرو میڈیکا 603/A
پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد
فون نمبر 44384

فون ۹۰۵
۱۹۵۶ء سے آپ کا آزمودہ
ہاضموں امراض معدہ کی دوا
نصرت دواخانہ
کمیٹی مارکیٹ ربوہ

روڈ رولر
ہر قسم کی ہیوی مشینری کی مرمت نیز
• روڈ رولر • ویل لوڈر • ایکسیویٹر اور • فورک لفٹر کرایہ پر دستیاب ہیں
سلیم آٹوز
جی ٹی روڈ ٹیکسلا
فون ۲۹۶۶-۵۹۶۔

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور امراض اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کیلئے امید و مسرت کا
پیغام

دواخانہ پیر اینڈ سنز سیالکوٹ
بازار پنساریاں فون: ۸۳۰۰۹

افتخار الاطباء
حکیم پیر سید شفیق احمد بخاری
آر ایم پی درجہ اول
خلف الرشید
سراج الاطباء حکیم سید پیر احمد شاہ بخاری

(۱) حضرت سید میر ناصر نواب صاحب اپنے خاندان میں سے اکیلے ہی غدر کے ایام میں بچے تھے۔ بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ سے پہلے آپ کے گھر میں بارہ سے زیادہ بچے پیدا ہوئے۔ جن میں سے صرف ایک لڑکی اور ایک لڑکے نے عمر پائی اور دوسرا لڑکا ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوا۔ گویا حضرت میر ناصر نواب صاحب دہلوی کا خاندان ایک میاں، بیوی اور تین بچوں پر مشتمل تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر نسل در نسل عطا فرمائی ہے جن کا یہاں نام بنام ذکر کرنا ممکن ہی نہیں

(۲) حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب بھیروی کے گھر میں اولاد تو ہوتی تھی مگر بچتی نہیں تھی۔ دشمنوں کے طعنہ دینے پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دعا سے آپ کو نہ صرف عبدالحی ملا بلکہ اس کے بعد امۃ الحی۔ عبدالسلام عبدالوہاب عبدالمنان اور عبداللہ بھی ملے اور اب آپ کی اولاد میں سے بعض امریکہ تک بھی پہنچے ہوئے ہیں۔

(۳) حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو بھی اس وعدہ سے کثرت سے حصہ ملا۔ آپ نوابی محلات چھوڑ کر درویش بن گئے اور قادیان میں آکر اپنا ڈیرہ لگا لیا اور حضرت بانی سلسلہ کے قدموں میں دارالمسیح کے پاس اپنا مکان بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپکے گھر کو بھی اپنی برکتوں سے بھر دیا اور اس قدر اولاد اور دنیاوی نعمتوں سے نوازا کہ ان کے نوابی جدی خاندان میں سے کوئی نواب زادہ ان کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

(۴) حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی بھی آپ کے ابتدائی دلی محبوں اور درویشوں میں سے تھے۔ آپ کی اولاد میں سے آپ کے عزیز لخت جگر شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ ابتدائے شباب سے اب تک خدمت احمدیت میں ہمہ تن فدا ہیں۔ وقف جدید انجمن احمدیہ کے پریذیڈنٹ بھی ہیں اور امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد بھی ہیں اور جماعت میں قابل رشک مقام رکھتے ہیں۔ فارسی و اردو کے مسلمہ شاعر اور اردو کے مسلمہ ادیب اور علمی لحاظ سے ساری علمی دنیا میں مشہور ہیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اعجازی نظریہ "عربی زبان ام الالسنہ (تمام زبانوں کی ماں ہے)" کا مکمل ثبوت دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے اور آپ کے والد صاحب کی ساری اولاد اور دیگر خاندان بھی نفوس میں اکثریت کا مصداق ہیں۔

(۵) حضرت قاضی ضیاءالدین صاحب بھی آپ کے ابتدائی دور کے دلی محبوں میں سے تھے۔ حضرت اقدس نے آپ اور آپ کے اہل و عیال کو اپنے دلی محبوں میں درج فرمایا ہے آپ صحیح معنوں میں درویش تھے اور آپ کی دلی محبت نے یہ رنگ دکھلایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی ذریت میں کثرت بخشی۔ یہاں تک کہ اب اس کے افراد پاکستان کے علاوہ یورپ اور امریکہ میں بھی موجود ہیں۔ آپ کے بڑے فرزند قاضی عبدالرحیم صاحب صدر انجمن احمدیہ کے افسر تعمیرات تھے اور دوسرے فرزند قاضی محمد عبداللہ صاحب، بی۔ اے، بی ٹی احمدیہ مشن انگلستان کے دوسرے انچارج تھے، بعدہٗ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر، پھر ناظر ضیافت صدر انجمن احمدیہ اور آپ کے پوتے (ہمارے ایک استاد) قاضی عبدالسلام بھٹی کو اللہ تعالیٰ نے مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی خاص خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔

(۶) حضرت مولوی وزیرالدین صاحب، جن کا نام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے رفقاء کی فہرست (مندرجہ انجام آتھم) میں چودھویں نمبر پر درج فرمایا ہے۔ آپ کے ابتدائی دلی محبوں میں سے تھے الحکم میں "پاک شاعری" کے عنوان سے ان کے فارسی اور اردو کے قصائد شائع شدہ ہیں۔ آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس زمرہ میں شامل فرمایا ہے اور آپ کے خاندان کے نفوس میں بھی اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر برکت بخشی ہے۔

آپ کے سب سے بڑے پوتے (محمد علیم الدین صاحب ایم اے ایل ایل بی۔ اسلام آباد) جائنٹ سیکرٹری (فنانس) حکومت پاکستان سے ریٹائر ہوئے اور U.N.O کی طرف سے سیرالیون۔ نائیجیریا (مغربی افریقہ) اور مڈل ایسٹ میں بھی بطور فنانس ایڈوائزر خدمات سرانجام دیں اور اب خدمت جماعت میں مصروف ہیں اور نائب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد ہیں اور ہمارے موجودہ ایڈیٹر صاحب الفضل برادرم مکرم مولوی نور محمد نسیم سیفی صاحب بھی اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کے ایک برادر زادہ کے فرزند ارجمند ہیں یعنی پوتے اور یہ خاکسار راقم الحروف اور برادرم چوہدری محمد صدیق صاحب فاضل انچارج خلافت لائبریری ربوہ آپ کے نواسوں میں سے ہیں۔ اور آپ کے خاندان کے افراد اس وقت نہ صرف پاکستان و ہندوستان میں ہیں۔ بلکہ امریکہ اور یورپ میں بھی بس رہے ہیں۔

(۷) حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری، بی اے (سابق مہر سنگھ) بھی ابتدائے نوجوانی میں آپ کے دلی محب بنے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جماعت احمدیہ کی علمی اور تدریسی خدمات کی توفیق عنایت فرمائی۔ بہت سی کتابوں کے مصنف تھے اپنے رشتہ داروں اور سکھوں کو دین حق قبول کرنے) کی دعوت دینا ان کی روح کی غذا تھی انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے کثیر اولاد عطا فرمائی۔ آپ کے ایک عزیز فرزند ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے ڈاکٹری کی تعلیم میں بھی کمال حاصل کیا اور خدمت خلق اور کثرت انفاق فی سبیل اللہ سے بھی وافر حصہ پایا اور جہاں گئے احمدیت کا پیغام پہنچانا اپنا اولین فرض سمجھا آپ اور آپ کے دوسرے بہنوں بھائیوں کی اولاد بھی نفوس میں برکت کا ایک نمونہ ہے اور افریقہ اور انگلستان تک پھیلی ہوئی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ برکت ہے کہ آج دنیا میں احمدیت پہ سورج غروب نہیں ہوتا۔

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوں بار بار

• ہر قسم کی کراکری
• جوسر • گرائنڈر
• تھرموس • سکول/کالج بیگز
• پرس
ہاٹ پاٹ اور اٹیچی کیس
کیلئے تشریف لائیں
قیصر کراکری سٹور
انارکلی مارکیٹ گولبازار ربوہ

نظر اور دھوپ کی عینکیں
عام مرمت مفت کی جاتی ہے
داؤد بھائی چشمے والے
رحمت بازار۔ ربوہ
جوبلی سٹور
اشیائے خورد و صرف ہمارے ہاں مناسب قیمت پر خرید فرمائیں۔ جوبلی سٹور رحمت بازار ربوہ

احمد موٹرز
با اختیار سوزوکی سروس ڈیلر
اوجڑی کیمپ عنایت بازار
مری روڈ راولپنڈی
فون ۸۴۰۴۴۵

• گاڑیوں کی الیکٹرانک ٹیوننگ
• کمپیوٹرائزڈ ویل بیلنسنگ
• الیکٹرانک ویل الائنمنٹ
اور
کمپیوٹرائزڈ پٹرول ایڈجسٹمنٹ
کیلئے
با اعتماد ورکشاپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر
تمام احباب جماعت کی
خدمت میں
مبارکباد
میاں مبارک احمد
گولڈ سمتھ
طور
اقصیٰ روڈ ربوہ

خان بابا
سپر سٹور
گولبازار ربوہ
بچوں اور خواتین کے جدید ملبوسات کا مرکز
سکول یونیفارم • آرٹیفشل جیولری •
کاسمیٹکس • فینسی چوڑیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدیۂ تبریک

احمدیت کی پہلی صدی کے کامیاب اختتام اور دوسری صدی کے آغاز کے بابرکت موقع پر ہم جماعت کے جملہ بزرگوں بھائیوں اور عزیزوں کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

صدسالہ جشنِ تشکر میں آپ کے دوش بدوش

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

(پوسٹ بکس ۲۲۲) چوک گھنٹہ گھر

گوجرانوالہ

ASTHMA COURSE	۶۰/-	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	۴۵/-	باڈی بلڈنگ کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	۷۵/-	کمزوری نظر کورس
LEUCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری (برص) کورس
OBESITY COURSE	۶۰/-	موٹاپا کورس
PILES COURSE	۴۰/-	بواسیر کورس
BABY GROWTH COURSE	۲۵/-	بے بی گروتھ کورس

کیورٹیو ادویات کے بڑے سٹاکسٹس

- کراچی: صدر دواخانہ بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر • حیدرآباد: رؤف ٹریڈنگ کمپنی ایڈوانی گلی
- کوئٹہ: نقشبندیہ میڈیکل اینڈ جنرل سٹور شاہراہ اقبال
- ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • بہاولپور: بخاری کلینک ماڈل ٹاؤن بی
- فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
- لاہور: شیراز میڈیکل اینڈ ہومیو سٹور نکلسن روڈ نزد لوہڑ والا چوک
- گوجرانوالہ: کیورٹیو میڈیسن سروسنٹر گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ
- سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • سرگودھا: عابد ہومیو پیتھک سٹور اردو بازار بلاک ۱۱
- راولپنڈی: جرمن لیبارٹریز بوہڑ بازار • پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ

کیورٹیو میڈیسن ربوہ فون

سیلز آفس: ۷۷۱
کلینک: ۶۰۶
رہائش ڈاکٹر: ۶۰۷

جماعت احمدیہ کی نئی صدی کے آغاز پر ہمارے دل خدا کے حضور سجدہ ریز ہیں

اللہ کرے یہ نئی صدی غلبہ حق کی صدی ثابت ہو!

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس شال ہاؤس

۸۵ ـــ انار کلی لاہور

فون نمبر گھر: ۵۳۷۰۳ * دکان: ۳۲۴۴۸

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدّس جانشین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حکیم مولانا نورالدین نوّراللہ مرقدہٗ

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد نوّراللہ مرقدہٗ

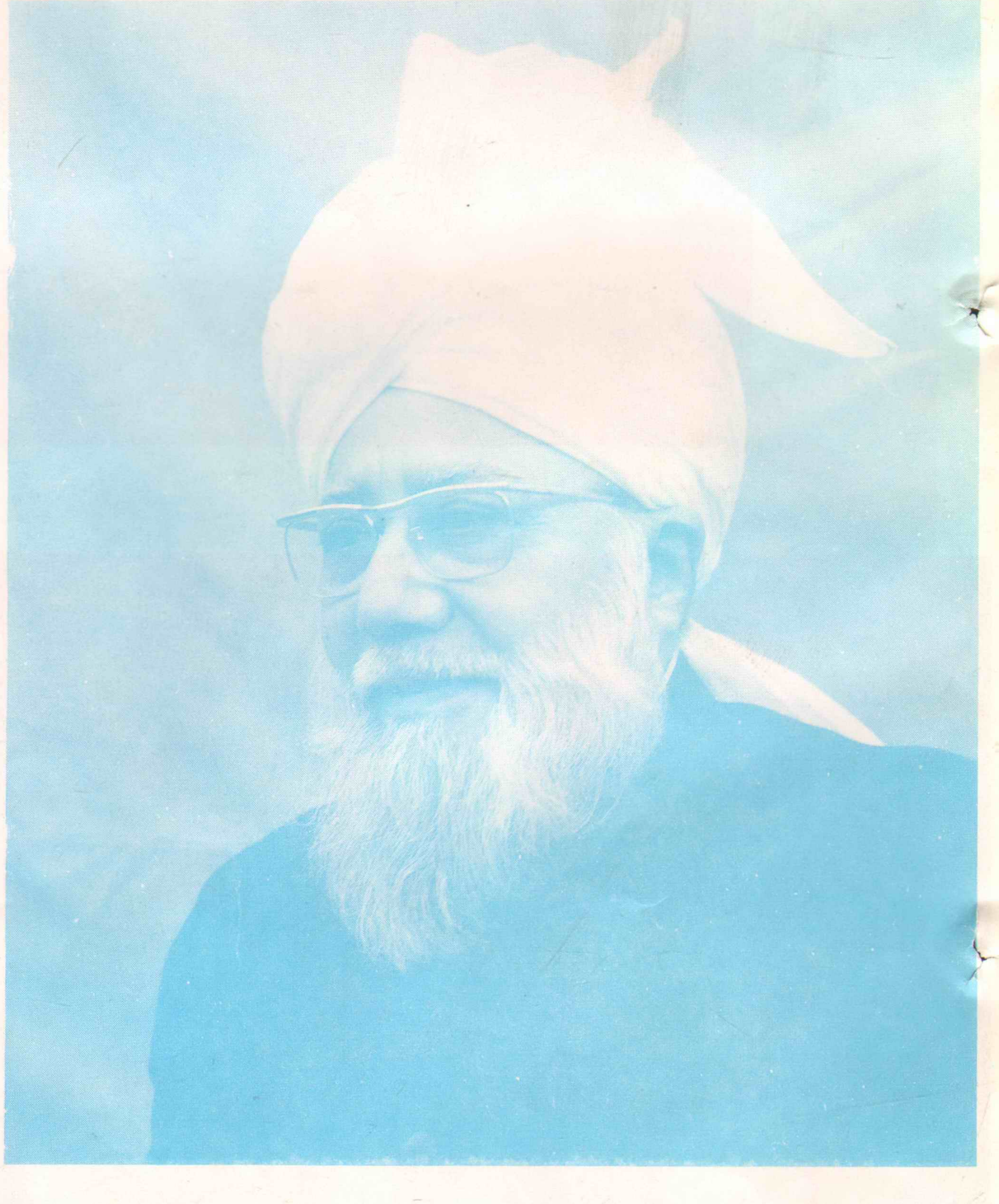

حضرت مرزا ناصر احمد نوّراللہ مرقدہٗ

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایّدہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد احباب جماعت کیساتھ

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کیساتھ

برطانیہ کے احمدی احباب

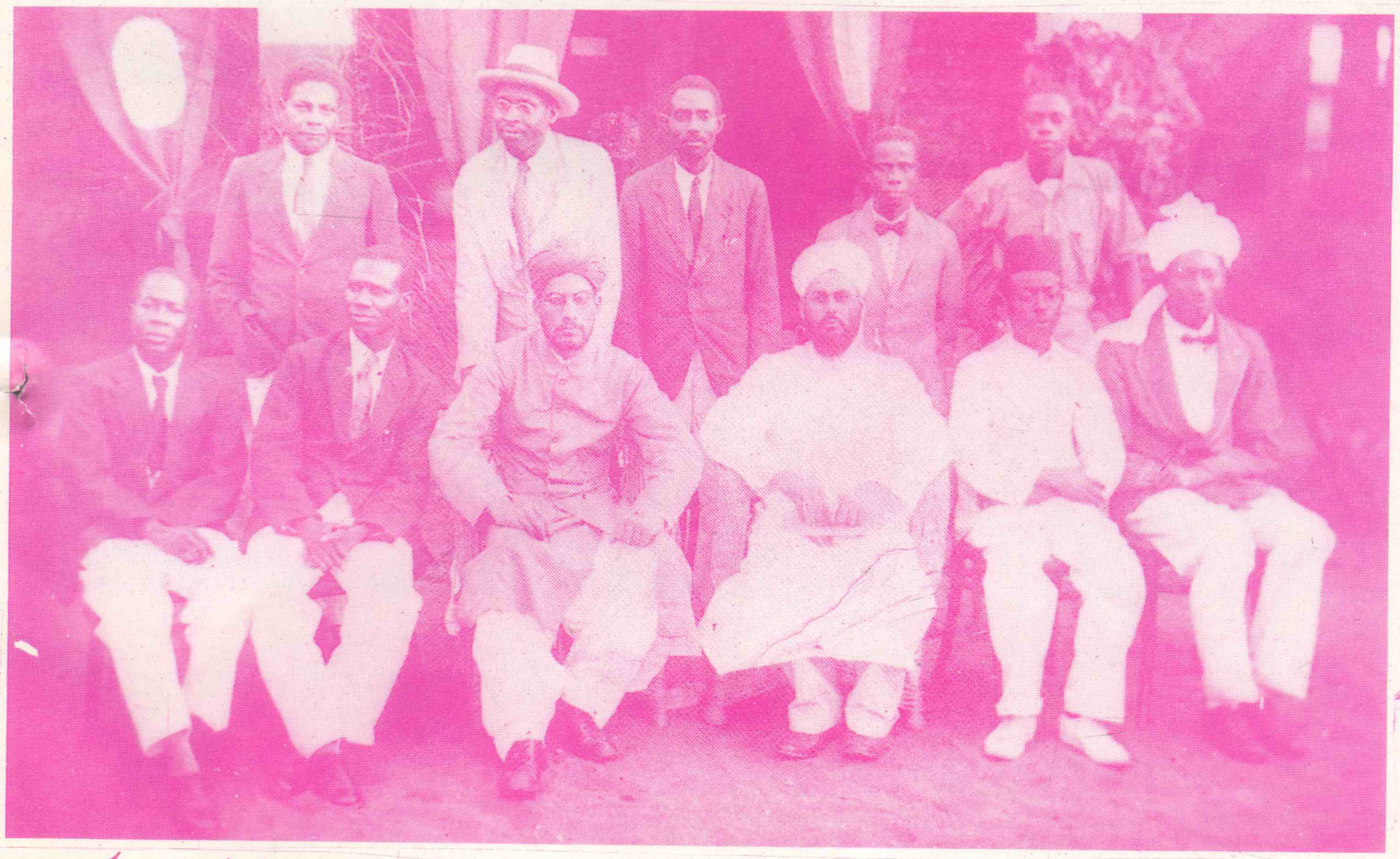

حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب افریقی احباب کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب

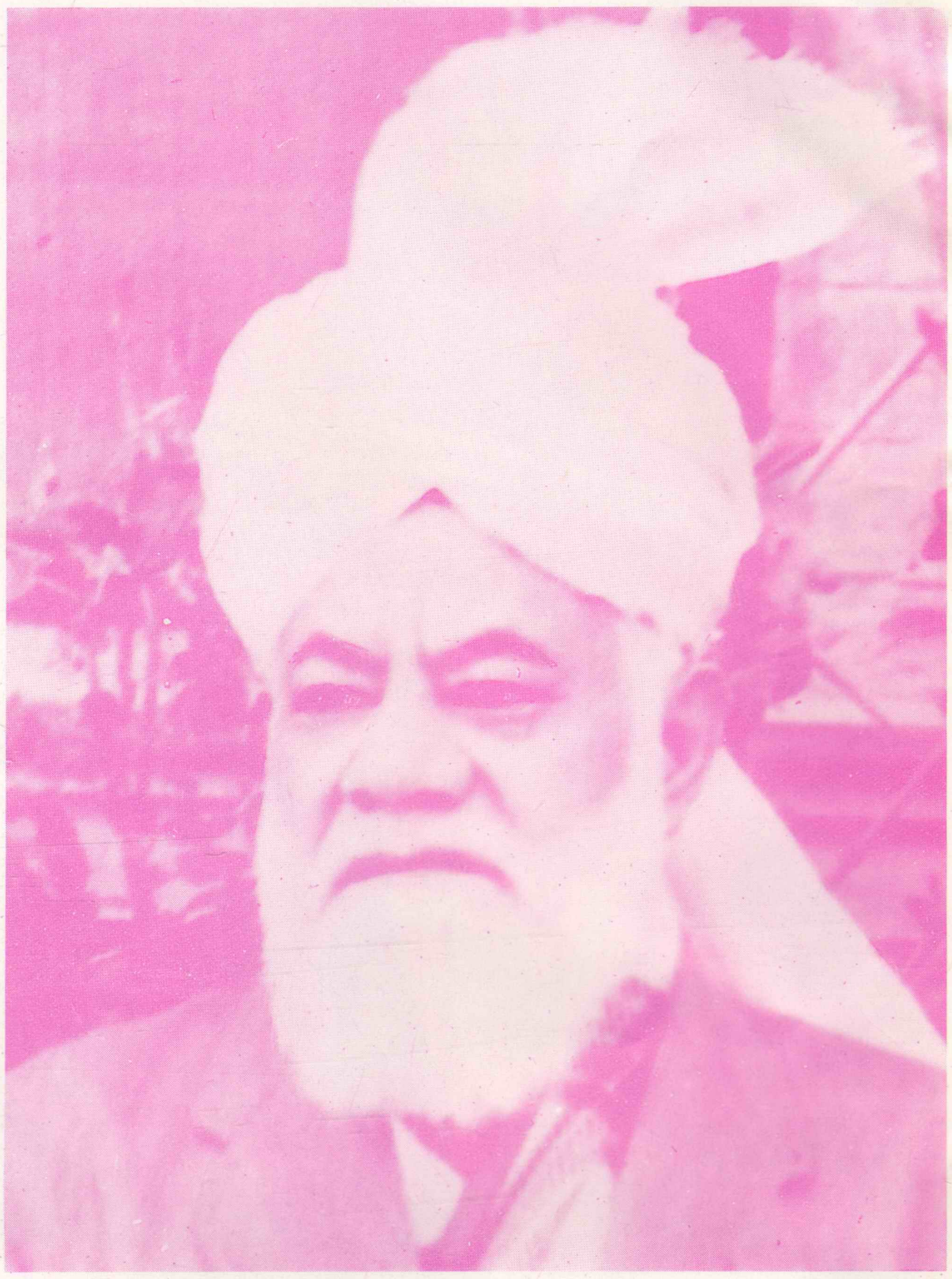

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔

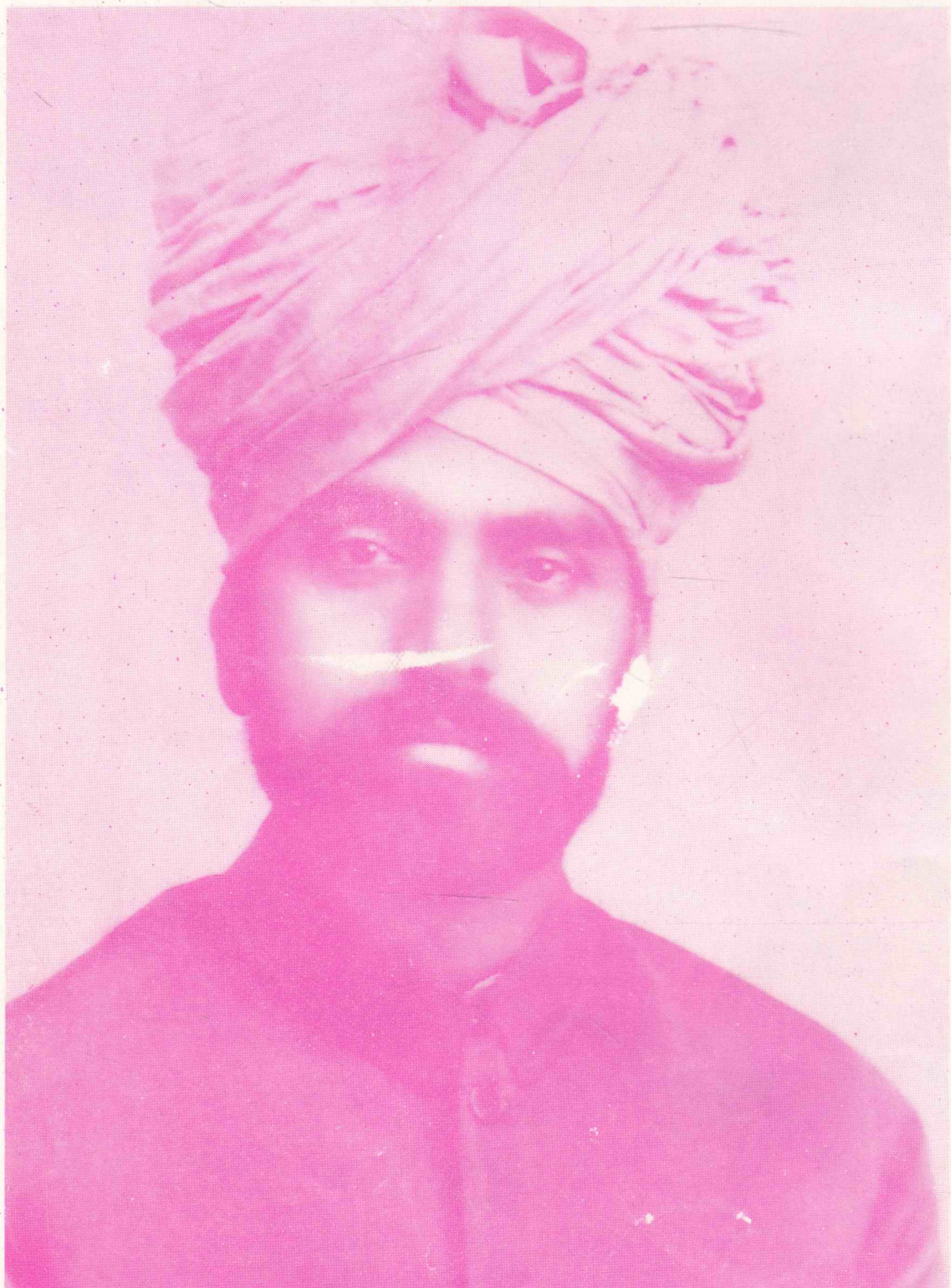

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب

حضرت نواب محمد علی خان صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

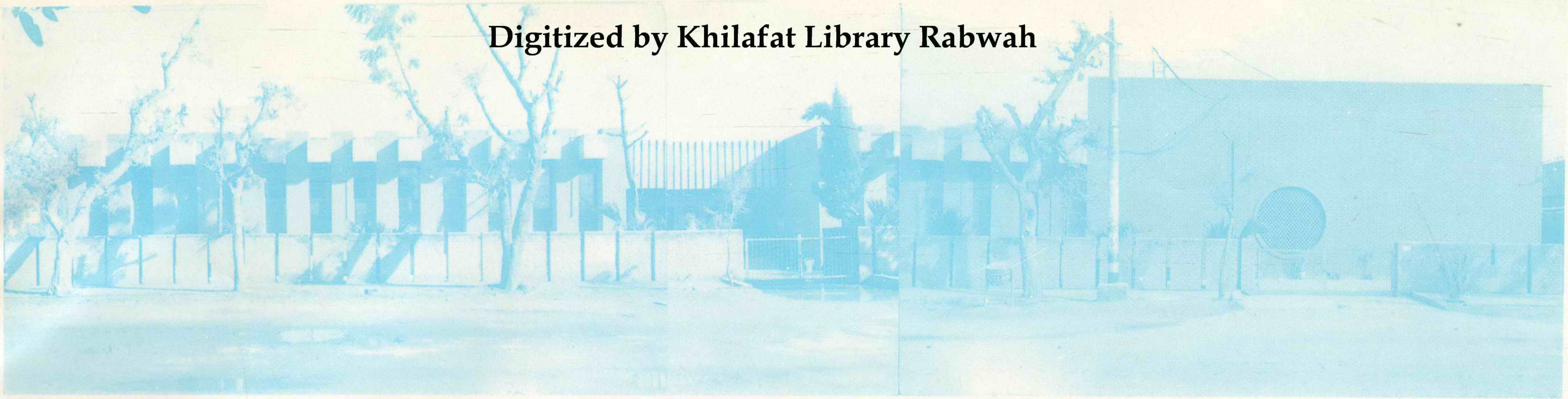

خلافت لائبریری ربوہ - ایک دلکش منظر

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب جلسہ سالانہ سے آخری خطاب کے بعد

قاہرہ میں احباب جماعت احمدیہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے ساتھ

ہارٹلے پول (برطانیہ) میں انگریز نواحمدیوں کا ایک گروپ

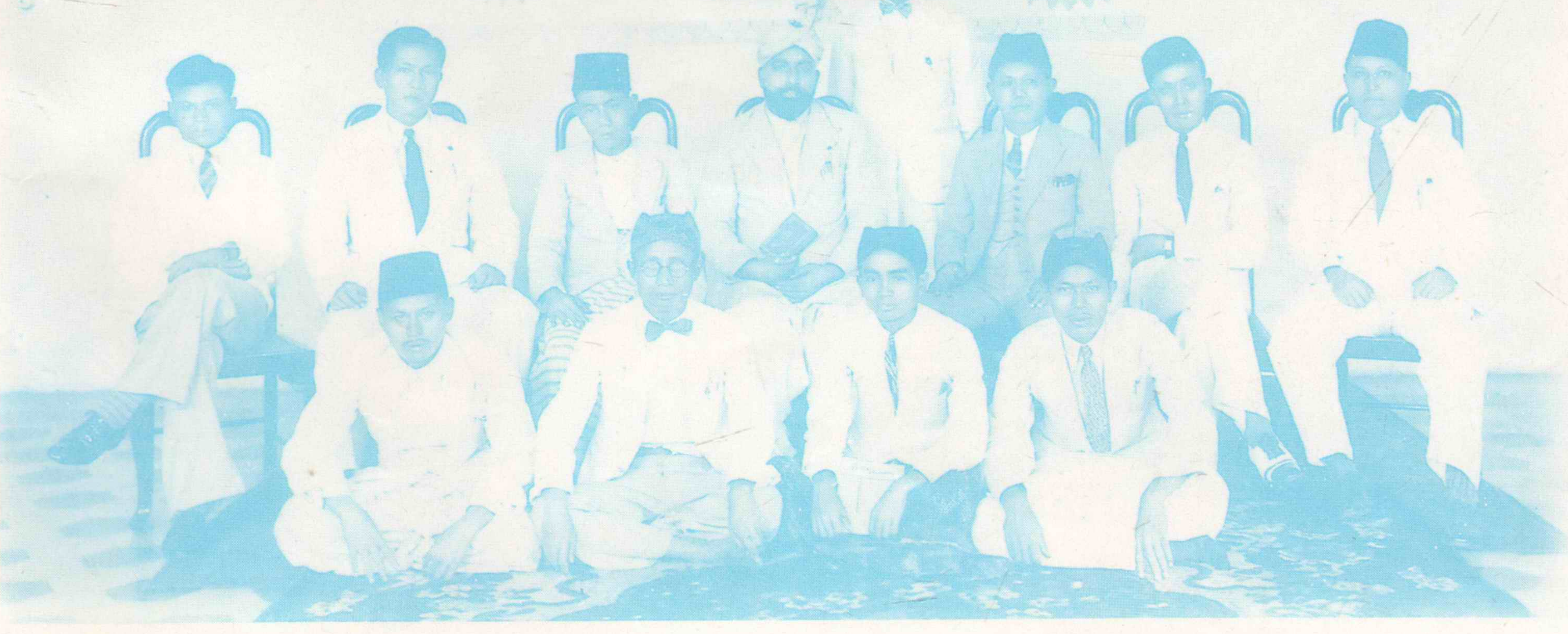

انڈونیشیا کے احمدی افراد حضرت مولوی رحمت علی صاحب کیساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ احمدیہ کی قوت کے اعتراف میں

مغربی مفکرین کے فکر انگیز اعلانات

محترم پروفیسر سعود احمد خان صاحب - استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

سو سال قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے مشن کا آغاز فرمایا تاکہ دیگر اور الٰہی اغراض کے علاوہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنا کر توحید پر ایمان کامل میں جو رخنہ ڈالا گیا تھا۔ اس کا سدِّباب ہو اور جس کی وجہ سے توحید حقیقی کا حامل دینِ برحق جس عالمگیر فتنہ کی زد میں آیا ہوا تھا اس کے دفاع کے لئے وہ الٰہی منصوبہ بروئے کار لایا جائے جس کو مشیت ایزدی نے آخری زمانہ کے لئے مقدر کر رکھا تھا۔ چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا:۔

"یہ مقام دارالحرب ہے پادریوں کے مقابلہ میں۔ اس لئے ہم کو چاہیئے کہ ہم ہرگز بے کار نہ بیٹھیں۔ مگر یاد رکھو ہماری حرب ان کے ہمرنگ ہو۔ جس قسم کے ہتھیار لے کر وہ میدان میں آگئے ہیں اسی طرز کے ہتھیار لے کر ہم کو میدان میں نکلنا چاہیئے۔ اور وہ ہتھیار ہے قلم یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھو کہ حقائق اور معارف کے دروازوں کے کھلنے کے لئے ضرورت ہے تقوٰی کی اسلئے تقوٰی اختیار کرو۔" (الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

اس اندرونی اصلاح اور بیرونی حملوں کی مدافعت کی صدائے بازگشت تثلیث کے اس گڑھ میں سنی گئی جہاں سے برصغیر پاک و ہند میں خصوصاً اور باقی تمام انگریزی زبان جاننے والے ممالک میں عموماً دینِ حق پر حملے کئے جا رہے تھے۔

چنانچہ انگلستان کے لارڈ بشپ آف گلاسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"..... (دین حق - ناقل) میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا ..... (دین حق - ناقل) ہمارے سامنے آرہا ہے اور اس جزیرے میں بھی کہیں کہیں اس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں .... یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی بناء پر ..... (دین حق - ناقل) ہماری نگاہ میں قابل نفرین قرار پاتا ہے اور اس نئے ..... (دین حق - ناقل) کی وجہ سے ..... (اس کے بانی - ناقل) کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جارہی ہے - یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں - پھر یہ نیا ...... (دینِ حق) اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے افسوس ہے تو اس بات کا کہ ہم میں سے بعض کے ذہن اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

THE OFFICIAL REPOPT OF THE MISSIONARY CNFERENCE OF THE ANGLICAN COMMUNION-1894 صفحہ 64

یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہ تھی کہ یہ نئی حرکت کہاں اور کیسے پیدا ہوئی اور کون سی وہ آواز تھی جس کو عیسائی مذہب کے ایمان کے محافظ بادشاہِ انگلستان کی حکومت بھی خطرہ کی گھنٹی سمجھ کر دبانے کی کوشش کر رہی تھی چنانچہ انہی دنوں سول اینڈ ملٹری گزٹ اخبار میں جو لاہور سے شائع ہونے والا ایک برطانوی روزنامہ تھا حکومت وقت یعنی برٹش کولونیل گورنمنٹ کی پالیسی سے متعلق یہ مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی۔

"پنجاب میں ایک مشہور و معروف منصب شخص ہے ہمیں یقین ہے کہ وہ گورداسپور میں رہتا ہے جو..... مسیح ہونے کا دعویدار ہے .... اس قسم کے منصب صاحب کشف و کرامات کی بلاشبہ پولیس نگرانی ہوتی رہتی ہے ..... وہ بہت زیادہ علمی لیاقت کا حامل ہے اور اس کی تحریرات جتنی تعداد میں زیادہ ہیں اسی نسبت سے بہت زیادہ ٹھوس اور بلند پایہ ہیں۔ گویا خطرہ کی گھنٹی بج رہی ہے۔ بے شک مسلمانوں میں اس پر کافی ملامت ہوتی رہتی ہے۔ اس کے اظہار خیالات میں ایک چھپی ہوئی تیزی ہوتی ہے جس نے اس کو ممکنہ حد تک خطرناک بنا دیا ہے۔ .... قادیان کا مولوی کئی سال سے ہماری نگرانی میں ہے۔ اور اس شخص کی ذات اور کاموں کے بارے میں مندرجہ بالا رائے کی تصدیق ہم اپنے علم کی بنا پر کرتے ہیں۔ وہ اپنی قوت میں ترقی پذیر ہے۔

(CIVL AND MILITARY GAZETT E LAHORE 1894ء)

یہ ایک لازمی بات ہے کہ عیسائی حکومت کسی ایسی مذہبی تحریک یا جماعت یا جذبہ کو کبھی بھی اچھی نگاہ سے نہ دیکھ سکتی تھی جس سے عیسائیت کی ترقی پذیری کی صلاحیت مخدوش ہو جائے۔ اپنی نوآبادیاتی مملکت میں اس وقت وہ بظاہر کسی مقامی عنصر میں کوئی سیاسی قوت یا حکومت کی اہلیت نہ پاتے تھے۔ ہاں اگر مقامی لوگ اپنے مذہب میں مضبوط ہو جائیں تو پھر ہندوستان میں بیرونی عیسائی حکومت کی پائیداری کا امکان مدہم ہو سکتا تھا۔ کیونکہ حاکم اور محکوم میں کسی قسم کی یگانگت ممکن نہ رہتی۔ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے وہیں مقامی لوگوں کا بچاؤ مضبوط کر دیا جہاں ممکن تھا جبکہ پادری ان کو اپنے مذہب سے لاتعلق رکھ کر ان کو سیاسی مار مارنا چاہتے تھے لیکن ان کے عزائم خاک میں مل گئے۔ اس بات کا احساس خود حکومت کو بھی اور پادریوں کو بھی خوب تھا۔ لندن ٹائمز چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ کی وفات پر لندن کے موقر اخبار روزنامہ لندن ٹائمز نے جو حکومت کے خیالات کا آئینہ دار سمجھا جاتا تھا اپنے تعزیتی نوٹ میں آپ کے مثیل مسیح ہونے کے دعویٰ کو پیش کر کے لکھا۔

" ان کا دعویٰ تھا کہ انکی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں اور یسوع سے بھی بڑھ کر نشانات وہ دکھا چکے ہیں۔ عام مسلمان اس عقیدے کو کفر اور بدعت قرار دیتے تھے۔ مگر مرزا صاحب کے پیروؤں میں صرف ان پڑھ لوگ ہی نہ تھے بلکہ بہت سے اعلیٰ حیثیت اور اعلیٰ تعلیم والے بھی تھے ....

گزشتہ دو تین سالوں میں جو تحریکات ہندوستان میں رہی ہیں وہ صرف پولیٹیکل نہ تھیں بلکہ تمدنی اور مذہبی رنگ بھی رکھتی تھیں اور اغلب ہے کہ ان سالوں میں قادیانی فرقہ نے بہت ترقی کی ہوگی۔ اگر اب جو اس کا نبی گزر گیا ہے یہ فرقہ زوال پذیر ہو کر نابود ہو جائے تو اس کا افسوس نہ مسلمان قوم کو ہوگا اور نہ ہی گورنمنٹ کو ...... ڈاکٹر سوولڈ کا یہ خیال صحیح معلوم ہوتا ہے کہ وہ مفتری تھے بلکہ فریب خوردہ تھے اپنی وفات کے وقت وہ لاہور میں ایک سوسائٹی قائم کرنا چاہتے تھے جس کی غرض ہندوؤں اور مسلمانوں میں صلح اور اتحاد کا بڑھانا تھا۔"

(بحوالہ ریویو آف ریلیجنز اردو اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۳۲۳-۳۲۴)

کس طرح انگلستان کا حکومت سے ہم آہنگ اور وہاں کا سب سے زیادہ موقر اخبار مقدس حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر اطمینان کا سانس لیتا دکھائی دیتا ہے اور ساتھ ہی اس بات پر بھی خوش ہے کہ آپ کے دعویٰ مسیحیت کو مسلمانوں میں پذیرائی نہ ہوئی۔

کینتھ کریگ

مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت سے عیسائیوں کو جو نفسیاتی طور پر پسپائی ہوئی اس کا اندازہ پادری کینتھ کریگ کے مندرجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Intercoms

Complete privacy

On 40% Less Prices Than Market

Apartment Security + Visitor's Intercom

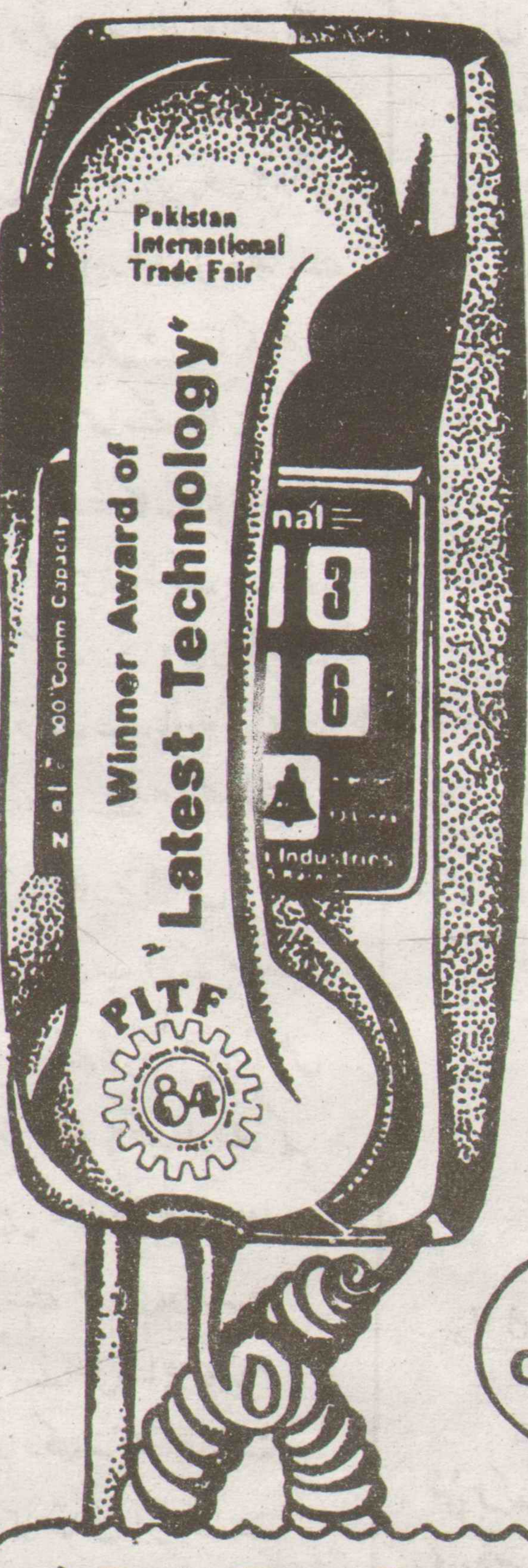

Repairing and Maintenance of:-
Cordless-Memory Telephones and other Communication Systems
(on Yearly Basis also)

Door Phones with Electronic Lock opener

Free Consultations

Purchase Directly From Manufacturer

Required
- Dealers
- Comm. Engineers
- Electricians

NATIONAL Communication Services
1st Flr. Communication House
(Karachi Electronic Market) Near Star Cinema
Karachi. Tel: 728475-736397-422430-416128

Lahore	: 412357 – 322160 – 852774	Sialkot	– 2971
Hyderabad	: 81415	Rahim Yar khan	– 3320
Quetta	: 72715 – 76585	Bahawalpur	– 2046
Rawalpindi	: 553003 – 552388 – 74607	Sadiqabad	– 3214
Peshawar	: 63484 – 65111	Sukkur	– 85833
		Faisalabad	– 45643

ADKO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیل بیان سے بھی بخوبی ہو جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد کی کوششوں کے عوامل میں ..... (دین حق۔ ناقل) کے احیاء کا جذبہ کار فرما تھا۔ خاص طور سے اس یقین کی وجہ سے کہ ..... (دیہ۔ ناقل) عیسائیت کے مقابلہ میں پسپائی سے دو چار تھا۔ ..... ان کے اندر یہ احساس ایک حد تک تو عیسائی مشنریوں کی ان کے علاقہ میں موجودگی نے پیدا کیا اور قدرے ..... ان کے زمانہ میں برطانوی غلبہ کی وجہ سے بھی جاگزیں تھا پس اپنے اس عزم کے پورا کرنے میں کہ ..... (دین حق۔ ناقل) حضرت عیسیٰ کا مرہون منت ہونے سے آزاد ہو جائے انہوں نے ان عقائد سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کی جو ..... مرور زمانہ سے حضرت عیسیٰؑ کی آسمان سے آمد ثانی کے عقیدے کی وجہ سے اس میں در آئے تھے۔ تاکہ دجال پر غلبہ پاتے ہوئے ..... (دین حق کے ماننے والوں میں۔ ناقل) پھر سے دینی خوش بختی اور تقویٰ شعاری کا دور دورہ ہو۔ اگرچہ حضرت عیسیٰؑ کے مستقبل کے بارے میں یہ عقیدہ (یعنی بجسمہ آمد ثانی) روایاتی طور پر مستحکم تھا لیکن ..... (کتاب اللہ۔ ناقل) میں اس کی نص موجود نہ تھی مرزا غلام احمد کو یقین تھا کہ ..... (دین حق۔ ناقل) اس کے بغیر قوی اور مؤثر ثابت ہو سکتا ہے ......

اس میں شک نہیں یہ انداز فکر عیسائیوں اور مسلمانوں میں خلیج کو اس حد تک وسیع کر دیتا ہے کہ یہ یسوع کے لئے اس احترام کو یکلخت ختم کر دیتا ہے جو روایاتی خوش عقیدگیوں کی وجہ سے ان کی ذات میں مرکوز ہو گیا تھا۔ اسلام نے کم از کم یسوع کی بجسمہ آمد ثانی کو برقرار تو رکھا تھا اگرچہ مصلوب اور مر کر جی اٹھنے والے یسوع سے وہ پھر بھی محروم تھا (احمدیہ تحریک کے زیر اثر جہاں تک وہ کامیاب ہوں۔ اور واقعی وہ اس کے بیان میں نہایت بے باک ہیں تو عیسائی اعتقادی یسوع کے ساتھ یہ رہا سہا معمولی سا رشتہ بھی ٹوٹ جاتا ہے ....

بہر حال جہاں تک احمدیوں نے عیسائیت سے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ کو بدلا ہے تو یہ سب کچھ کر کے وہ مروّجہ روایاتی اعتقادات سے (ناقل) دور ہٹ گئے ہیں اور انہوں نے مسلمانوں میں نہایت ٹھوس بنیادوں پر با اعتماد خود مختاری کی طرف پیش رفت کی ہے۔ ہماری بپتا یہ ہے کہ یہاں روایاتی قدیم اسلام کے ساتھ جو ایک مفاہمت تھی اس کو بجائے مضبوط کرنے کے مسخ کر دیا گیا ہے۔ تحریک احمدیہ (کینتھ کریگ کے نزدیک۔ ناقل) اسلام کی یسوع مسیح سے ناواقفیت کی ایک واضح مثال ہے جیسے مسیح نے کہا "دیکھو میں دروازہ پر کھڑا دستک دے رہا ہوں"۔ لیکن احمدیہ تحریک دروازے میں اور کنڈیاں لگا رہی ہے اور مکان کے پرلی طرف دور کے حصے میں کہیں مقفل ہو بیٹھی ہے"۔

KENETH CRAGG: THE CALL OF THE MINARET
(صفحات ۲۴۹ تا ۲۵۱ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس مطبوعہ نیو یارک ۱۹۵۶ء)

کیسی سچی تصویر ہے اس چوٹ کی جو دین حق پر عیسائیت کے حملوں کے جواب میں حضرت مرزا غلام احمد مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک ضرب نے اس کو پہنچاتی ہے جس کی کسک عیسائی دانشوروں سے چھپائے نہیں چھپتی۔ کبھی کبھی خود مسلمانوں کے قلم سے بھی اس حقیقت کا اعتراف ہو ہی جاتا ہے چنانچہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کے ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں مرقوم ہے۔

اس زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لے کر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا طلاطم برپا کیا ...... حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاءؑ کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لیے اس کے خیال میں کارگر ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لیفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح سے فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے تمام پادریوں کو شکست دے دی۔ (دیباچہ تفسیر القرآن مولانا اشرف علی تھانوی ص ۳۰)

مغرب میں اس شکست کے نظارے یا کم از کم ایسی مرعوبیت کا اظہار جس سے مستقبل میں عیسائیت کو عظیم خطرہ درپیش ہو جائے اور جس کے مقابلہ کی اب اس میں سکت نہ ہو اس سو سال کی مذہبی تاریخ کا ایک اہم باب ہے جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کارنامے درخشاں نظر آتے ہیں۔ حضرت مقدس بانی سلسلہ عالیہ نے جب اپنا رسالہ ریویو آف ریلیجنز شائع فرمانا شروع کیا اور اس کے پرچے یورپ اور امریکہ میں عیسائی دانشوروں کے ہاتھوں میں پہنچے تو وہ مبہوت ہو کر رہ گئے کہ مشرق بھی جس کو مغربی ممالک کے عیسائی علوم و فنون حکمت، دانشوری میں کئی صدیاں پیچھے چھوڑ آئے تھے اور اپنے سامنے نیاز مندی کے ساتھ زانوئے تلمذ طے کرنے پر مجبور کر چکے تھے عملی سطح پر بیدار ہو رہا ہے۔

اور یورپ و امریکہ میں جو بے یار و مددگار اکا دکا دین حق کے ماننے والے رہ رہے تھے اور اپنے مذہب کے بچانے کی فکر میں از خود ہاتھ پاؤں مار رہے تھے اور کوئی راہ نہ دکھائی دیتی تھی ایک نئے ولولہ کے ساتھ تحسین و آفرین کہنے لگے جیسے اس زمانہ میں لیورپول انگلستان سے شائع ہونے والے ایک مسلم پرچہ کریسنٹ سے عیاں ہے

ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے نبی کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں ان کی تردید میں ایک نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گزرا (ریویو آف ریلیجنز۔ سرورق ۱۹۰۵ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۳ ص ۳۱۰)

امریکہ کے پہلے تو احمدی محمد الیگزینڈر رسل وب ہی تھے جو امریکہ کی ڈپلومیٹک سروس میں اہم ذمہ دار عہدوں پر فائز رہے تھے۔ (یاد رہے حضرت مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ سے قبل آپ ہی کے ساتھ خط و کتابت کر کے کلمۂ توحید و رسالتِ رحمت عالمین سے مشرف ہوئے تھے۔ افسوس کہ بعض لوگوں کے معاندانہ رویہ کے تحت غلط فہمیوں کا شکار ہو کر ہندوستان آنے کے باوجود قادیان نہ جا سکے لیکن بعد میں ریویو آف ریلیجنز اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کے مطالعہ سے پھر رجوع فرمایا تھا) ریویو آف ریلیجنز کے پہنچنے پر انہوں نے بے اختیار خراجِ تحسین یوں ادا کیا۔

"میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لئے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی۔ اور یہ بھی یقین کرتا ہوں کہ آخر کار یہی رسالہ ان روکوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہوگا جو جہالت سے سچائی کی راہ پر ڈالی گئی ہیں۔
(ایضاً بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۲ ص ۲۱)

اسی طرح کے ایک اور صاحب شیخ عبداللہ کوئیلم نے لکھا:۔

میں ریویو آف ریلیجنز کو پڑھ کر بہت خوش ہوتا ہوں اور اس مقدس مذہب کی تائید میں اسے ایک نہایت قیمتی تحریر سمجھتا ہوں۔
(ایضاً بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۳ ص ۲۱۱)

خود عیسائی دانشور بھی اس رسالہ کے مضامین سے اس قدر متاثر ہوئے کہ وہ اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ریویو آف ریویوز لندن نے لکھا۔

یورپ اور امریکہ میں وہ لوگ جو ... (رسالت رحمت للعالمین۔ ناقل) کے مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ یہ رسالہ ضرور منگوائیں۔
(تاریخ احمدیت جلد ۳ بحوالہ سلسلہ احمدیہ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص ۱۱۹)

امریکہ سے ایک صاحب مسٹر اروب نے لکھا۔

اس رسالہ کے مضامین روحانی صداقتوں کی نہایت پر حکمت اور روشن تفسیر ہیں۔
(ایضاً)

روس کے عظیم دانشور مصنف جسکو عالمی لٹریچر میں صفِ اوّل میں نمایاں مقام حاصل ہے، کونٹ ٹالسٹائے جس نے عیسائی چرچ پر تنقید کر کے پہلے ہی عیسائیوں کو پریشان کیا ہوا تھا اور عیسائیت کو ہی مذہب کی کل کائنات سمجھتا تھا اس لئے خود مذہب کے لئے اس کے پاس کوئی نرم گوشہ نہ تھا اس رسالہ سے متاثر ہو کر یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا۔

اس رسالہ کے خیالات بڑے وزنی اور سچے ہیں۔ (ایضاً)

پادریوں کا ردِ عمل تو دیدنی تھا ایک ایسے ہارے ہوئے کم ظرف کھلاڑی کی طرح جس کو اپنی شکست سے کتراتے ہوئے سپورٹس مین سپرٹ یعنی کھیل میں مردانگی کے جذبہ کا بھی خیال نہ رہے اپنے عوام الناس عیسائیوں کو اپنے ایک رسالہ چرچ فیملی (CHURCH FAMILY) میں یہ عجیب مشورہ دینے پہ مجبور ہو گئے جس پہ وہ آج تک کاربند ہیں اور اس حقیقت سے آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں کہ اس رویہ سے نہ وہ سلسلہ احمدیہ کا کچھ بگاڑ رہے ہیں اور نہ احمدیہ حملوں سے وہ اپنے مذہب کا کوئی خاطر خواہ دفاع کر رہے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا:

"مرزا غلام احمد کے پیدا کردہ لٹریچر کا جواب نہ دیا جائے وہ عیسویت کے بر خلاف ایسا حربہ لٹریچر کی شکل میں پیدا کر دیں گے کہ بائیبل کا صفایا ہو جائے گا"

(حیات احمد جلد ۵ حالات حضرت یعقوب علی عرفانی ۱۹۰۱ء / ۱۹۰۲ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۵ ص ۲۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Shahtaj Sugar

is equally Sweet to Sugarcane Growers, Workers, Consumers and Shareholders

Fruits of success taste even sweeter when shared.
Sugarcane growers of our area get the best value for their crops at Shahtaj.
Our workers are happy that their toil and sweat turn to sweet bonuses.
Our consumers relish the richness of our product.

Above all the Shahtaj sugar-pot is yielding even sweeter dividends to its shareholders.

SHAHTAJ

Shahtaj Sugar Mills Limited

Mandi Bahauddin, Distt: Gujrat Phones: 2681 - 2768.
Head Office : 19-West Wharf, Karachi Phones: 200146-50 - 202690.
Lahore Office: 39-A, Zafar Ali Road, Gulberg-V, Lahore-5,
Phones: 877001-3.

adcom

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب حضرت مرزا غلام احمد مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ اس رسالہ میں چھپنا شروع ہوا ۔ اور ۱۹۱۰ء میں کتابی شکل میں لنڈن سے شائع ہوا تو پھر مغربی دانشوروں کو اس کا لوہا ماننا پڑا ۔ جیسے برسٹل ٹائمز اینڈ مرر نے لکھا ۔

یقیناً وہ شخص جو اس رنگ میں یورپ اور امریکہ کو مخاطب کرتا ہے کوئی معمولی آدمی نہیں ہو سکتا ۔

(تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۳۹۸ بحوالہ سلسلہ احمدیہ صفحہ ۲۷۰-۲۷۱)

ان کو کیا پتہ تھا کہ یہ مادی لحاظ سے بادی النظر میں غیر معمولی آدمی ایک ایسے گاؤں میں رہتا تھا جہاں کچے مکانوں اور کچی گلیوں میں رہنے والے لوگوں کو خود مشرقی علوم سے بھی کماحقہ آگاہی نہ تھی اور تار برقی تو کجا ڈاکخانہ کی بھی سہولتیں پوری طرح میسر نہ تھیں ۔

سپریچوال جرنل SPIRITUAL JOURNAL بوسٹن امریکہ نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے بارے میں لکھا ۔

یہ کتاب بنی نوع انسان کے لئے ایک خاص بشارت ہے (ایضاً)

بشارت کا لفظ سلسلہ احمدیہ کی مستقبل کی کامیابیوں کی طرف جن سے ایک دنیا کو متمتع ہونا تھا ایک واضح اشارہ تھا ۔

عیسائی ممالک میں سلسلہ احمدیہ کی ترقی کی رفتار اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جاری ہے اور وقتاً فوقتاً وہاں کے دانشوروں کی توجہ کا مرکز بنتی رہتی ہے ۔ عیسائی پادری تو سمجھتے تھے کہ اگر وہ اس جماعت کی طرف سے بے اعتنائی برتیں گے اور اپنے لوگوں کو اس کے لٹریچر کو پڑھنے سے روک دیں گے تو یہ خود ختم ہو جائے گی لیکن اس کو روکنا ان کے بس کی بات نہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس جماعت اور اس کے کام کو ایسی وسعت عطا فرمائی جس پر انسائیکلوپیڈیا بریٹینیکا میں یہ نوٹ درج ہے ۔

جماعت احمدیہ کا ایک وسیع تبلیغی نظام ہے ۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ مغربی افریقہ ماریشس اور جاوا (انڈونیشیا ناقل) میں بھی ۔ اس کے علاوہ برلن شکاگو اور لندن میں بھی ان کے تبلیغی مشن قائم ہیں ۔ ان کے مربیان نے خاص کوشش کی ہے کہ یورپ کے لوگ ..... (دین حق ۔ ناقل) کو قبول کریں اور اس میں انہیں معتدبہ کامیابی بھی ہوئی ہے ۔ ان کے لٹریچر میں ..... (دین حق ۔ ناقل) کو اس شکل میں پیش کیا جاتا ہے کہ جو نو تعلیم یافتہ لوگوں کے لئے باعث کشش ہے ... ان کے مبلغین ان حملوں کا دفاع بھی کرتے ہیں جو عیسائی مناظرین نے ..... (دین حق ۔ ناقل) پر کئے ہیں ۔

(جلد ۱۲ صفحہ ۱۲-۱۱ ، مطبوعہ ۱۹۴۷ء)

بلکہ اب تو حالت یہ ہے کہ حملہ آور دہائی دے رہا ہے کہ اس پر حملہ ہو گیا ہے جیسے سکینڈے نیویا میں احمدی مشن قائم ہونے پر وہاں کے موقر جریدہ کرانسٹ لائٹ ڈیگ بلوڈ نے اپنے شمارہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء میں لکھا ۔

ہمیں اس بات سے دلچسپی ہے کہ ہم یہ معلوم کریں کہ سکینڈے نیویا پر جو ..... (دین حق ۔ ناقل) نے حملہ کیا ہے اس کے کیا نتائج برآمد ہوں گے ۔ اس میں تو کسی شک کی گنجائش نہیں کہ ان لوگوں کی کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوں گی ۔

جماعت احمدیہ کی مساعی سے خود چرچ کے وجود کو جو خطرہ لاحق ہو چکا ہے ، سویڈن کے ایک اور اخبار TIDEN TECKEN ٹائیڈن ٹیکن نے ۱۹۵۸ء میں اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کیا ۔

..... (دین حق ۔ ناقل) میں رونما ہونے والے .... کا وجود اس کی قائم کردہ جماعت اور اس کے تبلیغی مشن یہ سب چیزیں ہمارے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہیں ۔ ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ جماعت ایشیا امریکہ یورپ اور افریقہ میں جارحانہ طور پر عیسائیت پر حملہ آور ہے ۔ اس کے پیش کردہ دلائل ٹھوس مضبوط اور قوی ہیں ۔ ان حالات میں جب ہم ان نتائج پر غور کرتے ہیں جو جدوجہد سے نکل سکتے ہیں تو ہم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے ۔

اس اخبار نے جماعت احمدیہ کی دیگر براعظموں میں بھی مساعی جمیلہ کا ذکر کیا ہے اس کے علاوہ اور بے شمار اخبارات اور بیانات سے ہمارے دعویٰ کی تصدیق ہوتی ہے اس ضمن میں سیرالیون مغربی افریقہ میں پہلے میڈیکل مشن کے قیام پر ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ میں سیسل نارتھ کرسٹ نے یوں تبصرہ کیا ۔

جس روز میں سیرالیون سے روانہ ہوا (دین حق) کے مشنری ڈاکٹر وہاں پہنچے تھے ان کی آمد کی خبر کو اخبارات نے صرف چند سطری خبر میں شائع کیا ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے اس خبر کی وجہ سے کسی عیسائی لیڈر کی ایک رات کی نیند بھی حرام نہ ہوئی لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ نشاۃ .... (دین حق ۔ ناقل) کی یہ ایک علامت ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ .... (دین حق ۔ ناقل) کی تبلیغی رو میں عیسائی مشنوں کی بعض خصوصیات شامل ہونا شروع ہو گئی ہیں ۔ اسلامی میڈیکل مشن یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے احمدیہ جماعت کی خاص سوچی سمجھی سکیم کا نتیجہ ہے ۔ اور یہی وہ جماعت ہے جو مغربی افریقہ میں (دین حق ۔ ناقل) کی ترقی کے لئے کوشاں ہے ۔

اور امریکہ کے مشہور عالم رسالہ لائف LIFE نے ۸ اگست ۱۹۵۸ء کو عالمی مذاہب کا ایک مجموعہ ایک خاص نمبر کی شکل میں شائع کیا تو افریقہ میں احمدی جماعت کے خوشکن مستقبل کی طرف یوں واضح اشارہ کیا ۔

..... (دین حق ۔ ناقل) کے بعض دوسرے فرقوں میں بھی زندگی اور قوت کے آثار دن بدن نمایاں ہو رہے ہیں ۔ ان میں سب سے زیادہ پیش پیش ایک نیا فرقہ ہے جو جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہے ۔ اس کا صدر مقام پاکستان میں ہے ۔ اور یورپ افریقہ امریکہ اور مشرق بعید کے ممالک میں اس کے باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں ...... آج کل عیسائی مشنری اور ...... (دین حق ۔ ناقل) کے مشنری ایک دوسرے کے بالمقابل اپنے اپنے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں ۔ حالت یہ ہے کہ عیسائیت قبول کرنے والے ایک شخص کے مقابلہ میں دس حبشی ...... (دین حق ۔ ناقل) قبول کرتے ہیں ۔

بعض اوقات لوگ سوچتے ہیں کہ ابھی یورپ اور امریکہ میں احمدیہ سلسلہ کو اس تعداد میں تو قبول نہیں کیا گیا کہ وہاں وہ ہر شعبہ زندگی میں اثر انداز ہوتا دکھائی دے ۔ یہ صحیح ہے لیکن کروڑوں کی بلکہ دنیا میں یا صرف مغرب میں ہی عیسائی ملکوں کی کروڑہا آبادی میں جن کو آج کل کی دنیا میں سپر طاقت ہونے کا امتیاز حاصل ہے اور جن کے علوم و فنون کا ڈنکا سارے عالم میں بج رہا ہو اور جو طاقت اور غلبہ کے نشہ میں بھی سرشار ہوں کمزور اور ترقی پذیر ملکوں سے نکل کر بے کس و ناتواں احمدی مربیان کا اپنا قدم جما لینا اور اپنا وجود منوا لینا کہ وہاں کے اذہان میں تبدیلی پیدا ہو جائے بہت بڑی بات ہے ۔ ہیگ ہالینڈ کے ایک اخبار نے ۲۰ ستمبر ۱۹۰۸ء کی اپنی اشاعت میں مغربی یورپ میں اسلامی مہم کا آغاز کے عنوان سے لکھا ۔

...... (دین حق ۔ ناقل) کسی خاص قوم کا مذہب نہیں نہ ہی کسی ایک علاقہ کا مذہب ہے ۔ یہ ایک عالم گیر مذہب ہے جو جدید دنیا کے مسائل کا حل اپنے اندر لئے ہوئے ہے ۔ بے شک پچھلے دس بارہ سال میں یورپ نے اسلام کو قبول نہیں کر لیا ۔ لیکن اس حقیقت سے بھی اغماض نہیں برتا جا سکتا کہ اکثر اوقات احمدیہ مربیان کی مساعی کے نتیجہ میں ہمارے اندر سے ہی اسلام سے ہمدردی رکھنے والوں کی ایک بڑی جماعت اس کی حمایت کا مظاہرہ کرتی رہی ہے ۔

اب یورپ اور مغرب میں اپنی آئندہ نسلوں کو عیسائیت کے لئے بچانے کی باتیں شروع ہو چکی ہیں جیسے LUCERNE سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار KIRCHENZEITUNG نے لکھا

اس کا مطلب یہ ہے کہ سوئٹزرلینڈ بھی ..... (دین حق ۔ ناقل) کے مربیان کے دائرہ کار میں آ چکا ہے ۔ سلسلہ احمدیہ کے لائحہ عمل میں متنوع طریقے ہمارے ملک میں نمایاں طور پر اختیار کئے گئے ہیں ۔ انکے گزٹ میں جو نام مذکور ہیں اگرچہ ہمارے لئے بظاہر دلکشی نہیں رکھتے لیکن ان کو دیکھ کر ہم اس بات کو سوچنے پر مجبور ہیں کہ ایک حبیب فرائی یا ایک آگسٹس بیڈر اپنی پیدائش کے ساتھ ہی تو ..... (دین حق ۔ ناقل) کی خدمت سے وابستہ نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ ان ناموں میں عربیت کا تو شائبہ تک موجود نہیں ۔ یہ تو ہماری توجہ اس تبلیغی جدوجہد کی طرف منعطف کراتے ہیں جو ایک غیر عیسائی مذہب نے ایک ایسے علاقے میں شروع کر رکھی ہے کہ جہاں اب تک وہ کفر و الحاد سمجھا جاتا تھا ۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہم وقت ضائع کئے بغیر کمربستہ ہو جائیں اور ان معمولی (دکھائی دینے والی احمدیہ ۔ ناقل) کوششوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ان سے بھلا کیا خطرہ ہو سکتا ہے نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے ۔ اگرچہ آج وہ خطرہ کا موجب دکھائی نہیں دیتیں پھر بھی وہ ہمارے چوکنا ہونے کے لئے ہم کو اڑے لگا رہی ہیں کہ ہم غور و فکر سے اپنے دینیاتی حقائق کا مطالعہ کریں اور مذہبی زندگی کا جائزہ لیں ۔

(بحوالہ ISLAM ON MARCH مرزا مبارک احمد صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جشن کے مبارک موقع پر
دنیا بھر کے جملہ احباب جماعت
احمدیہ کی خدمت میں
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ
کی طرف سے دلی
مبارکباد

جماعت احمدیہ کی دوسری صدی فتوحات کی صدی ہوگی۔
صد سالہ جشنِ تشکر مبارک ہو
کریسنٹ کلاتھ ہاؤس
صدر بازار
اوکاڑہ

پیور بے بی ٹانک
جرمن ادویہ سے تیار کردہ قیمت ۱۵/-
• پیور شوگر کورس قیمت ۶۰/-
• پیور پائلز کورس " ۴۰/-
• پیور کڈنی سٹون کورس " ۷۰/-
جرمن ادویہ سے تیار کردہ
ڈاک خرچ ۱۲/- منگوانے کا پتہ
شاہ ہومیوپیتھک سٹورز
اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

صد سالہ جشنِ تشکر مبارک ہو
ہمارے ہاں
• ٹی وی • ٹیپ ریکارڈر
• ڈیک ایمپلی فائر • کار ٹیپ
• ریڈیو اور انٹر کام سیٹ کی
بہترین مرمت کی جاتی ہے۔
نیز
• ڈور فون • انٹر کام
• ڈیک ایمپلی فائر
آرڈر پر تیار کروانے کیلئے تشریف لائیں
نور الیکٹرونکس
کالج روڈ - ربوہ
پروپرائیٹرز:
نواز احمد، ناصر احمد

احباب جماعت کو صد سالہ جشن تشکر مبارک
منجانب
رحمان برادرز جنرل سٹور
بابر مارکیٹ مین بازار
سیالکوٹ شہر
ہر قسم سامان منیاری و جیولری

صد سالہ جشنِ تشکر مبارک ہو
ایکدفعہ پھر نئے عزم اور جذبے کیساتھ سالہا سال سے خدمت میں پیش پیش
جدید دواخانہ خدمتِ خلق گولبازار ربوہ
• صحیح اور مکمل تشخیص
• قابلِ اعتماد مجرب ادویات
خصوصاً اولاد نرینہ سے محروم، اٹھراء کے مریضوں اور بے اولاد حضرات کیلئے
واحد علاج گاہ
بیماری کی تفصیلات بذریعہ خط لکھیں یا
خود مطب تشریف لائیں۔
پاکستان کے دوسرے شہروں میں سٹاکسٹ درکار ہیں
فہرست ادویات مفت طلب فرمائیں
مینجر جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ
فون: ۶۵۹

فشار الدم
ہر قسم کے بلڈ پریشر کے لیے

طلوق
یرقان کو جڑ سے ختم کرتی ہے

اکسیرِ سعال کیپسول
نزلہ زکام کیرے کیلئے

مرہم سیاہ
خارش کے لیے مفید مرہم

حبّ عرق النساء و کمر درد
ریگن واء اور کمر درد کیلئے

سفوفِ اکسیر دردِ شقیقہ
آدھے سر کی درد کیلئے

ہمدرد نسواں
(حبوب اٹھراء)

دوائی فضل الٰہی
اولاد نرینہ کیلئے

معجون مقوی رِحم

حبّ ایامِ نسواں

اکسیر لیکوریا کیپسول

اکسیرِ معدہ
معدہ اور پیٹ کی امراض کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو احمدیہ مشنوں کے خلاف برسر پیکار ہونے کی باتیں تو دوسری طرف اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ یہ جماعت دین حق میں فی الوقت دنیا کو پیش آمدہ مسائل کے حل کی طرف نئی نسل کو بلا رہی ہے جیسے ہالینڈ کے ایک اور اخبار نے ایک بار ..... (دین حق - ناقل) کا ہلال یورپ کے افق پر کے عنوان سے لکھا :

یورپ کا نوجوان طبقہ عیسائیت سے متنفر ہو رہا ہے - اس کی بجائے وہ ہر اس چیز کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہیں جو ذرا بھی ان کی دلکشی کا باعث ہو - دوسری طرف ...... (دین حق - ناقل) انسانی اتحاد اور اخوت کا علم اٹھائے ہوئے ہے - اور نوجوان نسل اس کی طرف آمادۂ رجوع دکھائی دے رہی ہے - اس رو کو روکنے کے لئے اور اس اثر کو زائل کرنے کے لئے جس میں سلسلہ احمدیہ نمایاں کردار کا حامل ہے ہم کو ایک دیوار کھڑی کر دینی چاہئے -

(بحوالہ ISLAM ON MARCH)

کیا عیسائیت دین حق کی عالمگیر برادری اور اخوت کا مقابلہ کر سکتی ہے ۱۹۴۸ء میں ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈم میں ایک مذہبی عالمی کانفرنس ہوئی جس میں ۱۴۷ چرچوں یعنی عیسائیت کی فرقہ وارانہ تنظیموں نے شرکت کی اور رومن کیتھولک چرچ نے بھی جو دوسرے چرچوں کے ساتھ عام طور پر اشتراک نہیں کرتا اس موقع پر اپنے آبزرور یعنی مبصرین بھیجے مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی -

"چرچ کو یہ بات ہرگز نہیں بھولنی چاہئے کہ ذرا اپنا احتساب تو کریں کتنی ایسی برائیاں ہیں جن کی وجہ وہ معاشرہ کے لادینی ہو جانے کو ٹھہرا رہا ہے - درآں حالیکہ وہ خود اس کو بڑی حد تک ہوا بھی دیتا رہا ......

ہمارے مذہبی فرقے اور تنظیمیں بسا اوقات مخصوص طبقات کے معاشرتی نسلی اور سیاسی تفوق کو مذہبی طور پر جائز قرار دیکر ان اصلاحی تبدیلیوں میں خود روک بن گئیں جو معاشرتی انصاف اور سیاسی آزادی کے لئے نہایت ضروری تھیں -

(OFFICIAL REPORT WORLD COUNCIL OF CHURCHES صفحہ ۷۶-۷۵)

اس کے برعکس سلسلہ احمدیہ نے دنیا کو کون سی اعلیٰ اقدار دینے کے لئے اپنی جد و جہد کا آغاز کیا ہے - یہ بات سپین کی سیاسی پارٹی ELANGE کے مشہور کثیر الاشاعت اخبار ARRIBA نے ۱۴ نومبر ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں برملا بیان کی -

احمدیہ جماعت ..... (دین حق کے پیروؤں - ناقل) کا ایک فرقہ ہے جو ایک نئے جوش - ولولہ اور نئے عزم کے ساتھ ایک نئی روحانی زندگی دنیا کو پیش کرتا ہے - دنیا میں عالمگیر صلح اور امن کا قیام اللہ تعالیٰ سے صلح اس کے بندوں سے صلح عالمگیر باہمی اخوت باہمی خلق - آپس میں محبت و پیار کی زندگی کی تبلیغ اس وقت جماعت کا مقصد ہے -

یہ بات دو عالمگیر جنگوں کے بعد سلسلہ احمدیہ نے بطور ایک حربے کے اختیار نہیں کی بلکہ ان جنگوں کی ابتداء سے بھی بہت پہلے حضرت مرزا غلام احمد مقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی وفات کے آخری دو تین دنوں میں تصنیف کئے جانے والے اپنے آخری پیغام میں بیان کی اور اس کا نام پیغام صلح رکھا -

یہ پیغام آپ کی وفات کے ایک ماہ کے اندر اندر پنجاب یونیورسٹی کے ہال میں پڑھا گیا تو ملک کے تمام طبقات میں اس کو خراج تحسین پیش کیا گیا - اور جب انگریزی میں ترجمہ ہو کر ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ بیرونی دنیا میں پہنچا تو لندن کے رسالے ریویو آف ریویوز نے اس پر یوں تبصرہ کیا :

یہ بات ..... (دین حق ناقل) کی عظمت پر دال ہے کہ ..... (اس کی مقدس کتاب - ناقل) تمام انبیاء کے روحانی سرچشمۂ ہدایت کو تسلیم کرتی ہے - اس طرح ...... (اس مقدس کتاب) نے خصوصیت سے اپنے ماننے والوں اور ویدوں کے ماننے والوں کے درمیان مشترک لائحہ عمل کے لئے ایک مشترک بنیاد فراہم کر دی - ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے یہ پیغام نقارہ کی چوٹ پر ایک تنبیہہ ہے کہ وہ اپنے مذہبی اختلافات کو ختم کر کے اور اپنے دلوں کو مخاصمت اور منافرت سے پاک کر کے امن اور یگانگت کے فروغ میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں - ہندو مسلمانوں کے درمیان مذہبی اتحاد کے لئے ایک تحریری معاہدہ کی تجویز اپنے مجوز کے اخلاق اور نیک نیتی کی مظہر ہے -

(بحوالہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۸ء)

پیغام صلح میں آپ نے ہندو مسلمانوں کے درمیان مذہبی صلح کے لئے باقاعدہ معاہدہ کی تجویز پیش فرمائی تھی اور معاہدہ ٹوٹنے کی صورت میں ہرجانہ ادا کرنے کی بھی شرط اس میں موجود تھی اور اپنی جماعت کی طرف سے آپ نے یہ ذمہ داری بھی اٹھائی اور جرمانہ کی شرط اپنے اوپر بھی اسی طرح عائد فرمائی حالانکہ اپنی جماعت کے لاکھوں انسانوں کے عمل کی آپ کیسے ذمہ داری لے سکتے تھے لیکن آپ کو اپنے خداداد دشن کے تحت یہ یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ضرور مدد فرمائے گا اور آپ ایسی پاکیزہ جماعت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جس کی طرف سے آپ خود ضمانت دے سکیں - لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایسی صلح کی پیشکش صرف ہندوؤں کے لئے تھی بلکہ اصولی طور پر یہ پیشکش تو تمام مذاہب کے لئے ہے - ہندوؤں کا ذکر خصوصیت سے اس لئے کیا گیا کہ ہندوستان میں یہ دو بڑے مذاہب ایک ساتھ صدیوں سے رہ رہے اور غیر ملکی طاقت کی حکومت میں اب انہوں نے مذہبی معاملات پر لڑنا جھگڑنا شروع کر دیا تھا اس لئے یہاں مذاہب کے بقائے باہمی کے کسی اصول پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت تھی تاکہ ملک میں امن اور سلامتی کی فضا قائم ہو - اگرچہ آپ کی تجویز کردہ سکیم پر عمل نہ کیا گیا - لیکن چالیس سال بعد اس کی افادیت کا احساس بعض ہندوؤں کو ہوا جو مغربی تعلیم یافتہ تھے ان کا کسی امر سے متاثر ہونا گویا مغربی ذہن کے متاثر ہونے کے مترادف تھا - ہندوستان پاکستان کے آزاد مملکتوں کے قیام کے بعد ڈیرہ دون کے ایک انگریزی اخبار FRONTIER MAIL نے لکھا -

اس وقت جبکہ ابھی مہاتما گاندھی ہندوستان کے افق سیاست پر نمودار بھی نہ ہوئے تھے - حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی تجاویز پیغام صلح کی شکل میں ظاہر فرمائیں جن پر عمل کرنے سے ملک کی مختلف قوموں کے درمیان اتحاد اور اتفاق اور محبت اور مفاہمت پیدا ہوتی ہے - آپ کی یہ شدید خواہش تھی کہ لوگوں میں رواداری اخوت اور محبت کی روح پیدا ہو - بے شک آپ کی شخصیت لائق تحسین ہے اور قابل قدر ہے کہ آپ کی نگاہ نے مستقبل بعید کے کثیف پردوں میں سے دیکھا اور صحیح راستے کی طرف رہنمائی فرمائی -

(فرنٹیئر میل ڈیرہ دون انڈیا ۱۲ دسمبر ۱۹۴۸ء)

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۱۹۳۹ء میں مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی دیرینہ خواہش کی تکمیل میں جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کئے جانے کی ہدایت فرمائی جس میں ہر مذہب کے مقدس پیشوا کی تعلیمات اور پاکیزہ زندگی کے حالات کو اس کے ماننے والے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کے پیش کرتے ہیں اور یوں ہر شخص اپنے پیشوا کے علاوہ دوسرے مذاہب کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے - یہ اسی پر امن تعلیم پر عمل پیرا ہونے کا نتیجہ ہے کہ آج جو شخص بھی جماعت احمدیہ سے وابستہ ہو جاتا ہے اس کی زندگی میں غیر معمولی طور پر ایک اخلاقی اور سماجی انقلاب آ جاتا ہے کہ وہ دوسروں کے جان و مال اور عزت اور مذہب کے تحفظ کا اس قدر لحاظ کرتا ہے کہ گویا وہ اپنی ذات کے تحفظ کا فریضہ ادا کر رہا ہے - اس بات کی تصدیق ہندوستان میں ایک برطانوی روزنامہ سٹیٹسمین STATESMAN نے کی جو دہلی اور کلکتہ سے بیک وقت نکلا کرتا تھا اور انگریزوں کی ملکیت تھا - ۱۹۴۷ء کے فرقہ وارانہ مذہبی فسادات کے بعد اخبار مذکور نے جماعت احمدیہ کو یوں خراج تحسین ادا کیا :-

"ہندوستان کے شہر قادیان میں ایک ہندوستانی ..... (فرستادہ الٰہی - ناقل) پیدا ہوا جس نے اپنے گردوپیش کو نیکی اور اخلاق سے بھر دیا - یہ اچھی صفات اس کے لاکھوں ماننے والوں کی زندگی میں بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منعکس ہیں۔ احمدیہ جماعت کا نقطۂ نظر تعمیری اور اس کا رویہ پابند قانون ہے۔ یہی ایک واحد جماعت ہے جو عدالتی ریکارڈ کی رو سے جرم سے پاک ثابت ہوتی ہے۔ گذشتہ فرقہ وارانہ فسادات (۱۹۴۷ء) میں بھی احمدیوں نے اپنے ہاتھ قتل و غارت اور لوٹ کھسوٹ سے پاک رکھے۔ یہ سب کچھ ان کے روحانی پیشوا کی عمدہ تعلیم کے بغیر وقوع میں نہیں آسکتا تھا۔"

(سٹیٹسمین انڈیا ۱۲ فروری ۱۹۴۹ء)

یہ وہ امن وسلامتی۔ صلح و آشتی کا حقیقی مشن ہے جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد کے مقدس ہاتھوں شروع ہوا ہے جس کی آج دنیا کو سب سے زیادہ ضرورت ہے جیسے بیسویں صدی کے عظیم فلاسفی تاریخ دان نے بھی جہاں دنیا میں ایک نئی تہذیب کی ضرورت کا ذکر بڑی شدومد کے ساتھ کیا ہے وہاں اپنی کتاب

CIVILIZATION ON TRIAL

سویلائزیشن آن ٹرائل یعنی تہذیب کا ایک میزانی تجزیہ میں بتایا ہے کہ دنیا کو اسوقت دو ہی خطرات کا سامنا ہے جو مغربی معاشرہ کی پیداوار ہیں اور اب دنیا کے لئے بلائے جان بنے ہوئے ہیں ایک نسلی امتیاز کا عفریت اور دوسرا شراب کا بکثرت استعمال اور ان دونوں خطرات کا مقابلہ ..... (دین حق۔ نا قبل، آسانی سے کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ (صفحات ۲۰۳ - ۲۰۲) اور مستقبل میں یہ دین حق کس طرح دنیا کو اس منجدھار سے نکالنے میں کامیاب ہو سکتا ہے تو اس کے آثار کا ذکر معروف تاریخ دان ٹائن بی کرتا ہے اور اس نے مغرب میں احمدی مربیان کے سرگرم عمل ہونے کا بھی تذکرہ کیا ہے اور ان کی کمزور حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

تاریخ کے وہ نظائر جن کی روشنی کو ہم نے اپنی رہنمائی کے لئے اختیار کیا ہے ہم کو بتاتے ہیں کہ ماضی میں ان مذاہب نے جو تہذیبی کشمکش میں نمایاں کردار کے حامل رہے ہیں اپنے مقصد کے حصول میں صدیاں گذار دیں یہ اسی طرح ہے جیسے کسی گھوڑدوڑ میں بظاہر نظروں میں نہ آنے والا گھوڑا ہی آخر میں بازی لے جاتا ہے (صفحات ۲۰۴ - ۲۰۳)

پس آج جبکہ دنیا کو اپنے مستقبل کی فکر ہے ایک آواز ایسی بھی ہے جو خواہ کتنی ہی کمزور سمجھی جائے رفتہ رفتہ سب کی توجہ کا مرکز بھی بنتی جا رہی ہے۔ اور وہ ہے مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی آواز

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

صد سالہ جشن تشکر مبارک ہو
• تقریبات کی فوٹوز
• پاسپورٹ شناختی کارڈ کی فوری فوٹوز
• فلموں کی ڈیویلپنگ پرنٹنگ اور انلارجمنٹ
نیز فوٹو سٹیٹ کیلئے تشریف لائیں
فوٹو ٹائم
گولبازار ربوہ
فون ۷۳۶
پروپرائیٹر عطاء المنان

جرمن سیل بند
ادویات نیز فرانس امریکہ اور لندن کی پیٹنٹ
اور مفرد ادویات کیلئے
شاہ ہومیوپیتھک سٹور کو یاد رکھیں

صد سالہ
جشنِ تشکر کے موقع پر احباب جماعت کی خدمت میں
مبارکباد
معیاری بیکری کا نام
رحمٰن بیکرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
تقریبات کیلئے آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے
فون نمبر :- ۳۳۰

صد سالہ جشن تشکر مبارک ہو
مُون مُوویز
فکشن ریکارڈنگ سنٹر
رابطہ ۶۱۳۴۸

قاضی پن رئیرز اینڈ ربڑ سٹمپ میکرز
نیلا گنبد لاہور فون: ۶۱۳۴۸
اب جاپانی مشین پر بھی مہریں تیار کی جاتی ہیں۔ • ہر قسم کے پلاسٹک بیج
• سکول بیج • پاکٹ نیم پلیٹ و براس و سٹیل نیم پلیٹ • انگریورز

ہماری طرف سے دنیا بھر کے احمدی احباب کو صد سالہ جشن تشکر مبارک ہو۔
خوش آمدید
شیشہ حسن ابدال
خوش آمدید
بھٹی گلاس ہاؤس
ہمارے ہاں ہر قسم کا عمارتی شیشہ، آئینہ، فرشی شیشہ دستیاب ہے،
نیز فوٹو فریمنگ اور پوسٹر سینریاں اور بانیٔ سلسلہ
اور ائمہ جماعت کے فوٹو سیٹ بہترین ڈیزائن
میں مل سکتے ہیں۔ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر :- محمد یعقوب بھٹی :- محمد یوسف بھٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتلاؤں کے ادوار میں جماعت احمدیہ پر

افضال و انعامات کی موسلا دھار بارش

مکرم عبد السمیع خان صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

مذہب کی تاریخ پر سرسری نظر رکھنے والا بھی یہ امر بخوبی جانتا ہے کہ ابتلاؤں اور مشکلات کے ادوار سے گزرنا الٰہی جماعتوں کا ایک خاصہ ہے جس کے اندر اللہ تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں اور مصالح پوشیدہ ہوتے ہیں جو آہستہ آہستہ مگر تہہ بہ تہہ رحمتوں اور برکتوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ پس یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ مذہبی جماعتوں کی ترقی میں ابتلا کھاد کی حیثیت رکھتے ہیں عشق و وفا کے کھیت خون سے سینچے جاتے ہیں خدا تعالیٰ کے پیار کی موسلا دھار بارشوں سے سیراب ہوتے ہیں اور عظیم الشان فضلوں عظمتوں اور کامیابیوں کے پھل اگاتے ہیں

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مقربان الٰہی پر وارد ہونے والے ابتلاؤں کے اس فلسفہ کو یوں بیان فرماتے ہیں :۔

"ان لوگوں کی مثال مشک کے نافہ کی سی ہوتی ہے وہ جب تک بند ہے اس میں اور مٹی کے ڈھیلے میں کچھ تفاوت نہیں پایا جاتا مگر جب اس پر سختی سے جراحی کا عمل کیا جاوے اور اس کو چھری یا چاقو سے چیرا جاوے تو معاً اس میں سے ایک خوش کن خوشبو نکلتی ہے جس سے مکان کا مکان معطر ہو جاتا ہے اور قریب آنے والا بھی معطر کیا جاتا ہے سو یہی حال انبیاءؑ اور صادق (صاحب ایمان لوگوں۔ ناقل) کا ہے کہ جب تک ان کو مصائب نہ پہنچیں تب تک ان کے اندرونی قویٰ چھپے رہتے ہیں اور ان کی ترقیات کا دروازہ بند رہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۹۲)

نئے سنگِ میل

جماعت احمدیہ کو بھی اس قدیم سنت کے موافق روزِ اوّل سے آج تک قسما قسم کے گمبھیر طوفانوں اور خوفناک زلازل سے واسطہ رہا ہے مگر یہ ایک حیرت انگیز حقیقت ہے کہ یہ ابتلا جماعت کی ترقی میں ہمیشہ سنگ میل بن کر آئے ہیں اور انہوں نے جماعت کو نئی نئی رفیع الشان منزلوں کی طرف گامزن کیا ہے ان ابتلاؤں کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل اس طرح موسلا دھار بارش کی طرح برسے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

یہ مصائب انفرادی بھی ہیں اور اجتماعی بھی۔ قومی اور ملکی سطح کے بھی ہیں اور بین الاقوامی پیمانہ کے بھی۔ طبعی اور حادثاتی بھی ہیں اور منظم شاطرانہ چالوں اور عیار دماغوں کی پیداوار بھی۔ جماعت کا ہر طبقہ اور ہر نسل ابتلاؤں سے سرا ٹھا کر گزری ہے۔ سرخرو ہو کر نکلی ہے سربلند ہو کر ابھری ہے اور سرفراز ہو کر چمکی ہے یہ منظر دیکھ کر دل بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ یہ ابتلاء اپنی ذات میں بہت بڑا انعام ہیں جن سے لاتعداد افضال الٰہی کے چشمے پھوٹتے ہیں

ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا

ان میں سب سے بڑا اور سب انعاموں کی جان تعلق باللہ کا پھل ہے۔ احمدی تو ویسے بھی اپنے زندہ خدا پر ایک غیر متزلزل یقین اور ایمان رکھتا ہے مگر جب بلا خیز طوفانوں میں سارے سہارے کٹ جاتے ہیں اور تنکے بھی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں تو ایک احمدی اپنی پوری قوت اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا کی طرف جھکتا ہے اور ایک بچہ کی طرح خدا کی گود میں آ جاتا ہے اور تب خدا اس کے لئے وہ عجائب باتیں دکھلاتا ہے جو عام حالات میں محالات کی طرح نظر آتی ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

"درحقیقت ابتلاء بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں کہ ایک طرف عبودیت مضطر ہو کر اور چاروں طرف سے کٹ کر اس اکیلے سبب ساز کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ادھر سے الوہیت اپنے فضلوں کے لشکر سے کر اس کی تسلی کے لئے قدم بڑھاتی ہے۔ میں ہمیشہ سنت انبیاء علیہم السلام اور سنت اللہ میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر اس گرامی جماعت کی رافت و رحمت ابتلاء کے وقت اپنے خدام کی نسبت جوش مارتی ہے آرام و عافیت کے وقت وہ حالت نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۱)

ایام بلا میں احمدی خصوصیت کے ساتھ راتوں کو اٹھ کر اپنی عبادت کے میدانوں کو گرم کرتے ہیں اور اس زور کے ساتھ پکار کرتے ہیں کہ عرش کے کنگرے بھی لرز جاتے ہیں اس قوت کے ساتھ اللہ کی مدد کے لئے آواز بلند کرتے ہیں کہ آسمان سے ابواب رحمت کھلنے لگتے ہیں اور ہر باب سے آواز آتی ہے اللہ کی رحمت تو قریب ہے اسے سننے والو سنو کہ خدا کی مدد قریب ہے اور وہ پہنچنے والی ہے اور پھر وہ مدد واقعتاً پہنچ جاتی ہے۔

سجدوں کے تیر

آج دنیا کے پردے پر جماعت احمدیہ اس وادیٔ عشق و وفا میں منفرد مقام رکھتی ہے کہ ہر مشکل اور ہر مصیبت میں اس کو پہلے سے بڑھ کر دعاؤں اور التجاؤں کے انعام سے نوازا جاتا ہے یہ وہ گریہ زاری ہے جو ہر نمرود کا سر کچلنے کی طاقت رکھتی ہے اور پتھروں کا سینہ پھاڑ دیتی ہے ایسے ہی سجدے تھے جنہوں نے صحرائے عرب کو رشکِ جنت بنا دیا تھا اور یہی سجدے احمدیوں کو ابتلاؤں نے عطا کئے ہیں۔

ان مقبول سجدوں سے بڑھ کر اور کس انعام کی تمنا کی جا سکتی ہے جب ہر طرف سے بلائیں گھیر لیتی ہیں تو نصرت الٰہی اپنی روشنی پھیلا دیتی ہے

ہندوستان میں سندھی کے علاقہ میں ایک جگہ احمدیوں کا پانی بند کر دیا گیا اور دور دور تک وہاں پانی نہیں تھا جو چند نلکے تھے وہاں سے گندا اور کھاری پانی نکلتا تھا اور زندگی بچانے کے لئے وہی استعمال کرنا پڑتا تھا، معلمین کو بہت دور سے اونٹنیوں پر یا کسی اور چیز پہ پانی لانا پڑتا تھا۔ اس صورت حال میں فوری طور پر امام جماعت احمدیہ نے ٹیوب ویل لگانے کا ارشاد فرمایا جب ٹیوب ویل لگ رہا تھا تو ۲۲۰ فٹ تک انہوں نے کھود لیا اور پانی کا کوئی نشان نہیں تھا ارد گرد کے لوگ اکٹھے ہو رہے تھے اور مذاق اڑا رہے تھے اور تمسخر کر رہے تھے اور کہتے تھے احمدیت جھوٹی ہے نا۔ اگر سچی ہوتی تو پانی مل جاتا۔ ہمیں تو ستر ستر اسی اسی فٹ پر پانی مل گیا ہے۔ تمہیں ۲۲۰ فٹ پر بھی پانی نہیں ملا۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اچانک کنوئیں کے اندر سے اتنے زور سے اتنے زور سے پانی پھوٹا کہ وہ حیران رہ گئے اور پانی بہت ہی میٹھا اور شیریں تھا ۲۲۰ فٹ تک خدا اس لئے لے گیا کہ اوپر کی سطح میں نمک زیادہ ہے اور جو پانی ستر فٹ یا اسی فٹ پر مل جاتا تھا وہ نمکین تھا۔ پھر خدا نے ایک اور نشان دکھایا کہ تمسخر کرنے والوں کے نلکے سوکھ گئے اب صرف یہی نلکا جاری ہے جس سے سارے مخالفین پانی لیتے ہیں۔

تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا

قرب الٰہی اور استجابت دعا اس رنگ میں بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مبشر رؤیا اور خوشخبریاں عطا فرماتا ہے جو دوسروں کے لئے بھی ازدیاد ایمان کا موجب ہوتی ہیں

حضرت مولانا محمد صادق صاحب سماٹری ایک عرصہ تک انڈونیشیا میں مربی رہے جنگِ عظیم کے ایام میں جاپان سارے انڈونیشیا پر مسلط ہو چکا تھا اسی دوران میں حضرت مولانا صاحب کو اطلاع ملی کہ جاپانی حکومت نے انہیں بغیر کسی وجہ کے قتل کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کے ریشمی کپڑے کی اعلیٰ کوالٹی کا مرکز
ہول سیل نرخوں میں بارعایت خرید فرمائیں

غفور کلاتھ ہاؤس

گول کپڑا بازار
فیصل آباد

دوکان : ۲۵۷۵۷

گھر : ۲۳۸۵۹

ہر قسم کا مردانہ وزنانہ کپڑا ہول سیل، بارعایت نرخوں پر
خرید فرمائیں

شاہد کلاتھ ہاؤس

شاہینہ مارکیٹ گوردوارہ گلی نمبر ۱ فیصل آباد

فون : دوکان - ۲۸۶۵۹ پی پی رہائش : ۲۳۸۵۹

قائم شدہ ۱۹۵۵ — عزم نو ۱۹۸۴

* - بیڈ فورڈ اور دیگر گاڑیوں کے پرزہ جات
* - آٹو موٹیو بیرنگ AUTOMOTIVE BEARINGS
* - ہر گاڑی اور انجن کیلئے ریڈی ایٹر جالی RADIATOR
* - عمومی پرزہ جات
* - RCD بال بیرنگ
* - ALLWIN کے پرزہ جات
* - AGZI AUTO کے پرزہ جات
* - گارڈ فلٹر
* - LION برانڈ اپوکسی ڈپوکسی
* - کمپلکس اور ٹربو والو اور گائڈ

— تھوک اور پرچون کا معروف ادارہ —

رفیق اینڈ برادرز

ایوانِ دوست - بالمقابل جنرل
بس سٹینڈ سرگودہا روڈ فیصل آباد
فون ۵۲۱۵۹ — ۵۱۱۶۴

ہول سیلرز اینڈ امپورٹرز
آٹوموٹو پارٹس

تار : آٹوسنٹر

آٹو سنٹر

فون
۷۲۳۳۸۵
۷۲۷۰۵۴
۷۲۱۰۶۸

پلازا سکوائر رحیم منزل
ایم اے جناح روڈ
کراچی - ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا نے بانڈونگ کی جماعت کو تحریک کی کہ نماز تہجد کا التزام کیا جائے اور محض خدا سے مدد طلب کی جائے چوتھی رات مولانا کو خواب میں بتایا گیا کہ دانیال کی کتاب کی پانچویں فصل پڑھو اس فصل میں ایک لمبی کہانی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا نے ایک ظالم بادشاہ کو نیست و نابود کر دیا۔

یہ واقعہ اپریل ۴۵ء کا تھا اور یہ رویا بہت سے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں کو سنا دی گئی تھی اسی سال اگست میں ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹم بم گرائے گئے اور جاپانی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ اسی دوران جاپانی حکومت کے کاغذات سے خط نکلا جس میں ۲۳، ۲۴ر اگست کی رات کو ۶۵ آدمیوں کے قتل کرنے کا فیصلہ درج تھا اور مولانا محمد صادق کا نام سرفہرست تھا۔

مگر فیصلہ نافذ ہونے سے قریباً ۱۵ دن پہلے خدائے قادر نے جاپانی حکومت کو تباہ و برباد کر دیا۔

(برھان ہدایت جلد ۱ صفحہ ۲۰۵)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

"قرب کے مراتب جس طرح جلد ابتلاء کے وقت میں طے ہوتے ہیں وہ یوں زہد و تعبد یا ریاضت سے تو سالہا سال میں بھی تمام نہیں کئے جاتے"

(ملفوظات جلد نمبر ۵ صفحہ ۱۹۳)

"جس کو یہ خدا مل جائے اس کو تو کونین کی دولت مل جاتی ہے پھر کون سا خوف ہے جو اس کو ڈرا سکتا ہے سو قرب باری تعالیٰ کا یہ انعام استقامت اور ثبات قدم اور غیر معمولی جرأت کے رنگ میں اپنا جلوہ دکھاتا ہے۔

۱۹۵۳ء میں جبکہ فتنہ و فساد کے شعلے پوری شدت سے بھڑک رہے تھے اور دنیاداروں کی نگاہ میں پنجاب بلکہ ملک بھر سے احمدیت کا نام و نشان تک معدوم ہو جانا قطعی اور یقینی نظر آ رہا تھا سیدنا حضرت فضل عمر نے بڑے جلال کے ساتھ فرمایا:۔

"فتح ہماری ہے۔ کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا مگر وہ... مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے وہ میرے پاس ہے وہ مجھ میں ہے خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے"۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۳)

اس واقعہ کے اکتیس ۳۱ سال بعد جبکہ حالات پہلے سے زیادہ پُرخطر اور دل ہلا دینے والے تھے بیت المبارک ہالینڈ سے زندہ خدا پر ایمان کا یہ نعرہ بلند ہو رہا تھا۔

"جماعت احمدیہ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک والی رکھتی ہے ایک ولی رکھتی ہے جماعت احمدیت کا ایک مولیٰ ہے اور زمین و آسمان کا خدا ہمارا مولیٰ ہے لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں تمہارا کوئی مولیٰ نہیں ہے۔ خدا کی قسم جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا خدا کی تقدیر جب تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کرے گی تو تمہارے نام و نشان مٹا دیئے جائیں گے اور ہمیشہ دنیا تمہیں ذلت و رسوائی کے ساتھ یاد کرے گی"

(خطبہ جمعہ ۱۴ دسمبر ۱۹۸۴ء)

راہِ وفا کے مسافر

خدائے قادر پر ہر لحظہ بڑھتے رہنے والے ایمان اور ہر چہار سو اس کی نازل ہونے والی برکتوں کے جلو میں جماعت احمدیہ استقامت کا جھنڈا لہراتی ہوئی ہر ابتلاء میں داخل ہوتی ہے اور ہر سو زیاں سے بے نیاز ہو کر اپنی جان، مال، اور عزت اور آبرو سب کچھ اپنے مولیٰ کے نام نچھاور کر دیتی ہے۔ آغاز احمدیت سے لے کر اب تک ہر سال خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے کے نتیجہ میں مذہب کا آسمان نئے رنگ میں سنوارا اور سجایا جا رہا ہے اور احمدیت کی قربانیوں کے چاند ستارے ایک نئے آسمان کو جنم دے رہے ہیں:۔

قربانی کی توفیق کا انعام

مگر قربانی کے اجر سے قطع نظر قربانیوں کی توفیق عطا ہونا اپنی ذات میں خدا تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور انعام ہے قوموں کی تقدیر بدلنے کا راز اس بات میں ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں قربانی کی توفیق عطا فرمائے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ اس حقیقت کی نقاب کشائی یوں کرتے ہیں:۔

"سب سے زیادہ دیرپا احسان جو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر فرماتا ہے وہ قربانی کا اجر نہیں بلکہ خود قربانی کی توفیق ہے۔ کیونکہ قربانی کی توفیق انسان کو اور اس کی روح کو دائمی عظمت عطا کرتی ہے اس سے بڑا کوئی اجر ہو ہی نہیں سکتا جس کا انسان تصور کر سکے اور ہر اجر کی بنا ر وہ بن جاتی ہے ہر اجر کے حصول کا ذریعہ قربانی بن جاتی ہے...... اسی سے اعلیٰ اخلاق پیدا ہوتے ہیں اسی سے عظیم کردار پیدا ہوتے ہیں اور آئندہ عظیم الشان نسلوں کی بنیاد ڈالی جاتی ہے۔ قربانی ہی ہے جو روحانی انقلاب برپا کیا کرتی ہے۔

خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء

ابتلاء کے دنوں میں خدا تعالیٰ کے یہ فضل جماعت پر تیز بارش کی طرح برستے ہیں اور روز نئی نئی قربان گاہیں دکھائی جاتی ہیں قربانیوں کی توفیق بڑھائی جاتی ہے ظرف وسیع کئے جاتے ہیں اور جماعت بشاشت کے ساتھ ہر قسم کی قربانیاں دیتے ہوئے آگے بڑھتی چلی جاتی ہے

جماعت احمدیہ کی اس روح ایمانی اور قوت استقامت کو دیکھ کر غیروں کی نگاہیں بھی حیرت زدہ ہیں چنانچہ ایک سکھ ایڈیٹر سردار دیوان سنگھ مفتون لکھتے ہیں۔

"جو لوگ احمدیوں کے مذہبی کیریکٹر اور ان کے بلند شعار سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اگر دنیا کے تمام احمدی ہلاک ہو جائیں ان کی تمام جائیداد لوٹ لی جائے صرف ایک احمدی زندہ بچ جائے اور اس احمدی سے یہ کہا جائے کہ اگر تم بھی اپنا مذہبی شعار تبدیل نہ کرو گے تو تمہارا بھی حشر ہو گا تو یقیناً دنیا میں زندہ رہنے والا یہ واحد احمدی بھی اپنے شعار کو نہیں چھوڑ سکتا مرنا اور تباہ ہونا قبول کر لے گا"

(ریاست دہلی ۱۶ مارچ ۱۹۵۳ء)

نہ ان سے رُک سکے مقصد ہمارے

پس قربانیوں کی توفیق ابتلاؤں کے ادوار میں اللہ تعالیٰ کے موسلادھار افضال کا دوسرا نام ہے اور پھر یہ قربانیاں لامتناہی انعامات کا اجر لے کر آتی ہیں اور ہر طرف جل تھل ہو جاتا ہے

اس اجر اور رحمت کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ ہر وہ پہلو جس میں جماعت کو کمزور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہ پہلے سے زیادہ طاقتور اور قوی ہو کر نکلتی ہے اور ہر مشکل اپنے پیچھے عظیم خوشخبریاں، نئی منزلیں اور بیش قیمت روحانی تحائف چھوڑ جاتی ہے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف لکھتے ہیں

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ تعلق باللہ، دیانت، خلوص، حلم اور اثر کے اعتبار سے پہلوؤں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے مگر ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہو رہا ہے۔"

(المنبر لائلپور ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء)

مولیٰ کی گود میں

جماعت احمدیہ کو عبادت سے روکنے اور اللہ اور اس کے رسول سے تعلق کاٹنے کی کوشش کی گئی تو وہ عبادت اور درود شریف اور دعاؤں میں پہلے سے بھی بڑھتی گئی وہ لوگ جو کبھی بہت سست تھے بیوت الذکر سے دور تھے ان کے دلوں سے محبت الٰہی کے چشمے پھوٹنے لگے دنیا کی لذتوں کی طرف بھٹکنے والے نوجوان نفس کی کونپلیں کاٹ کر دین کی طرف واپس لوٹے اور عبادت گزاروں کی صفِ اول میں شامل ہو گئے اور ان کے سینوں سے ایسی شعاعیں نکلیں جنہوں نے ماحول کو منور کر دیا۔

کتنے ہی لوگ تھے جو عبادت کے جرم میں جیلوں میں ڈالے گئے اور جیلوں میں بھی ان کی تاثیر سے دوسرے قیدی بھی اللہ کے حضور سر جھکانے لگے ہر قسم کے گند اور برائیوں میں ملوث لوگ توبہ کر کے پاک باز بن گئے۔

پاکستان میں گزشتہ سالوں میں احمدیوں کی چار بیوت الذکر مسمار کی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے بدلہ میں ۱۰۰ سے زیادہ بیوت الذکر عطا فرمادیں اور جولائی ۱۹۸۸ء تک جماعت نے پانچ صد سے زیادہ بیوت تعمیر کئے اور وہ بنے بنائے بیوت اس کے علاوہ ہیں جو نئے آنے والے اپنے ساتھ لے کر آئے

ہالینڈ میں احمدیہ بیت الذکر جلائی گئی تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے اعلان کیا کہ ہم اس سے ۱۰ گنا بڑی بیت الذکر تعمیر کریں گے بنگلہ دیش میں احمدیوں کے بیوت الذکر پر حملے ہوئے تو حضور نے تحریک فرمائی کہ جگہ جگہ عبادت گاہیں تعمیر کی جائیں جہاں موجود ہیں ان میں وسعت پیدا کی جائے اور ان کی ظاہری صفائی اور زینت بھی بڑھائیں اور ان کی روحانی آبادی میں اتنا اضافہ کریں کہ وہ چھلکنے لگ جائیں۔

(خطبہ جمعہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۷ء)

فوج در فوج

احمدیت کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے بڑی زبردست تدبیریں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر
احباب جماعت کی خدمت میں
مبارکباد

فاتح جنرل اینڈ کریانہ سٹور

دار النصر غربی ربوہ
پروپرائیٹر: ناصر الدین خالد

جدید ڈیزائنوں میں ہر قسم کا
فرنیچر تیار کیا جاتا ہے

مرزا بابا سلیمان فرنیچر ورکس

گولبازار ربوہ فون: پی پی/۵۳۱
پروپرائیٹر: عبد المجید خان

دانت مت نکلوایئے

دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج، دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے
• ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کیے جاتے ہیں • دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں

شریف ڈینٹل کلینک

اقصیٰ روڈ ربوہ فون ۵۴۳

اوقات مشورہ
ڈاکٹر بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) مرزا مبشر احمد
آئی سپیشلسٹ
...... مندرجہ ذیل ہوں گے ......
صبح ۱۰ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر
شام ۵ بجے تا ۷ بجے
تعطیل: بروز جمعہ

امتیاز سرجیکل کلینک ۸۔ اے حبیب اللہ روڈ
آف ڈیوس روڈ
(فون ۳۷۲۰۵۷ - ۳۰۱۴۴۵) لاہور

محمود جیولرز

خالص سونے کے جدید ڈیزائنوں میں
زیورات بنوانے اور خرید و فروخت
کیلئے

محمود جیولرز فون
گولبازار دکان ۶۸۱
ربوہ گھر ۶۸۲

(چاندی کی انگوٹھیاں) سندھی و فینسی کوکے
ہر وقت دستیاب ہیں

صد سالہ جشنِ تشکر مبارک ہو
○ فوٹو بنوانے
○ آوٹ ڈور فلموں کی ڈیولپنگ پرنٹنگ
○ اور انلارجمنٹ کیلئے تشریف لائیں

میمو ریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ
فون: ۵۳۱

بین الاقوامی علاج کا رواج ترقی کر رہا ہے

کیوریٹو تشخیص فارم
CURATIVE
DIAGNOSTIC
FORM

مرتبہ: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

ڈاکٹر صاحبان کیلئے نمونہ فری

• مریض کی تکالیف کا سر سے پاؤں تک نقشہ پیش کرتا ہے
• جسے اردو یا انگریزی میں پُر کیا جا سکتا ہے
• اور جسے پڑھ کر ڈاکٹر گویا دور بیٹھے مریض کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

تین روپے کے ٹکٹ (بیرون پاکستان سے ایک ڈالر کی رقم) بھجوا کر بذریعہ ڈاک طلب فرمائیں
۲۰٪ فی سینکڑہ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ فون: ۷۷/۱ ۶۰۶

(کپورتھلیوں کی جدی دکان)

شالیمار معراجدین محمد نور الدین (پنساری)

کسیرا بازار گوجرانوالہ

گرم مصالحہ جات اور دیسی نسخہ جات بڑی احتیاط سے
تیار کئے جاتے ہیں

احمدیت کی دوسری صدی فتوحات کی صدی ہوگی۔ جشنِ صد سالہ مبارک

سونے و چاندی کے معیاری زیورات تیار کروانے کے لیے
ہمارے ہاں تشریف لائیں

المبارک جیولرز

سی بلاک۔ چوک دربارے والا
اوکاڑہ
پروپرائیٹر: مبارک احمد

جرمن ادویات

سے نئی اور پرانی امراض کے کامیاب علاج
کیلئے تشریف لائیں۔ یا ڈاک سے دوا منگوائیں

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

جو لوگ قرآن کو عزت دینگے
وہ آسمان پر عزت پائینگے

یوسف ٹریڈرز

۱۱ — ریل بازار اوکاڑہ
فون — ۲۴۱۹
(ڈسٹری بیوٹرز)

کوہ نور کیمیکل کمپنی
پرائیویٹ لمیٹڈ کراچی

انٹرنیشنل لیبارٹری

بھائی بھائی ٹریڈرز نزد ایوان محمود ربوہ

جشنِ صد سالہ مبارک
نئی دوکان۔ نئی ورائٹی کے ساتھ۔ بازار سے بارعایت

سمیع کلاتھ ہاؤس گول چوک
اوکاڑہ
پروپرائیٹرز: سمیع برادرز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئیں مگر کوئی پیش نہ گئی یہاں تک کہ جماعت کی طرف آنے والے راستوں پر قانون کی دیواریں اٹھائی گئیں اور حتی الامکان بلند کی گئیں اور چاروں طرف سے محصور کر دیا گیا مگر خدا تعالیٰ کی رحمتیں اسی نسبت سے اور بھی بڑھ کر نازل ہوئیں۔ سالانہ بیعتیں جو پہلے انگلیوں پر گنی جا سکتی تھیں سینکڑوں میں داخل ہوئیں اور پھر ہزاروں لاکھوں میں تبدیل ہو گئیں ۱۹۸۴ء کے بعد بیعتوں کی سالانہ تعداد پہلے گزشتہ سال سے دوگنی ہوئی اور اب تین گنا ہو چکی ہے۔

ہندوستان میں تحریک شدھی نے ایک عرصہ کے بعد پھر زور مارا تو خدا کے فرشتے نصرتِ الٰہی ہمراہ لیکر زمین پر اتر آئے۔ کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ہندوستان کی احمدی جماعتیں جو متحدہ ہندوستان کی نسبت سے اپنی کمیت اور وسائل کے لحاظ سے بہت ہی کمزور ہیں اس دشمن کو جو بہت زیادہ اور طاقتور ہے مسلسل پسپا کرتی چلی جا رہی ہیں اس کا یہ ثبوت کیسا بیّن ہے کہ ہندوستان میں ۱۹۴۷ء سے اب تک ہونیوالی مجموعی تعداد سے زیادہ بیعتیں ۱۹۸۴ء کے بعد ہو چکی ہیں۔

نئی قائم ہونیوالی جماعتوں کی تعداد سالانہ اوسطاً ۲۸ تھی جو ۸۴ کے بعد ۱۰ گنا بڑھ کر ۳۰۰ سے زائد ہو چکی ہے۔

وسّع مکانک کا ظہور

ان نئے آنیوالوں کے ساتھ جو مکانی وسعت پیدا ہوئی اس کی داستان تو ایک ناقابلِ یقین کہانی لگتی ہے۔ ۱۹۷۴ء سے پہلے ربوہ میں غیر ملکی مہمانوں کی رہائش کیلئے کوئی جدید قیام گاہ نہ تھی اور اس وقت قانونی دیواریں کھڑی کرنیوالے سوچ رہے تھے کہ اب ربوہ ویران ہو جائے گا مگر خدا تعالیٰ اپنے نمائندہ کو یہ خوشخبری دے رہا تھا کہ

وَسِّعْ مَکَانَکَ

ان مکانوں میں وسعت پیدا کرو اور آنے والوں کو ٹھہرانے کے سامان پیدا کرو۔ جماعت احمدیہ کے تیسرے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب اس خوشخبری کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کا تعلق ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں آپ کو بلاتے کے ساتھ ہے فرمایا:

"جب یہ کہا گیا کہ سوال و جواب ہوں گے اور اسی وقت آپ نے جواب دینا ہوگا تو صدر انجمن احمدیہ نے لکھا کہ نوّے سال پر لٹریچر پھیلا ہوا ہے سینکڑوں کتابیں ہیں اور امام جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ ساری کتب ان کو زبانی یاد ہیں۔ اس واسطے ایک دن پہلے سوال کریں اور اگلے دن جواب مل جائے گا۔ انہوں نے کہا نہیں یہی ہوگا طبعاً بڑی اہم ذمہ داری تھی۔ اور پریشانی ساری رات میں نے خدا سے دعا کی ایک منٹ نہیں سویا دعا کرتا رہا صبح کی اذان کے وقت مجھے آواز آئی بڑی پیاری

وَسِّعْ مَکَانَکَ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ

ہمارے مہمانوں کی فکر کرو وہ تو بڑھتے ہی رہیں گے اپنے مکانوں میں وسعت پیدا کرو۔ استہزاء کا منصوبہ ضرور بنایا ہے انہوں نے مگر ہم اس کے لیے کافی ہیں۔

کہتے ہیں ۵۲ گھنٹے۔ ۱ منٹ میرے پر جرح کی اور ۵۲ گھنٹے۔ ۱ منٹ میں نے خدا کے فرشتوں کو اپنے پہلو پہ کھڑا پایا"

(الفضل ۲۴ دسمبر ۱۹۸۰ء)

وسعت کے یہ سامان بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خود ہی مہیا فرمائے اور آج ربوہ کے چھوٹے سے شہر میں نصف درجن سے زیادہ گیسٹ ہاؤس موجود ہیں جو جدید سہولتوں سے آراستہ ہیں اور خدا کے فضلوں کا نشان بن چکے ہیں۔

دارالضیافت میں بہت وسعت پیدا ہو چکی ہے۔ نئے لنگر خانے قائم ہو چکے ہیں۔ البیت المبارک بڑھتی ہوئی ضرورتوں کیلئے ناکافی ہو گئی تھی اس میں وسعت پیدا ہوئی ہے۔ نئی جلسہ گاہ بھی اپنے مہمانوں کی منتظر ہے۔ ایک عالمی معیار کا سومنگ پول صحت مند تفریح مہیا کر رہا ہے۔ بیوت الحمد اور دارالاکرام کی عمارتیں اپنے آخری مراحل میں ہیں۔

بیرونِ پاکستان کی کیفیت یہ ہے کہ ۱۹۱۴ء میں برطانیہ میں جماعت کا پہلا مشن قائم ہوا تھا اور ۱۹۸۴ء تک یورپ کے ۸ ممالک میں ۱۸ مشن ہاؤسز بن چکے تھے۔ جن میں سے ۱۱ باقاعدہ مشن ہاؤسز تیار کئے گئے تھے۔ جبکہ سات رہائشی عمارتوں کو مشن ہاؤسز میں تبدیل کیا گیا تھا۔

۱۹۸۴ء کے بعد جو برکتیں حاصل ہوئیں انکے نتیجہ میں یورپ میں ۱۱ نئے مشن ہاؤسز عطا ہوئے ہیں اور ان میں سے بعض اتنے بڑے ہیں کہ ان کے اندر گزشتہ ۹۰ سال کے سارے مشن ہاؤسز سما سکتے ہیں ان کے علاوہ بھی وسیع قطعات خریدے گئے ہیں۔

امریکہ میں ۱۹۲۰ء میں جماعت کا پہلا مشن قائم ہوا تھا اور ۱۹۸۴ء تک کل سات مشن ہاؤسز کام کر رہے تھے ۱۹۸۸ء میں یہ تعداد تین گنا بڑھ کر ۲۲ تک پہنچ گئی ہے۔

افریقہ میں اب تک جماعت کے مراکز طوفانی رفتار سے بڑھتے ہوئے ۱۷۵ تک پہنچ گئے ہیں۔ اور ان کے علاوہ جو وسیع قطعات لیے گئے ان کی تعداد ۹۰ ہے

ہم نے سیکھا ہے حوادث میں بھی پلتے رہنا

تحریک جدید جو آج کل عالم میں دعوتِ حق کی منادی کا منبع اور سرچشمہ ہے وہ ۱۹۳۴ء کی تحریکِ احرار کا ہی تو تحفہ ہے جس نے احمدیت کو برق رفتاری کے ساتھ دنیا میں پھیلا دیا۔ اگر وہ مخالفانہ تحریک نہ اٹھتی تو آج احمدیت غالباً اس قدر مضبوط اور توانا نظر نہ آتی۔

۱۹۸۴ء کے رخ سے دیکھئے تو اس سال تک احمدیت دنیا کے ۹۱ ممالک میں قائم تھی جو ایک عظیم دورِ ابتلاء کے بعد ۱۱۷ سے زائد ممالک میں جھنڈے گاڑ چکی ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضلوں کا اس پہلو سے بھی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں ہونے والے ۸۳ء کے جلسہ سالانہ پر (جس کے بعد جلسہ منعقد نہیں ہو سکا) ۱۸ ممالک کے باقاعدہ وفود شریک ہوئے تھے اور ۱۹۸۸ء کے جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ میں ۵۴ ممالک کے باقاعدہ وفود شامل ہوئے۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

" جماعت احمدیہ تو خدا کے فضلوں کے سائے تلے آگے بڑھنے والی جماعت ہے ایک جگہ تم ظلم کا سایہ ڈالتے ہو تو چاروں طرف اللہ کی رحمت کا سایہ ہمارے لیے روشنی کر دیتا ہے ایک جگہ تم آگ بھڑکاتے ہو اور ہر طرف خدا کی رضا کی جنتیں ہمیں عطا ہوتے لگتی ہیں۔ تمہاری تلواروں کے سائے کے نیچے بھی ہمارے لیے تسکینِ قلب رکھ دی گئی ہے۔"

واقفین زندگی

کسی بھی مذہبی جماعت میں اعلیٰ مقاصد کی خاطر زندگی وقف کرنیوالوں کا وجود اپنی ذات میں خدا تعالیٰ کا ایک بہت بڑا انعام اور غیر معمولی قبولیت پر دلالت کرتا ہے۔ اس پہلو سے ابتلاء جماعت کے لیے غیر معمولی رحمت کا نشان ہیں کہ دکھوں کے ان ادوار نے واقفین زندگی کو عددی لحاظ سے ہمیشہ تقویت دی ہے۔ چنانچہ ایک وقت تھا کہ دنیا میں مذہبی تعلیم و تربیت کا صرف ایک جماعتی ادارہ تھا۔ ابتلاء کی بھٹی میں سے گزرتے ہوئے یہ جامعہ متعدد شاخوں میں پھیل چکا ہے اور کئی ملکوں میں ایسے ادارے قائم ہو چکے ہیں یا قائم ہو رہے ہیں۔ اور واقفین زندگی کی اس فوج کا بھی تصور کریں جو تحریک وقفِ نو کے نتیجہ میں ہزاروں کی تعداد میں نئی صدی میں داخل ہو رہی ہے اور چند سال بعد ان کے ذریعہ ایک عظیم الشان انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ اگر ابتلا طوفانِ نوح سے مماثلت رکھتے ہیں تو جماعت احمدیہ وہ کشتی ہے جو ڈوبنے کے لیے نہیں تیرنے کیلئے بنائی گئی ہے کوئی طوفان اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا یہ لازماً غالب آئے گی اور یہ پہاڑوں کی بلندیوں پر بلند ہو گی طوفان تھم جائیں گے مگر یہ کشتی نیچے نہیں اترے گی اور ہر نئے طوفان کے ساتھ اور بلند اور بلند سے بلند تر ہوتی چلی جائے گی۔

بے حساب دیا

جماعت احمدیہ کی معیشت اور اقتصادیات کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے بے حساب دیا چندوں کی مقدار میں غیر معمولی اضافہ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی آؤٹ ڈور پبلسٹی

پلاسٹک پول سائن

ہورڈنگ کیلئے

الائیڈ ایڈورٹائزنگ (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۰۴ - الفلاح بلڈنگ شاہراہ قائداعظم - لاہور فون ۳۰۱۸۰۶/۷

ذیلی ادارہ

جنجوعہ ایسوسی ایٹس انٹرنیشنل لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا اور قربانی اور اخلاص کے ایسے ایسے حیرت انگیز مناظر ابھرے کہ رُوح وجد میں آجاتی ہے۔

ظہور عون و نصرت دم بدم ہے

ابتلاؤں کے تازیانوں نے اشاعت کے میدان میں بھی مہمیز کا کام دیا ہے جن میں سب سے نمایاں اور تاریخی کارنامہ خدمت و اشاعتِ قرآن ہے ۱۹۵۳ء کی تحریک کے دوران اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اشاعت کلامِ پاک کی بہت بڑی سعادت عطا فرمائی۔

اور جب غیر مسلم قرار دیکر ہر طرف سے ناکہ بندی کی کوشش کی گئی تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں نے جماعت کو اس کائنات کی تاریخ میں ایک عظیم الشان خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ ۸۴ء تک یعنی ۹۵ سالوں میں جماعت کی طرف سے ۱۱ زبانوں میں تراجم قرآن شائع ہوئے تھے اور صرف ۵ سال کے عرصہ میں ۳۹ نئی زبانوں میں تراجم شائع ہو رہے ہیں چنانچہ ۵۰ زبانوں میں پورے قرآن کے تراجم اور ۱۱۷ زبانوں میں منتخب آیات کے تراجم جماعت کی نئی صدی کے آغاز تک تیار ہو چکے ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"عیسائیت نے جو یہ دعویٰ کر رکھا ہے کہ ہم نے بائیبل کو ۶۷۰ یا اس کے لگ بھگ زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا میں پھیلایا ہے اگر یہ دعویٰ سچا ہے تو جماعت احمدیہ قرآن کریم کا ۶۷۰ زبانوں میں ضرور ترجمہ کرے گی .... اس کے لیے خدا تعالیٰ نے عظیم الشان بنیادیں ڈال دی ہیں چند سال کے اندر اندر پچاس زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت کے سامان مہیا کرنا یہ بندے کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ خاص خدا کے فضل کا اظہار ہے اور انہی بارشوں میں سے ایک موسلا دھار بارش ہے۔"

اسی طرح ۱۱۷ زبانوں میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور بانی سلسلہ احمدیہ کے ارشادات بھی شائع ہو رہے ہیں۔

اس عظیم الشان اشاعتی مہم کیلئے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ایک عظیم الشان پریس بھی عطا فرمادیا ہے جس میں جولائی ۸۸ء تک ۶۶ مختلف زبانوں میں کتب شائع ہو رہی تھیں اور اس میں مزید اضافہ کا پروگرام ہے۔

مرکزی رسائل و اخبارات ضبط کئے گئے اور ان پر پابندی لگائی تو دنیا کے متعدد خطوں سے نئے اخبار اور رسائل جاری ہو گئے ہیں۔

عمومی لٹریچر میں اللہ تعالیٰ نے اتنا اضافہ فرمایا ہے کہ پہلے بیس بیس سال میں اتنا لٹریچر شائع نہیں ہوتا تھا جتنا اب ایک سال میں شائع ہو جاتا ہے۔

خزاؤں کے اندر بہاروں کا کیسا شاندار منظر ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر بلا کیں قوم راحق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

صدا گونج رہی ہے

ایک بہت ہی خاص تحفہ جس نے کلیتہً ۱۹۸۴ کی کالی راتوں کی کوکھ سے جنم لیا اور اسی دور ابتلاء کی باہنوں میں پل کر جوان ہوا وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات و فرمودات کی کیسٹس کا عالمی نظام ہے۔

میں سوچتا ہوں کہ ایک آواز کو قادیان میں دبا دینے کا دعویٰ کیا گیا مگر وہ تیز ہواؤں کے دوش پر چہار دانگ عالم میں پھیلتی چلی گئی تب لوگوں نے سوچا کہ ان ہونٹوں اور ان سننے والے کانوں کا رشتہ کاٹ دیں جو ان لبوں کی جنبش کو بھی محبت کے ساتھ دیکھتے ہیں مگر خدا کی تقدیر کچھ اور فیصلے کر رہی تھی وہ آواز آج ہر احمدی گھر میں گونج رہی ہے اور وہ وجود دور ہوتے ہوئے بھی ہمارے قریب تر ہے۔ ہم اس کا ہر پیغام اس کی آواز میں سنتے اور خدا کی حمد کرتے ہیں۔

جون ۸۸ء کی رپورٹ کے مطابق گذشتہ تین سالوں میں ۵۳ ہزار کیسٹس لندن سے دنیا کے مختلف ممالک میں بھجوائی گئیں۔ انکے ذریعہ نہ صرف جماعتوں میں نمایاں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ بلکہ امام جماعت کے ساتھ رابطہ اور محبت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور صاحب دانش لوگ اسے محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

کینیڈا میں اوٹاوہ یونیورسٹی کے شعبہ موازنہ مذاہب کے سربراہ ڈاکٹر گلبرٹی نینو کا بیان ہے کہ میں نے متعدد قوموں اور خطوں کے احمدیوں کو دیکھا۔ مگر یہ دیکھ کر حیران ہوں کہ ہر ایک کے دل میں امام جماعت کے ساتھ ناقابل بیان محبت پائی جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اس نیت سے موازنہ کر رہا تھا کہ میں نے جماعت کی ابتدائی تاریخ کا مطالعہ کیا تو حضرت بانی سلسلہ سے شدید عشق کرتے ہوئے پایا میں نے سوچا کہ اب اس واقعہ کو سَو سال گزر چکے ہیں اتنے لمبے عشق اور وہ بھی پھر ایک دوسرے سے منتقل ہوتے رہیں یہ تو ممکن نہیں اسلئے میں یہ جائزہ لوں کہ اپنے امام سے جماعت کی محبت کا کیا حال ہے مگر میں حیران ہوں کہ میں نے ساری دنیا میں کبھی کسی لیڈر سے خواہ وہ مذہبی ہو یا غیر مذہبی کسی جماعت کو اتنی محبت کرتے ہوئے نہیں دیکھا جتنی محبت جماعت احمدیہ اپنے امام سے کرتی ہے۔

پھر وہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ سے ملے اور بتایا کہ میں جب آپ سے ملا ہوں تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اتنی ہی شدید محبت آپکو بھی اپنی جماعت سے ہے۔

جماعت احمدیہ کا عالمی تشخص مجروح کرنے کی جو کوشش کی گئی کیسٹس کے اس شریانی نظام نے نہ صرف اس کا مقابلہ کیا ہے بلکہ اسے اور زیادہ اجاگر کر دیا ہے ایک امام کا سب پر رنگ چڑھ رہا ہے۔

ڈاکٹر گلبرٹی کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ دنیا میں ایک نیا جزیرہ پیدا کر چکی ہے جس ملک کی بھی جماعت احمدیہ ہو وہ دراصل جماعت احمدیہ کے اس جزیرہ کی باشندہ ہے۔

ایک ہی کردار ہے ایک ہی عادتیں اور ایک ہی مزاج، گویا ہر براعظم سے تراش کر ایک نئی قوم پیدا کی جا رہی ہے یہ توحید کا عالمگیر منظر ہے۔ جو جماعت کا شیرازہ منتشر کرنے کی کوششوں کے مقابلہ پر اسے عطا ہوا ہے۔

صوتی لہروں کا یہ نظام بہتر ہوتا چلا جا رہا ہے اور اب فرانسیسی، ڈچ، جرمن۔ سویڈش، سپینش، زبانوں میں نیز گنیا اور نائیجیریا کے علاوہ بعض دوسرے ممالک کی زبانوں میں حضور کے خطبہ جمعہ کا باقاعدہ ساتھ ساتھ ترجمہ ہو رہا ہے۔ اور حضور کی آواز کے ساتھ ان کی زبانوں میں سنوایا جا رہا ہے۔

اس نظام کو مزید وسعت دے کر بعض اہم مضامین پر مشتمل کیسٹس تیار کی گئی ہیں۔ چنانچہ جرمن، سپینش، فرنچ، اردو، عربی انگلش اور افریقہ کی مختلف زبانوں کے علاوہ دنیا کی دیگر بڑی بڑی زبانوں میں نہ صرف ایسی کیسٹس موجود ہیں بلکہ تمام دنیا کے احمدیہ مشنز میں ان کی نقول موجود ہیں۔ دنیا کے کسی ملک کا باشندہ کسی ملک میں جائے تو اس کی روحانی تشفی اور آسمانی مائدہ کا نظام موجود ہے۔

یہ صرف کیسٹس نہیں داعیان الی اللہ ہیں جو دلوں کو فتح کر رہے ہیں۔ یہ تو چراغ ہیں جن سے بے شمار دیئے روشن ہو رہے ہیں۔ یہ تو محبت کے نغمے ہیں۔ جو دل سے نکلتے اور دلوں میں اتر جاتے ہیں خدا الٰہی جماعتوں کی راتوں کو اسی طرح صبحوں میں تبدیل کرتا ہے۔

جی خوش ہوا ہے راہ کو پُر خار دیکھ کر

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں وہ تمام زمانے اور ادوار غیر معمولی برکتوں اور عظمتوں کے حامل ہیں۔ جن کو عام طور پر جماعت کے لئے تکلیف دہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ نور راہ کے وہ کانٹے تھے جنہوں نے رفتار کم کرنے کی بجائے اور تیز کر دی اور ان کا ذکر ہمارے دلوں میں گدگدی پیدا کر دیتا ہے۔

ان مخالفانہ کوششوں نے ۳۴ء میں ایک بہت ہی منظم صورت اختیار کی جب قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانیکا دعویٰ کیا جارہا تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ دنیا کی ساری طاقتیں جماعت احمدیہ کو مٹانے پر تل گئی ہیں۔ مگر یہ دور تو جماعت کو لافانی خوشیاں عطا کر گیا۔ گویا ایک نافہ تھا جس کو ۳۴ء کی تحریک نے چھیڑ دیا۔ اور وہ خوشبو سارے جہاں میں پھیل گئی۔ میری مراد تحریک جدید سے ہے۔ جو اسی خزاں کے ثمرہ کے طور پر ظاہر ہوئی۔ بانی تحریک جدید حضرت فضل عمر تو اس دور کو اپنی زندگی کے یادگار لمحات میں شمار کرتے ہیں۔ فرمایا

"تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقع کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہو سکتا۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں میں سے ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا اور میری زندگی کی ان بہترین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

فون: ۶۱۷۰۶۹

الرؤف جیولرز

پروپرائیٹر: سیّد رؤف علی
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی

صدسالہ جشن تشکر مبارک ہو

موٹر وائنڈنگ اور ہر قسم کا
بجلی کا سامان دستیاب ہے

رشید
الیکٹرک سٹور

ریلوے روڈ ۔۔۔۔ ربوہ

صدسالہ جشن تشکر مبارک ہو

حیدری جیولرز

معیاری سونا چاندی کے زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں

پروپرائٹر مبشر احمد خالد اینڈ برادرز سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد

فون نمبر پی پی ۴۷۷۶۴ ← دکان → ۴۲۵۸۳ پی پی ۔ رہائش ۴۵۳۳۸

گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی۔ جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی"

الفضل ۸ / فروری ۱۹۳۶ء

یہی وہ تحریک جدید ہے جو اپنے بعد آنے والی بے شمار تحریکوں کا منبع اور ماخذ بن گئی ہے۔ پس ایسی مخالفانہ سرگرمیاں ہمارے دلوں میں غصہ نہیں خوشیاں پیدا کرتی ہیں۔ جیسا کہ ۵۳ء کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

"ہمارے حق میں ۵۳ء بڑا مبارک زمانہ ہے۔ جس میں جماعت نے بڑی تیزی سے ترقی کی اور رفعتوں میں کہیں سے کہیں جا پہنچی۔ تربیت کے لحاظ سے بھی اور وسعت (دعوت) کے لحاظ سے بھی اور تعداد کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو بڑی ترقی نصیب ہوئی اللہ تعالیٰ نے ۵۳ء کو احمدیت کی ترقی کا ذریعہ بنا دیا۔ وہ زمانہ احمدیت کی تاریخ میں LAND MARK اور ترقی کا ایک نشان ہے۔ اس لئے جب کوئی ۵۳ء کا نام لیتا ہے۔ تو ہمیں خوشی ہوتی ہے۔

(الفضل ۱۳ / مئی ۱۹۷۳ء)

ایک اور زمانہ جس کو طویل رات کا آغاز سمجھا جاتا ہے وہ ۱۹۷۴ء کا سال ہے یہ رات ۱۰ سالوں تک خوب بھیگتی رہی اور ۱۹۸۴ء میں ایسی گہری ہو گئی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا اور امید کی بظاہر کوئی کرن نظر نہ آتی تھی اس میں ۷۷ تا ۸۸ کا گیارہ سالہ دور خاص طور پر قابلِ ذکر ہے جو قیامت کی رات بن کر آیا تھا۔ مگر یہ تو دنیا دار کی نظر تھی۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی نگاہ کچھ اور دیکھ رہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"پاکستان کے احمدیوں پر وہ جو گیارہ سالہ رات مسلط ہوئی تھی اس گیارہ سالہ رات میں ہم نے حقیقت میں اندھیروں کی بجائے روشنیاں پائی ہیں۔ اور جن لوگوں کیلئے وہ صبح تھی انہوں نے اس میں اندھیروں کے سوا کچھ نہیں پایا۔ اللہ تعالیٰ ...... کے فضل سے اس بظاہر تاریک رات سے گزرتے ہوئے ہم نے خدا تعالیٰ کے قرب کی روشنیاں پائی ہیں۔ ہم نے عبادتوں سے اپنے گھروں کو روشن کیا بیوت الذکر میں عبادتوں کے چراغ جلائے جس طرح ایک پوجا کرنے والا دیئے کی بتی روشن کرکے بتوں کے سامنے رکھتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ عقیدت اور محبت اور توحید کے عشق سے معمور ہو کر ہر احمدی نے اپنے سینے میں خدا کی عبادت کے دیئے جلائے اور اپنے سینوں کو بھی روشن کیا۔ اور اپنے گھر کے ماحول کو بھی روشن کیا ...... اس لئے جس دور کو دکھوں کے اعتبار سے اور مصیبتوں کے اعتبار سے ہم رات کہتے ہیں مذہبی اصطلاح میں وہ رات بھی ہمارے لئے روشنیاں لے کر آئی"

(خطبہ جمعہ ۲ دسمبر ۱۹۸۸ء)

فیض کا یہ شعر ہم سے زیادہ کس پر صادق آتا ہے

درِ قفس پہ اندھیروں کی مہر لگتی ہے
تو فیض دل میں ستارے اترنے لگتے ہیں

اندھیروں سے نور کی جانب

الغرض خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے کہ اسکے پیاروں کو تاریکیوں میں دھکیلنے اور اندھیروں میں پھینکنے کی جس قدر کوشش کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی محبت کے انوار سے روشن فرماتا ہے۔

حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کو ۱۹۲۴ء میں کابل میں سنگسار کیا گیا اور اس سے قبل وہ ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ایک تنگ و تاریک زندان میں محبوس رہے۔ انہوں نے قید کے عالم میں ایک دوست کو خط میں اپنی قید کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا۔

"میں تیس روز سے ایک ایسے قید خانہ میں ہوں جس کا دروازہ اور روشندان بھی بند رہتے ہیں کسی کے ساتھ بات کرنے کی بھی ممانعت ہے۔ لیکن جس قدر قید خانہ میں زیادہ اندھیرا ہوتا ہے۔ اسی قدر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے روشنی اور اطمینان قلب دیا جاتا ہے"۔

(تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۴۵)

یہ نور صرف ایک نعمت اللہ خان کو عطا نہیں ہوا تھا۔ ہر احمدی اپنی ذات میں اس کے نظارے دیکھ رہا ہے۔ ہماری تو سو سالہ تاریخ کا لمحہ لمحہ اسکی گواہی دے رہا ہے۔ پس ہمارا شاندار ماضی اور دلکش حال ہمارے روشن مستقبل کی ضمانت ہے اسی لئے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

"آپ وہ جماعت ہیں جن کو کوئی خوف نہیں اور کوئی حزن نہیں۔ خدا کی خاطر قربانیوں میں آگے بڑھیں اور خدا کے فضلوں کی بارش کو نازل ہوتے دیکھیں۔ مجھے تو حیرت ہوتی ہے ان لوگوں پر جو جماعت پر خدا کے فضلوں کو دیکھ کر انکی راہ میں روکیں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ زمین پر بہنے والے پانیوں کے سامنے تو کچھ دیر تک روک لگائی جا سکتی ہے لیکن وہاں بھی لمبے عرصہ کیلئے روک نہیں ڈالی جا سکتی وہ رکے ہوئے پانی چڑھ جاتے ہیں اور ہر بند کو توڑ دیا کرتے ہیں۔ لیکن وہ بارش جو آسمان سے نازل ہو رہی ہے اسکو بھی کبھی چھتوں نے روکا ہے اور وہ بارش جو مشرق تا مغرب محیط ہو چکی ہو۔ جو شمال میں بھی برس رہی ہو اور جنوب میں بھی برس رہی ہو وہ ساری دنیا میں اللہ کے فضلوں کے قطرے بن کر جماعت پر نازل ہو رہی ہو۔ کون ہے جس کی چھتری اس فضل کو روک دے گی۔ کون ہے جس کی چھت اس راہ میں حائل ہو جائے گی۔ اس لئے بے خوف ہو کر آپ آگے بڑھتے چلے جائیں۔ دعائیں کریں۔ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اس نے نہ پہلے کبھی ہمیں چھوڑا ہے نہ آئندہ کبھی ہمیں چھوڑے گا"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے خدائے ذوالمنن ہی کارساز و کردگار
در اسی کا کھٹکھٹا ہر حال میں اس کو پکار

کون سنتا ہے یہاں کمزور کی فریاد کو
آہ وشیون سے نہ خود مجروح کر اپنا وقار

وسعتیں اس کی بیاں الفاظ کر سکتے نہیں
اس کی رحمت کا سمندر تو ہے ناپیدا کنار

اس کے آگے گڑگڑا آنسو بہا فریاد کر
"یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار"

بابِ رحمت تجھ پہ وا ہو گا یقیناً ایک دن
مانگتا جا مانگتا جا رات دن ہمت نہ ہار

ناؤ ہے کمزور اور بادِ مخالف تند و تیز
اس کی رحمت سے مگر ساحل سے ہوگی ہمکنار

وہ اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
آج ہیں دنیا کے ہر گوشے میں اسکے جانثار

بن گئی نازک سی کونپل ایک بار آور درخت
اس کی پامالی کو گو طوفان اٹھے بار بار

ابتدا سے آجتک زوروں پہ ہے بادِ سموم
باوجود اس کے وہ ہے سرسبز اور بابرگ و بار

اس کی شاخیں چار سو عالم میں ہیں سایہ فگن
ڈالی ڈالی دے رہی ہے خوشنما شیریں ثمار

جاگزیں اس کی جڑیں ہیں آج شرق و غرب میں
سوچ یہ انسان کا ہے یا خدائی کاروبار

رحمت اللہ شاکر۔ سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جشن تشکر مبارک ہو

ہر قسم کی عمارتی لکڑی دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل

کیلئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳۔ فیروزپور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ

لاہور

فون: ۴۱۰۶۱۷

صد سالہ جشن تشکر مبارک ہو

القیصر نفیس زری ٹیلرز

احمدیہ مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ

• برقعہ • سوٹ • ساڑھیاں
• دوپٹے • غرارہ سیٹ • میکسی
• سلمہ ستارہ • کشیدہ کاری اور کڑھائی کا مرکز

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمت بازار۔ ربوہ

عموماً تمام امراض کے علاوہ خصوصاً بچوں کی امراض اعصابی دردیں۔ بواسیر۔ پائیوریا۔ رسولیاں جلدی امراض۔ پیٹ کے کیڑے۔ گردہ مثانہ کی امراض، بدہضمی کا بفضلِ خدا کامیاب علاج کیا جاتا ہے۔ نیز غیر ملکی سیل بند ادویات دستیاب ہیں:

ہومیو ڈاکٹر منصور احمد بھٹی پریکٹشنر ۱۹۳۷ء D.H.M.S

ہومیو ڈاکٹر مسرور کریم بھٹی R.M.P

فون ۹۰۵

اعصابی اور ریاحی دردوں کیلئے

نصرت دواخانہ — پیچ توڑ گولیاں

کمیٹی مارکیٹ ربوہ

اکسیر رانی کھیت

مرغیوں کی بیماری رانی کھیت کا علاج

رانی کھیت روک

ایک ٹیوب ۷۵ مرغیوں کیلئے حفظ ماتقدم فی شیشی ۳/- تفصیلات کیلئے کیور ٹیو پولٹری گائیڈ ملاحظہ فرمائیں

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون: سیلز: ۷۷۱ کلینک: ۶۰۶
رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

صد سالہ جشنِ تشکر مبارک ہو

سرمہ طفیل — کورس ۳ شیشی قیمت ۱۲/-

عرقِ نور — معدہ کیلئے مفید قیمت ۲۰/-

مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے

حکیم محمد طفیل ۶/ کوئٹہ کلاتھ ربوہ فون: ۷۰۴

پیٹ کی تمام بیماریوں کی اکسیر صفت دوا

بھوک لگاتا ہے

اکسیرِ معدہ

پیٹ کی درد۔ نفخ ریاح۔ قراقر۔ کھٹی ڈکاریں متلی اور قے کیلئے سریع الاثر ہے

قریبی دوا فروش سے مل سکتا ہے

اکسیر معدہ گیس کے خاتمے کی بہترین دوا مانی گئی ہے۔ بدہضمی اور دائمی قبض کو دور کرتا ہے۔ خوراک کو صحیح طور پر ہضم کر کے جزوِ بدن بناتا ہے بہترین خون پیدا کر کے چہرے پر نکھار لاتا ہے۔ جگر و معدے کی خرابی۔ جگر کا بڑھنا۔ دائمی قبض۔ بھوک نہ لگنا۔ پیٹ کی گرانی (اپھارہ) پیٹ کا درد۔ جی متلانا جیسی شکائتیں اکسیر معدہ کی اکسیر صفت ہے۔ لاکھوں کا اعتماد حاصل کئے ہوئے اکسیر معدہ

— تیار کردہ —

پیر اینڈ سنز

بازار پنساریاں سیالکوٹ

فون: ۸۳۰۰۹

صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر احباب جماعت کی خدمت میں

دِلی مبارکباد

لقمان کیمیکلز

۷۰/اے صدر بازار اوکاڑہ

ڈیلرز: ستارہ کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ فیصل آباد

☸ کاسٹک سوڈا لیکوڈ ☸ بلیچنگ پاوڈر
☸ تیزاب ☸ نمک اور
سوڈیم بائیو کلورائیڈ

کی

تھوک خریداری کیلئے ایک با اعتماد نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ عالم میں ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کی اہمیت

عالمگیر انقلاب نو کی مستحکم بنیاد دینی خدمات انجام دینے والی پاک جماعت کا قیام

محترم مرزا عبدالحق صاحب۔ ایڈووکیٹ۔ امیر ضلع سرگودھا

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کی تاریخی اہمیت دیکھنے کے لئے کسی قدر اس کا پس منظر بیان کرنا ضروری ہے انیسویں صدی اسلام اور مسلمانوں کے لئے انتہائی زوال کا زمانہ تھا۔ برطانیہ کی حکومت اس وقت اپنے عروج پر تھی اور دنیا کے بہت سے حصوں پر پھیلی ہوئی تھی۔ برصغیر پاک وہند بھی سارا اس کے ماتحت تھا۔ مسلمانوں کا یہ حال تھا کہ اسلام پران کا عمل ختم ہوچکا تھا۔ اور عیسائیوں نے انہیں اپنا شکار سمجھا۔ حکومت برطانیہ نے ۱۸۱۳ء میں اس برصغیر میں عیسائیت کی تبلیغ کا فیصلہ کیا اور اسی سال پادری ہنری مارٹن کو آگرہ بھیجا۔ اور اس نے بائبل کا ترجمہ اردو زبان میں کیا۔

(ہسٹری آف پراٹسٹینٹ مشنز ان انڈیا از ریورنڈ ایم اے شیرنگ۔ لنڈن ۱۸۷۵ء ص ۸۹)

۱۸۳۴ء میں لارڈ میکالے نے انگریزی زبان رائج کرنے پر زور دیا۔ ۱۸۳۵ء میں مشہور پادری سی۔جی۔پی۔ فنڈر نے دین حق کے خلاف کتاب "میزان الحق" فارسی زبان میں لکھی جس کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہوا۔

پنجاب میں پہلا مشن ۱۸۳۴ء میں گورنر جنرل لارڈ ولیم بینٹنگ کے مشورہ سے لدھیانہ میں قائم کیا گیا۔ ۱۸۳۷ء میں پہلا گرجا گھر تعمیر ہوا۔ ۱۸۴۹ء میں لاہور میں مشن کھولا گیا اور ۱۸۴۹ء میں یہیں سینٹ جان ڈیوِنٹی سکول قائم ہوا جس میں عیسائی مبلغ تیار ہونے لگے۔ اس طرح یہ مشن سارے برصغیر میں پھیلا دیئے گئے۔ پنجاب کو مرکز بنایا گیا۔

(پنجاب ونارتھ مشنز مصنفہ رابرٹ کلارک لنڈن ۱۸۸۵ء ص ۱۶۱ تا ص ۱۶۴ وص ۱۷، ۴۵، ۲۹۲)

۱۸۶۲ء میں انگلستان کے وزیر اعظم لارڈ پامرسٹن اور وزیر ہند سر چارلس وڈ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ برصغیر پاک وہند پر عیسائیت کے قبول کرنے والا سلطنت برطانیہ کے استحکام کا موجب بنتا ہے۔ اس طور سے سارے برصغیر میں عیسائیت کا جال پھیلا دیا گیا۔ اور مسلمانوں میں سے اچھے اچھے خاندانوں کے لوگ بھی عیسائیت قبول کرنے لگے۔ عبداللہ آتھم۔ پادری عمادالدین وغیرہ انہیں میں سے تھے جنہوں نے عیسائی بن کر اسلام کے خلاف سارا زور لگا دیا۔ عیسائیت کے ارادے مکہ مکرمہ کو بھی اپنی لپیٹ میں لینے کے تھے۔ اس کا اظہار ایک مشہور امریکن پادری ہنری ہیروز نے ایک تقریر میں کیا

لیکچر بیروت ۹۷۔۱۸۹۶ء صفحہ ۴۲

اس زمانہ میں لٹریچر بھی اسلام کے خلاف کثرت سے شائع کیا گیا۔ "آئینہ اسلام"، مصنفہ سیمویل نولز "المسیحیت والاسلام" مصنفہ عبداللہ آتھم۔ "قرآن کریم کی جامع تفسیر" "اسلام ہندوستان در مشرق بعید میں"۔ "اسلام نے کس نبی کو معصوم کہا ہے" ہر سہ کتب مصنفہ ای۔ ایم ویری۔ "ہمارا شفیع کون ہے" مصنفہ جی ایچ راؤز۔ "ہدایت المسلمین" مصنفہ پادری عمادالدین۔ اور اسی قسم کی اور بیشمار کتابیں اور رسائل شائع ہوتے رہے۔ ادھر آریہ سماج نے بھی سر اٹھایا اور اسلام کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا۔ اس کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی (۱۸۲۰ تا ۱۸۸۳) نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" کے چودھویں باب میں خوب گالیاں دیں۔

ادھر مسلمان پہلے ہی اسلام سے دور ہوچکے تھے اور ہر برائی میں مبتلا۔ مولانا الطاف حسین حالی (۱۸۳۷-۱۹۱۴) نے ان کا نقشہ یوں کھینچا:۔

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

(مسدس حالی شائع شدہ ۱۸۸۹ء)

اس مسدس میں آگے جاکر اسلام کے باغ کا کامل طور پہ اجڑ جانا بڑے درد بھرے اشعار میں بیان کیا۔

علامہ اقبال نے اپنے مشہور زمانہ اشعار میں اس کا یوں اظہار کیا:۔

شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

درحقیقت اسلام اور مسلمانوں پر یہ زوال عین اس کے مطابق آیا جو ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشگوئیوں میں فرمایا تھا۔ ان میں سے صرف تین یہاں دی جاتی ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس وقت اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن کے محض الفاظ۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم ص ۳۸)

اسی طرح فرمایا:۔

تم ضرور پیروی کروگے ان لوگوں کے طریقوں کی جو تم سے پہلے تھے قدم بقدم اور ہاتھ بہ ہاتھ۔ یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی ویسا ہی کروگے۔ صحابہؓ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا حضورؐ کی مراد یہود اور نصاریٰ کی پیروی سے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اور کن کی (یعنی انہیں سے مراد ہے)۔ (مسلم جلد ۲۔ کتاب العلم اتباع سنن الیہود والنصاریٰ)

عیسائیت کی یہ یلغار اور اسلام اور مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر خدا کا ایک بندہ جو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت میں فنا تھا۔ اور جو دنیا سے کلّی طور پر منقطع ہوکر ہر وقت خدا تعالیٰ کی دہلیز پر سجدہ ریز تھا درد سے بھر گیا۔ اور سینہ سپر ہوکر دین حق کے دفاع کے لئے آگے آیا وہ ایک گمنام انسان تھا۔ ایک کوردیہہ میں رہتا تھا۔ تعلیم معمولی رکھتا تھا۔ گھر میں ہی پڑھا تھا عبادت میں نہایت درجہ شغف نے اس کی صحت کو برباد کر دیا تھا۔ لیکن اس کے اندر محبت الٰہی اور محبت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور محبت قرآن کی ایک آگ تھی جس نے اس کا سب کچھ جلا کر راکھ کر دیا تھا اور اسے خالص خدا کا بنا دیا تھا۔ خدا کا ارادہ اس کا ارادہ ہو گیا تھا۔ اور خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقاصد اس کے مقاصد ہو گئے تھے۔ خدا نے اس کے دل ودماغ پر اپنا قبضہ کر لیا اور اسے دین حق کی صداقت کے دلائل و براہین سے بھر دیا اور اپنے کلام سے نواز کر اس کی دعاؤں کو روشن نشانوں کی شکل میں قبول فرمایا۔ بس پھر کیا تھا اس کا قلم دین حق کی خدمت میں چل پڑا۔ اس کے سفر کا آغاز کتاب "براہین احمدیہ" سے ہوا جس کے چار حصے ۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۴ء میں چھپ کر سامنے آئے اور اس نے مذہب کے میدان میں تہلکہ مچا دیا۔ دلائل ایسے مضبوط کہ مخالفت کو پاش پاش کر دیا۔ نشان ایسے روشن کہ دین حق کے گرد لائی گئی تاریکی چھٹ گئی۔ مسلمانوں کے سر اونچے ہو گئے اور عیسائیت پسپا ہونی شروع ہو گئی۔

دین حق کا روشن چہرہ دکھانے والی کتابوں کی اشاعت کی مہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (آپ پر خدا کی سلامتی ہو) کی طرف سے جاری رہی۔ لیکن دین حق کو پھر سے تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے ایک مسلسل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھی صحت راز ہے زندگی کا

تریاق سلیمانی ۴/-، ۶/-، ۱۰/-، ۲۵/-، ۳۵/-
سرمہ حمید خورد ۷/- کلاں ۱۲/-
سرمہ اکسیر اعظم موتیا کیلئے ۱۲/-
حب اکسیر اٹھرا مکمل کورس ۵۰/-
حب نور چشم وفصل کیپسول ۶۰/-
شانتی کیپسول مرض اٹھرا کیلئے ۷ کیپسول ۶۰/-
منسوپین کیپسول ۲۰/-
حب معین حمل ۳۰/-
منسوم کارڈیل ۳۰/- ۶۰/-
مینسو بے بی ٹانک ٹکیاں ۸/-
گولڈن بے بی ٹانک شربت ۸/- کلاں ۱۵/-
ماء الحیات ۴۵۰ ملی لٹر ۲۵/-
حب اکسیر ہرنیا ۳۰/- معجون اکسیر ہرنیا ۳۰/-
حب اکسیر مفاصل جوڑوں کے درد کیلئے ۲۰/-
حب مومیائی عنبری ۳۰ گولیاں ۲۰/-
تریاق بواسیر ۲۰/- مرہم بواسیر ۱۰/-
معجون بواسیر ۲۵/- زوجام عشق ۴۰ گولیاں ۱۲/-
حب فولاد جواہر والی ۱۰۰ گولیاں ۳۰/-
معجون فلاسفہ شہد میں بنا ہوا ۲۵۰ گرام ۵۰/-
معجون بیضہ مرغ " " " ۴۰/-
معجون موصلی خاص ۲۵۰ گرام ۴۰/-
معجون مقوی دماغ جواہر والا ۲۵۰ گرام ۳۰/-
سفوف مقوی دماغ ۳۰/-
حب مقوی دماغ ۵۰ گولیاں ۲۰/-
حب مقوی خاص طاقت کیلئے ۶۰ گولیاں ۶۰/-
حب اکسیر البدن جواہر والی ۳۰ گولیاں ۱۵/-
حب شوگرون ذیابیطس کیلئے ۶۰ گولیاں ۵۰/-
موٹاپون (موٹاپا دور کرنے کیلئے) ۱۵/-
حب مقوی اعصاب ۲۰/-
حب بلڈ پریشر ۱۰۰ گولیاں ۳۰/-
پمپول اینٹی پمپل ۱۲/- ایم اینٹی پمپل گولیاں ۱۰/-
گیسٹوپین ہاضمہ کیلئے ۵۰ گولیاں ۱۰/-
نور امرت دھارا ۵/- منجن سلطانی ۶/-
فاسفورون دماغی طاقت کیلئے ۱۵/-
کوفیکس کھانسی کیلئے شربت ۶/- کفی ٹکیاں ۵/-
شربت مولد خون ۴۵۰ ملی لٹر ۳۰/-
نور غازہ ۲۰/-

اس کے علاوہ اپنی طبی ضروریات
اور مخلصانہ مشورہ کیلئے
تشریف لائیں
باہر کے احباب حالات بیماری لکھ کر دوا
اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اول

المنار دواخانہ ربوہ

BABY TONIC
بے بی ٹانک قیمت ۸/-
بے بی گروتھ کورس ۲۵/- BABY GROWTH COURSE
چھوٹا قد کورس ۱۰۰/- DWARFISHNESS COURSE
باڈی بلڈنگ کورس ۴۵/- BODY BUILDING COURSE
تفصیلی لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیور ٹیو میڈیلین کمپنی (رجسٹرڈ)
گولبازار ربوہ
فون: سیلز آفس: ۷۷۱
کلینک: ۶۰۶
رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

صد سالہ جشنِ تشکر مبارک ہو
ادریس ورائٹی سنٹر
ریلبازار - سکول والی گلی اوکاڑہ
سامان منیاری ہر قسم بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ پروپرائٹر: محمد ایوب

صد سالہ جشن تشکر مبارک ہو
تازہ مچھلی، مرغ اور چھوٹا گوشت خرید فرمائیں
ادریس فش شاپ
رحمت بازار ـــ ربوہ
نیز
کاریں کرایہ پر دستیاب ہیں
محلہ دارالفضل مکان ۱/۴۲ چونگی نمبر ۳ ربوہ

صد سالہ جشن تشکر کے مبارک و مسعود موقع پر
احباب کرام کی خدمت میں
دلی مبارکباد

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
کوالیفائیڈ انجینئرز کی زیرِ نگرانی امپورٹیڈ میٹریل سے تیار شدہ
سلنسہ و پٹہ کمانی
ہرکولیس
میاں بھائی (پاکستان) ۱۰۔ منٹگمری روڈ، لاہور
☎: 223372
223373

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبد الحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے۔
مینجر: مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ نزد لیٹر بکس
فون ۹۰۶

صد سالہ جشن تشکر مبارک ہو
نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کے لئے
تشریف لائیں
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی گولبازار ربوہ

امراض چشم کیلئے
قدسی سرمہ: مفید ترین سرمہ ہے ۱۰/-
حمید منجن: دانتوں کی مضبوطی اور صفائی کیلئے ۶/-
حمید چورن: امراض معدہ کے لیے مفید اور خوش ذائقہ چورن
حمید دواخانہ ربوہ

نعیم آٹو ٹریڈرز
فون ۲۴۵۶۴ پی پی
ہول سیل ڈیلرز جینئن سپیئر پارٹس
یاماہا، سوزوکی، ہنڈا
کاواساکی، ویسپا کے
جینئن سپیئر پارٹس کا مرکز
احمدی بھائیوں کے لیے خاص رعائت
ہول سیل و پرچون / آپکی اپنی دکان
۹۔ جناح کالونی بالمقابل نادر سینما
نڑوالا روڈ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ایک بہت لمبی جد وجہد کی ضرورت تھی۔ اس جد وجہد کی ابتداء تو آپ نے نہایت شاندار طریق سے کر دی لیکن اس کی تکمیل کے لئے جانشینوں کی اور جماعت کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اسی طور سے خدا کی سنت چلی آتی ہے۔

ابھی تک آپ کو بیعت لینے اور جماعت قائم کرنے کی اجازت نہیں ہوئی تھی اور آپ نے اکیلے ہی اس کمر شکن بوجھ کو اٹھایا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت کی اجازت ہوئی تو آپ نے اس کے لئے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کا دن بمقام لدھیانہ مقرر فرمایا۔

یہ وہ دن ہے جب ایک پاک جماعت کی بنیاد رکھی گئی جس کا مقصد دین حق کی خدمت قرار دیا گیا اس غرض اور مقصد کو آپ نے جن الفاظ میں بیان فرمایا وہ ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کے ایک اشتہار میں درج ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق (دین حق۔ ناقل) کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور با برکت کلمہ واحد پر جمع ہونے کے (دین حق۔ ناقل) کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔ اور ۔۔۔۔۔ کاہل و بخیل و بے مصرف ۔۔۔۔۔ نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نا اتفاقی کی وجہ سے (دین حق۔ ناقل) کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے۔ اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو (دینی۔ ناقل) ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں۔ اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ بھی غرض نہیں۔ اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں۔ اور (دینی۔ ناقل) کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے۔ ۔۔۔۔۔۔۔ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور انہیں اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ اور وہ جیسا کہ اس نے (۔۔۔۔۔۔) وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور (دینی۔ ناقل) برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا۔ اور ہمیشہ قیامت تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو مقبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے۔ وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے"۔ (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۵۵)

اس اشتہار میں آپ نے ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے صاحبان ۲۰ مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔

یہ کیسے پیارے مقاصد ہیں جو اس اشتہار میں درج فرمائے گئے ہیں۔

آپ نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت لینی شروع فرمائی۔ کئی ایک سعید روحیں پہلے ہی سے اس دن کی منتظر تھیں۔ وہ فوراً پہنچیں اور حضور کی غلامی میں داخل ہو گئیں۔ بیعت کا سلسلہ جاری رہا اور وہ جماعت جس نے قیامت تک (دین حق۔ ناقل) کی خدمت کا مقدس بوجھ اٹھانا تھا قائم ہو گئی۔ آہستہ آہستہ چند ایک سے بڑھ کر تعداد سینکڑوں میں ہو گئی سینکڑوں سے ہزاروں میں اور پھر لاکھوں میں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ

ایک باطنی کمند کے ساتھ اس (خدا) نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور ایک باطنی کمند کے ساتھ وہ سعید روحوں کو میری طرف کھینچ لایا۔

(حضرت بانی سلسلہ)

آپ کا یہ فرمانا پورا ہوا۔ سعید روحوں میں ایک عظیم کشش پیدا ہوئی اور وہ بیتاب ہو کر اس خدا کے فرستادہ کی طرف کھنچی آئیں۔ انہیں یہیں آ کر وہ اطمینان اور سرور ملا جس کی ان میں تڑپ تھی۔

یہ جماعت اب خدا کے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں موجود ہے۔ اور خدمت دین حق کے مقدس فریضہ کو بجا لا رہی ہے اور اس کے لئے اپنی جان۔ مال عزت وقت۔ آرام اور ہر قسم کی قربانی کو اپنے لئے عزیز جانتی ہے۔

اس جماعت کی دینی تعلیم اور تربیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عظیم سامان پیدا فرمائے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ کے جانشین آپ کی پوری نمائندگی فرما رہے ہیں اور ان سے علم و معرفت کے وہ سارے چشمے رواں ہیں جو حضرت بانی سلسلہ نے جاری کئے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتابوں میں علم و معرفت کے وہ موتی بکھیرے کہ جو اپنی آب و تاب میں بے مثال ہیں۔ آپ کے ذہن مبارک اور قلم مبارک سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ میں زندگی ہے۔

اس علم و معرفت کو آپ کے جانشینوں (حضرت امام ہائے جماعت احمدیہ) کے ذریعہ جاری رکھا گیا اور اللہ نے چاہا تو قیامت تک جاری رہے گا اور یہ چشمہ نہ سوکھے گا۔ اور نہ خشک ہوگا بلکہ ہمیشہ دین حق کی آبیاری کرتا رہے گا۔ اور اس کے پھل اور پھول نکالتا رہے گا۔

سو ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کا دن کیسا مبارک دن تھا جب اس الٰہی جماعت کی بنیاد رکھی گئی جس کے سپرد دین حق کی آبیاری کا مقدس کام ہوا۔ یہ جماعت اب بفضلہ تعالیٰ بعونہٖ ایک کروڑ سے اوپر جا چکی ہے۔ لیکن وہ وقت زیادہ دور نہیں کہ یہ اربوں تک پہنچ جائے اور ساری دنیا کو اپنے احاطہ میں لے لے اور ساری بنی نوع انسان کی تربیت کرنے والی ہو جائے اور اس سے باہر صرف تھوڑے سے انسان ہی رہ جائیں۔ اے اللہ تو وہ دن قریب سے قریب تر لا۔ تو قادر ہے اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے۔ تو اپنے عاجز بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔ تو جو چاہے کر سکتا ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت تیرے راستہ میں روک نہیں بن سکتی۔ تو دنیا کو جلد ہدایت دے تا وہ اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ تیری طرف آنے والے بن جائیں۔

★ ★

نور الیکٹرک
ریلوے روڈ۔ ربوہ
گورنمنٹ لائسنسڈ وائرنگ کنٹریکٹر
• واپڈا کے ضوابط اور الیکٹرک رولز کے مطابق وائرنگ
• الیکٹریفیکیشن کا تخمینہ • وائرنگ ٹیسٹ رپورٹ
• موٹر وائنڈنگ اور • معیاری سامان بجلی کیلئے
• تیبز • پریشر ککر • واٹر کولر
• گرائنڈر اور • جوسر کے
سپیئر پارٹس اور ریپئرنگ کیلئے تشریف لائیں
ہماری خدمات سے استفادہ کریں

دانتوں کی ادویات

پائیوریا کورس قیمت	۵۰/-	PYORRHEA COURSE
کیریز کورس	۴۵/-	CARIES COURSE
کیریز کورس فار بے بیز	۱۵/-	CARIES COURSE FOR BABIES
پائیوریا منجن قیمت چھوٹا	۸/-	PYORRHEA POWDER
" " بڑا	۱۲/-	PYORRHEA POWDER
گمز پینٹ	۶/-	GUMS PAINT

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
فون: سیلز: ۷۷۱
کلینک: ۶۰۶
رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷
دانتوں کی ادویات کے بارے میں لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

معیاری ہومیو پیتھک و بایو کیمک جرمن و لوکل ادویات
اور پرانی، ضدی اور لاعلاج امراض کی صحیح تشخیص اور مخلصانہ مشورہ کیلئے
صوفی ہومیو شفاخانہ
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
اوقات شفاخانہ
صبح ۸ بجے تا
رات ۸ بجے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسیع تجربہ
جدید ٹیکنیک

• فریج • ڈیپ فریزر
• ائیر کنڈیشنر • واشنگ مشین
• روم کولر کی

بہترین اور تسلی بخش مرمت کیلئے

کولنگ سنٹر
نیشنل ٹریڈرز ۔ فریج ماسٹر
ربوہ

ہومیو پیتھک و بایوکیمک ادویات معیاری مدر ٹنکچرز و پوٹینسیاں

۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، ۱۰،۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک جرمن سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں ٹکیاں اور ہومیو پیتھک و بایوکیمک کتب پاکستان کے ہتھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈ ٹلسین (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون سیلز ۷۷۱ / کلینک ۶۰۶ / رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

احمدی بھائیوں کو مبارک باد

ہمارے ہاں ہر قسم کے زیورات کے بکس، بیوٹی بکس، ہتھوک و پرچون دستیاب ہیں نیز زیورات کے استعمال میں آنے والے ہر قسم کے نگینے بھی مل سکتے ہیں۔

میاں محمد شفیع بکس میکر اینڈ رئیل نگینہ ہاؤس

پروپرائیٹر: اشرف محمود
پھولوں والی گلی سیالکوٹ

صد سالہ جشنِ تشکر مبارک

اللہ تعالیٰ آنیوالی صدی کو شاندار فتوحات کا آغاز بنائے

فلپس، سونی، ہٹاچی، شارپ، سانیو، نیشنل، توشیبا
ـــــ ویوز ـــــ

ریفریجریٹرز ۔ ڈیپ فریزرز ۔ ایئر کنڈیشنرز ۔ رنگین اور بلیک اینڈ وائٹ ٹیلیویژن

ـــــ کیلئے ایک با اعتماد نام ـــــ

فضل الیکٹرونکس

۷۱ ۔ دیپالپور روڈ
اوکاڑہ

۳۹۱۵

ہم تیار کرتے ہیں

• تھری سٹار ایسنسز
• گرینڈ فوڈ کلرز
• گرینڈ بیکنگ پوڈر

* بیکری
* کنفکشنری
اور
* مشروبات
کیلئے رابطہ کریں

اور اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب کریں

سٹاکسٹ اینڈ سپلائر

نصیر برادرز صابن بازار فیصل آباد فون ۲۸۳۱۵

مینوفیکچرز

عزیز کیمیکل انڈسٹریز
پی پی ۲۸۳۱۵
۳۲۱۱۵
فیصل آباد

ھوالشافی

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرضِ اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

اقصیٰ چوک ربوہ، فون نمبر ۵۵۸

دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲ فون نمبر ۷۳۹۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حرم خداوندی کا تقدس اور امن

بیت اللہ کی تاریخ قدیم

محترم حافظ مظفر احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

قرآن شریف کی سچی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں سب سے پہلا گھر جو خدائے واحد کی عبادت اور تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود اور راہنمائی کے لئے بنایا گیا وہ مکہ کا حرم کعبہ ہے۔ جو بہت برکتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ (آل عمران : ۹۶)

قرآن شریف میں جہاں لوگوں کو "البیت العتیق" یعنی خدا کے پرانے اور قدیمی گھر کے طواف کا حکم ہے وہاں اس کی قدامت و تقدس کے متعلق یہ صراحت بھی موجود ہے کہ مرور زمانہ سے بیت اللہ کے منہدم ہو جانے کے بعد محض بنیادیں باقی رہ گئی تھیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے الٰہی منشا کے مطابق بیت اللہ کے پرانے مقام، قدیمی نشانات اور بنیادوں پر نئی تعمیر کی۔

(البقرہ : ۱۲۷، الحج : ۲۶ تا ۲۹)

بیت اللہ کی قدامت اور حرمت کے بارے میں تمام فرقے متفق ہیں۔ اور اس کی تاریخ ابتدائے آفرینش اور تخلیق ارض و سما کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ شیعہ لٹریچر میں حضرت ابو جعفر امام محمد باقرؒ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب روئے زمین کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس کے حکم سے ہواؤں نے سطح آب میں موجیں اور جھاگ برپا کی۔ یہ جھاگ مقام بیت اللہ پر جمع ہو کر ٹیلے کی مانند بلند ہوئی۔ اور پھر اس کے نیچے زمین بچھائی گئی اور حضرت امام جعفر صادقؒ کی روایت میں یہ ذکر بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرفات تک کی زمین کعبہ کے نیچے بچھائی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت آدمؑ نے اللہ تعالیٰ سے اس ابھری ہوئی روشن زمین کے بارے میں پوچھا تو ارشاد ہوا کہ یہ روئے زمین پر میرا حرم ہوگا۔

(فقیہہ من لایحضرہ الفقیہہ لابن بابویہ القمی (۳۸۱ھ) کتاب الحج باب ابتداء الکعبۃ وفضلہا جلد ۲ صفحہ ۱۵۳ ناشر دار الکتب الاسلامیہ تہران)

اہل سنت کے لٹریچر میں حضرت محی الدین ابن عربیؒ کے ایک لطیف کشف سے قدامت بیت اللہ پر خوب روشنی پڑتی ہے جس میں انہوں نے کچھ بزرگوں کو حالت طواف میں یہ شعر پڑھتے دیکھا۔

لَقَدْ طُفْنَا كَمَا طُفْتُمْ سِنِيْنَا
بِهٰذَا الْبَيْتِ طُرًّا اَجْمَعِيْنَا

یعنی ہم اس مقدس گھر کا سالہا سال سے اسی طرح طواف کرتے چلے آرہے ہیں جس طرح تم آج طواف کر رہے ہو۔ ان بزرگوں نے حضرت ابن عربیؒ کے سوال پر بتایا کہ وہ ان کے آباء و اجداد میں سے ہیں اور چالیس ہزار سال سے بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ حضرت ابن عربیؒ نے تعجب سے کہا کہ اتنا زمانہ تو حضرت آدمؑ کو بھی نہیں گذرا۔ انہوں نے کہا۔ آپ کس آدم کی بات کر رہے ہیں۔ جو آپ کے قریب ترین زمانہ میں گذرا ہے یا کسی اور آدم کی؟ ابن عربی کہتے ہیں کہ تب مجھے وہ حدیث یاد آئی کہ اللہ نے ایک لاکھ آدم پیدا کئے ہیں۔ میں نے سمجھا کہ میرے جدِ اکبر بھی انہیں میں سے کسی ایک آدم سے تعلق رکھنے والے ہوں گے۔

(فتوحات مکیہ جلد ۳ باب ۳۹ صفحہ ۵۴۹ دار الکتب العربیہ الکبریٰ مصر۔ تصنیف ابو عبداللہ محمد بن علی المعروف با بن عربی)

بیت اللہ اور ارض حرم کا تقدس

قرآن شریف سے بیت اللہ کے تقدس حرم اور مقام امن ہونے کے بارے میں بھی صراحت ملتی ہے۔ کہ روز اول سے اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو دنیا کے قیام امن اور ترقی و خوشحالی کی خاطر قابل حرمت بنایا تھا (المائدہ : ۹۷)

اور پھر اس کی عظمت و حرمت کے پیش نظر اس کے ارد گرد کے علاقہ اور شہر مکہ کو بھی وہ تقدس عطا ہوا۔ (النمل : ۹۱)

تقدس حرم بیت اللہ کے بارہ میں بھی جملہ اہل اسلام متفق ہیں۔ شیعہ لٹریچر میں حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ قریش نے جب کعبہ بیت اللہ کو تعمیر نو کے لئے گرایا تو اس کی بنیادوں میں پتھر کی ایک لوح ملی جس پر کچھ عبارت کندہ تھی قریش اس کو پڑھ نہ سکے۔ تب انہوں نے ایک پڑھنے والا بلوایا۔ جس نے اس تحریر کو پڑھا۔ لکھا تھا۔

"میں اللہ ہوں۔ مکہ کا مالک! یقیناً میں نے ارض و سماء کی آفرینش کے روز سے اسے حرمت عطا کی ہے اور اسے دو پہاڑوں کے اندر رکھا ہے اور اسے سات بادشاہتوں سے گھیر رکھا ہے۔"

(فروغ کافی ابو جعفر بن محمد کلینی متوفی ۳۲۹ھ کتاب الحج باب انّ اللہ عزّوجلّ حرّم مکۃ جلد ۱ صفحہ ۲۲۵ ناشر دار الکتب الاسلامی تہران)

سنی لٹریچر میں بھی قدیم سے ارض بیت اللہ کے حرم ہونے کے بارہ میں روایات موجود ہیں۔ یہاں ایک روایت درج کی جاتی ہے۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام بھی (مکہ کی) ارض حرم میں ننگے پاؤں داخل ہوتے تھے اور بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اور جملہ مناسک حج ننگے پاؤں اور پیدل ہی بجا لاتے تھے۔

(ابن ماجہ کتاب المناسک باب دخول الحرم دار احیاء الکتب العربیہ عیسیٰ البابی الحلبی جلد ۲ صفحہ ۹۸۰)

ارض حرم اور امن

حرم بیت اللہ کو مقام امن قرار دینے کا بنیادی مقصد ایک مثالی خطہ امن قائم کر کے روئے زمین کو امن کا گہوارہ بنانا تھا (البقرہ ۱۲۵)

مرور زمانہ سے جب یہ مرکز امن اُجڑا اور ویران ہوا تو حضرت ابراہیمؑ نے اس کی تعمیر نو کے دوران مکہ کے ویرانے کے آئندہ آباد اور دائمی طور پر پُرامن رہنے کی یہ دعا کی۔ کہ اے میرے رب۔ اس شہر کو امن والا بنا دے اور میری اولاد کو (جو اس کے متولی ہوں) شرک و بت پرستی سے بچانا۔ اے ہمارے ربّ! یہ تیری عبادت قائم کرنے والے ہوں اور ان کی طرف لوگوں کے دل مائل کر دینا اور پھلوں سے رزق عطا کرنا تاکہ یہ شکر ادا کریں

(ابراہیم ۳۵-۳۷)

یہ دعائیں قبول ہوئیں اور سرزمین مکہ کو "حرماً آمناً" بنا دیا گیا

(القصص : ۵۷، العنکبوت ۶۷)

لغت عرب کی رُو سے اَمِن کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ۱۔ خود امن والا ۲۔ دوسروں کو امن دینے والا۔

(المنجد فی اللغۃ دار المشرق۔ بیروت زیر لفظ امن و اقرب الموارد، مفردات راغب)

ان دونوں پہلوؤں سے اللہ تعالیٰ نے حرم بیت اللہ کو مقام امن بنایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جشنِ تشکر مبارک

سب کی صحت و سلامتی کے لیے دعا گو: کیور ٹو میڈیسن کمپنی

ربوہ

جشنِ تشکر مبارک ہو

ڈیلشان ٹیلرنگ واہ کینٹ

ہر قسم کی سلائی کے لیے حاضر
مناسب اجرت ایک وعدہ
...... پتہ ......
۱۸۶ ۔ سی لالہ رخ واہ کینٹ ۴۷۰۱۰

صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر احباب جماعت کی خدمت میں
مبارکباد

ہمارے ہاں گاڑیوں کے ٹائر ٹیوب ولکنائز کیے جاتے ہیں نیز ● گاڑیوں کے سلنسر ویلڈ کیے جاتے ہیں اور ● سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کو مضبوط ٹانکا لگایا جاتا ہے ۔ کام تسلی بخش کیا جاتا ہے ۔

منصور سائیکل اینڈ ویلڈنگ ورکس

پروپرائٹر:۔ منصور احمد بوٹا
اقصیٰ چوک ربوہ

جشنِ تشکر مبارک ہو

روڈ رولرز

ہر قسم کے روڈ رولرز کی خرید و فروخت
مرمت اور فاضل پرزہ جات کے لیے
آپکے انجینئرز
یونائیٹڈ آٹو انجینئرز
ہسپتال روڈ ۔ ٹیکسلا کوڈ: ۴۷۰۸۰
فون ۔ ۲۴۲۰ ۔ ۵۹۶

احباب جماعت کی خدمت میں صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر دلی مبارکباد

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھرا کی شکار دکھیا عورتوں کیلئے

۱۹۱۱ سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

پوسٹ بکس ۲۲۲
ہیڈ آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: ۷۳۹۹۷

حکیم نظام جان صاحب کے فرزند
حکیم انوار احمد جان ہر ماہ کی

- ۵ ۔ ۶ ۔ ۷ تاریخ کو کوٹھی نمبر ۱ دار العلوم غربی ربوہ
- ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
- ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲ ۔ بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ یو بی ایل بالائی منزل لیاقت آباد کراچی ۱۹

اور

- ۲۵ تا ۲۸ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں ۔

ہر جگہ خواتین کے لیے معائنہ کا انتظام ہے

مینجر
دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ فون ۵۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں تک بیت اللہ کے خود محفوظ و مامون ہونے کا تعلق ہے ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حکومتوں کے بعد حکومتیں بدلیں اور ملکوں کے بعد ملک ویران ہوئے۔ مگر بیت اللہ اور ارض حرم ہمیشہ دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رہے۔ دنیا کی کسی قوم کے کسی بھی معبد کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ جو ہمیشہ اپنے ماننے والوں کے قبضہ میں رہا ہو۔

یہودیوں اور عیسائیوں کا مقدس مقام یروشلم ہزار سال تک مسلمانوں کے قبضہ میں رہا۔ ہندوؤں کے متبرک مقام بنارس اور ہردوار چھ سات سو سال مسلمانوں کے قبضے میں رہنے کے بعد انگریزی حکومت کے قبضے میں چلے گئے۔ یہی حال چینیوں اور دوسری قوموں کے معبدوں کا رہا۔ ایک اہل اسلام کا مقدس معبد بیت اللہ ایسا ہے جو ہمیشہ سے ان کے قبضہ میں ہے اور انشاء اللہ رہے گا۔ کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ جس خدائے قادر و غیور نے فرمایا ہے وہ ہمیشہ سے اس وعدہ کو پورا کرتا چلا آ رہا ہے۔

چنانچہ حکومت ایسے سینیا کی طرف سے یمن کے گورنر ابویکسوم ابرھہ بن صباح الحمیری نے جب ہاتھیوں اور لشکروں کے ساتھ بیت اللہ کو گرانے کا قصد کیا تو ابھی ارض حرم میں داخل نہ ہونے پایا تھا کہ الٰہی عذاب نے اسے فوجوں سمیت تہس نہس کر کے رکھ دیا

(سورۃ فیل۔ نیز جامع البیان لابن جریر الطبری تفسیر سورۃ فیل اور شیعہ لٹریچر میں فقیہہ من لا یحضرہ الفقیہہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۲)

اسی طرح ملوک تبع میں سے ایک بادشاہ نے جب بیت اللہ پر حملہ کا قصد کیا تو عذاب الٰہی نے آ پکڑا۔ جس پر اُس نے تائب ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔

(الدر المنثور فی التفسیر الماثور جلد ۴ صفحہ ۳۵۱ مطبوعہ قاہرہ مصر۔ اور شیعہ لٹریچر میں فقیہہ من لا یحضرہ الفقیہہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۱ مطبوعہ تہران۔ ایران)

بیت اللہ اور اس کے ارد گرد کا علاقہ یعنی ارض حرم وہ مثالی اور معیاری خطۂ امن ہے جہاں انسانوں کو ہی نہیں جانوروں اور نباتات تک کو امن حاصل ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے کہ جو اس میں داخل ہو گیا وہ امن میں آ گیا

(آل عمران : ۹۷)

مختلف ادوار میں ارض حرم میں اور اس کے ارد گرد طوائف الملوکی۔ انتشار اور فتنہ و فساد برپا رہنے کے باوجود اہل حرم کا امن میں رہنا خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزانہ نشان اور اہل حرم پر ایک زبردست احسان تھا جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی ذکر فرمایا ہے۔

(القصص : ۵۷، العنکبوت : ۶۷)

تاریخی روایات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ دور جاہلیت میں ارض حرم ہی لوگوں کی واحد پناہ گاہ ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ حرم کے اندر اگر کسی شخص کو اپنے باپ یا بھائی کا قاتل بھی نظر آ جاتا تو وہ اس سے تعرض نہ کرتا تھا یہاں تک کہ وہ حرم سے باہر نہ نکل جائے۔

(تفسیر جامع البیان لابن جریر الطبری جلد ۱ صفحہ ۴۲۰ (دار المعرفہ للطباعۃ والنشر بیروت لبنان) (البقرہ : ۱۲۵)

حرم کی وجہ سے اہل حرم کو اپنے سفروں میں بھی امن حاصل تھا۔ وہ سفر پر نکلتے تو صرف اتنا کہنے پر کہ ہم اہل حرم ہیں کوئی ان سے تعرض نہ کرتا جبکہ اہل حرم کے سوا لوگوں کے مال بھی لوٹے جاتے اور وہ قتل بھی کئے جاتے تھے۔

(الدر المنثور فی تفسیر الماثور جلد ۵ صفحہ ۱۳۴ دار المعرفہ للطباعہ والنشر بیروت لبنان نیز سورۃ القریش : ۴، القصص ۵۷)

اہل حرم اور ارض حرم کی بے حرمتی

امن حرم کے احسان الٰہی کا شکر کرنے کی بجائے مشرکین مکہ نے دین ابراہیمی کو چھوڑ کر رسوم و بدعات اپنے مذہب میں داخل کر کے جس طرح بیت اللہ کی بے حرمتی کی اس کا خاکہ کچھ اس طرح ہے:

۱ : مشرکین مکہ نے بیت اللہ میں جو خدائے واحد کا گھر تھا ۳۶۵ بت رکھ دیئے تھے

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل)

اور وہاں پر ان کی عبادت میں بھی سنجیدگی نہ رہی تھی بلکہ وہ محض تالیاں پیٹنے اور سیٹیاں بجانے کی رسم کی حد تک رہ گئی تھی۔ (الانفال : ۳۵)

۲ : خانہ کعبہ کا ننگے طواف کیا جاتا تھا سوائے قریش کے جو خود لباس پہن کر طواف کرتے یا جسے وہ لباس دے دیتے وہ کپڑے پہن کر طواف کر سکتا تھا (بخاری کتاب التفسیر سورۃ توبہ) ورنہ عورتیں تک ننگے طواف کرتی تھیں۔

۳۔ اہل حرم کا اپنے آپ کو دوسروں پر فوقیت دینا اور عام لوگوں کی طرح ایام حج میں عرفات میں جائے بغیر مزدلفہ سے واپس لوٹ آنا

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ توبہ)

نیز بیت اللہ کا دروازہ اونچا رکھنا کہ جسے چاہیں اس میں داخل ہونے دیں جسے چاہیں روک دیں۔

(بخاری کتاب الحج)

۴۔ ارضِ حرم میں آنے والوں کے لئے اشہر حرم کی حرمت کو بھی قریشِ مکہ نے پامال کیا اور نسئی کا طریق رائج کیا۔ جس میں وہ حرمت والے معیّن مہینوں میں جنگ و قتال اور فسوق و جدال سے بچنے کی بجائے ان مہینوں کو ادل بدل کر دیتے تھے کسی سال ایک مہینے کو حرم والا مہینہ قرار دیتے تو دوسرے سال کسی اور مہینہ کو۔ اور جب چاہتے حرم والے مہینے کی بے حرمتی کرتے۔ (توبہ : ۳۶)

قریش کی ان بے اعتدالیوں سے ارضِ حرم کا امن مجروح ہوا۔ اور بیت اللہ کا قصد کرنے والوں کی تعداد کم ہونے لگی جس کا ذکر بعض شیعہ روایات میں اس طرح ملتا ہے کہ بیت اللہ نے خداوند کے حضور شکایت کی کہ میرے زائر کم ہو گئے ہیں اور مشرکین میری بے حرمتی کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اسے وحی کی کہ میں ایک نیا نور ایک ایسی قوم پر نازل کرنے والا ہوں جو تیری طرف محبت و رغبت سے یوں دوڑ کر آئیں گے جیسے عورتیں خاوندوں سے رغبت رکھتی ہیں۔ (فقیہہ من لا یحضرہ الفقیہہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۸ نیز تفسیر القمی جلد ۱ صفحہ ۵۹)

پھر جب مکہ معظمہ میں اس کی حرمت کے قیام کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے تو مشرکین مکہ نے حرم کی بے حرمتی کی حد ہی کر دی۔

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے واحد کے حرم میں اس کی عبادت سے روکا گیا۔ (العلق : ۹، ۱۰)

حالت سجدہ میں آپؐ کی پشتِ مبارک پر اونٹ کی بچہ دانی رکھی گئی (بخاری کتاب الصلوٰۃ) نماز پڑھتے ہوئے آپ کے گلے میں کپڑے کا پھندا ڈال کر قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ (بخاری کتاب التفسیر) زیر آیت : المومن ۲۷۔

۲۔ آپؐ اور آپ کے صحابہؓ کو سخت ایذائیں دی گئیں اور حرم میں قتل تک سے دریغ نہیں کیا گیا۔ حضرت یاسرؓ اور ان کی بیوی سمیہؓ کا بہیمانہ قتل اس کی مثال ہے (سیرت ابن ہشام)

۳۔ سب سے بڑا جرم مشرکین کا یہ تھا کہ مسلمان ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے تو اہل حرم نے دشمنی کی حد کر دی اور ان کو بیت اللہ کا طواف، عمرہ اور حج کرنے سے روک دیا۔ واقعہ حدیبیہ اس کی مثال ہے (بخاری کتاب المغازی۔ غزوہ حدیبیہ)

ارضِ حرم کی حرمت کی بحالی

ان حالات میں خدا تعالیٰ نے چاہا کہ ارض حرم کی حرمت بحال کرنے کے لئے اسے مسلمانوں کے حوالے کر دیا جائے چنانچہ جب قریش نے معاہدہ حدیبیہ کی خلاف ورزی کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کا دس ہزار کا لشکر لیکر آناً فاناً مکہ پہنچ گئے تو اس وقت ان کے دلوں میں یہی عزم تھا کہ ہمارا سب سے بڑا مقصد ارض حرم کی حرمت کا قیام ہے۔ چنانچہ مکہ میں داخل ہونے کے وقت جب ایک مسلمان جرنیل سعد بن عبادہ نے ابوسفیان کو یہ کہہ کر دھمکایا کہ۔ الیوم یوم الملحمۃ + الیوم تستحل الکعبۃ کہ آج جنگ کا دن ہے اور آج کعبہ کی حرمت حلال کی جائے گی۔ تو مشرک ابوسفیان بھی جانتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حرم کی بے حرمتی ہرگز برداشت نہ کریں گے۔ تو اس نے حضرت رسالت مآب شاہ دو جہاں کی خدمت میں حضرت سعد کی شکایت کر دی جسے سن کر شاہ دو جہاں اور والیٔ حرم نے سعد کے خیال کی تردید کرتے ہوئے یہ اعلان فرمایا کہ۔ الیوم یوم المرحمۃ + الیوم تعظم الکعبۃ

کہ آج تو رحمت عام کا دن ہے اور آج کعبہ کی عزت و عظمت قائم کی جائے گی۔ اور اسے نیا غلاف پہنایا جائیگا۔

(بخاری کتاب المغازی باب فتح مکہ)

بلکہ رسول اللہ نے ارض حرم کی بے حرمتی کے الفاظ زبان پر لانے کی وجہ سے حضرت سعد بن معاذ جیسے عظیم جرنیل کو معزول کر کے قیس بن سعد کو جرنیل مقرر فرمایا (سیرۃ الحلبیہ جز ۳ صفحہ ۹۵) دوسری طرف آپ نے مکہ میں داخل ہوتے وقت عملاً ارض حرم کی حرمت کے اقدام کے طور پر یہ اعلان کیا کہ آج جو شخص بیت اللہ میں داخل ہو جائے گا اُسے امان دی جائے گی۔ جو اپنے گھر کے دروازے بند کر لے گا اسے بھی امان دی جائے گی جو ابوسفیان کے گھر چلا جائے گا اُسے بھی امان دی جائے گی۔ اور جو ابورویحہ کے جھنڈے کے نیچے آ جائے گا اُسے بھی

صد سالہ جشن تشکر مبارک ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• الیکٹرک اور ہارڈ ویئر کا معیاری سامان (اور)
اس کے علاوہ
• ہمارے ہاں رنگ و روغن واجبی ریٹ پر دستیاب ہے

تشریف لا کر ہمیں خدمت کا موقع دیں

سیٹھی برادرز

اقصیٰ چوک

ـــــ

ربوہ

امان دی جائیگی (سیرۃ الحلبیہ الجزء الثالث صد ۹۴)

قیام امن کے ان سب اعلانوں کے باوجود کسی نے حرم کی بے حرمتی کا ارتکاب کیا تو وہ عکرمہ بن ابی جہل اور اس کا دستہ تھا جس نے مسلمانوں کے سپہ سالار خالد بن ولید کے لشکر پر حملہ کرکے اپنے دو آدمی قتل کروا لئے (بخاری کتاب المغازی باب فتح مکہ) اگر عکرمہ حملہ نہ کرتا تو مکہ میں داخلہ کے وقت مسلمانوں سے یہ خون بھی نہ ہوتا البتہ اس موقع پر چند عادی اور ناقابل معافی مجرموں کو سزائے موت دی گئی (سیرۃ الحلبیہ ذکر فتح مکہ الجزء الثالث)

قبائل مکہ کو ارض حرم کی بے حرمتی کی عادت پڑ چکی تھی چنانچہ فتح مکہ سے دوسرے روز بنو خزاعہ قبیلہ نے اپنے ایک مقتول کا بدلہ لینے کے لئے حرم کے اندر ایک شخص کو قتل کر دیا تب حرم کا محافظ خدا کا رسول کھڑا ہوا اور آپ نے نہایت زور دار الفاظ میں ہمیشہ کے لئے پوری تفصیل کے ساتھ حرم کی حرمت کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے قتل کو روک دیا ہے اور مسلمانوں کو اس پر مسلط فرمایا ہے (تاکہ وہ اس کی حرمت قائم کریں) (بخاری کتاب العلم باب کتابۃ العلم)

اللہ تعالیٰ نے مکہ کو زمین آسمان کی پیدائش کے دن سے حرمت بخشی ہے پس اللہ تعالیٰ کی اس حرمت کی وجہ سے یہ قیامت تک کے لئے قابل عزت اور واجب الاحترام ہے اس کے شکار کو بھگایا نہ جائے، اس کے درخت کاٹے نہ جائیں، اس کی گھاس کاٹی نہ جائے اور اس کی گری پڑی چیز بھی (سوائے اس کا اعلان کرنے والے کے) کسی کے لئے اٹھانی جائز نہیں ۔ حضرت ابن عباسؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اذخر گھاس کی (روزمرہ ضروریات کے لئے) اجازت دے دیں تو آپ نے اس کی اجازت عطا فرما دی ۔ مکہ میں داخلہ کے وقت ہونے والے خون کی وضاحت کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا ۔

"پس مکہ کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ حرمت کی وجہ سے کسی شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور رسول پر ایمان لاتا ہے ہرگز جائز نہیں کہ اس میں خون بہائے اور اگر کوئی خدا کے رسول کی مکہ میں جنگ کی مثال پیش کرکے لڑائی کی رخصت نکالنا چاہے تو اس کو یہ جواب دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو تو (دفاعی) جنگ کی اجازت عطا کی تھی تمہیں یہ اجازت نہیں دی اور (یاد رکھو) مجھے بھی خدا نے دن کی ایک گھڑی ہی جنگ کی اجازت دی تھی اب پھر اس حرم کی حرمت اسی طرح قائم ہو چکی ہے جیسے کہ کل تھی چاہئے کہ تم میں سے جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میری یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں"

(بخاری کتاب الصید باب لایحل القتال بمکۃ، مسلم کتاب الحج باب تحریم مکہ بروایت ابن عباس اور شیعہ لٹریچر میں اس مضمون کی روایات فروع کافی کتاب الحج باب ان اللہ عزوجل حرم مکہ جلد ۴، صد ۲۲۶، فقیہ من لایحضرہ الفقیہ کتاب الحج جلد ۲، صد ۱۵۹ بروایت امام جعفر صادق و معاویہ بن عمار میں موجود ہیں۔)

"امتِ مسلمہ" کو تقدیسِ حرم قائم رکھنے کی ہدایت اور تنبیہ !!

ارض حرم میں مناسکِ حج کا انتظام و انصرام جب مسلمانوں کو سونپا گیا تو ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت اور تنبیہ فرما دی کہ اب وہ کسی ایسی غلطی کا ارتکاب نہ کریں جس کی وجہ سے مشرکین کو حرم سے بے دخل کیا گیا ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے مومنو! شعائر اللہ (خدا تعالیٰ کے نشانات) حرمت والے کسی مہینے، حج کی قربانیوں اور بیت اللہ کا قصد کرنے والوں کی بے حرمتی نہ کرنا جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور تمہیں کسی قوم کی یہ دشمنی کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا ظلم و زیادتی پر آمادہ نہ کرے ۔ پس تم نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کی باتوں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو جو سخت عذاب اور پکڑ والا ہے ۔ (المائدہ : ۳)

دوسری جگہ کفار کے بیت اللہ سے روکنے کے طرز عمل کا ذکر اللہ تعالیٰ بڑی سخت وعید کرتے ہوئے فرماتا ہے ۔

یقیناً وہ کافر جو اللہ کی راہ سے اور اس مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے تمام انسانوں کے لئے برابر بنایا ہے خواہ وہ حرم کے مقامی باشندے ہوں یا مسافر ۔ اور جو شخص اس حرم کے اندر ظلم کی راہ سے الحاد اور نافرمانی کا مرتکب ہو گا اسے ہم دردناک عذاب میں مبتلا کریں گے ۔ (الحج : ۲۵)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ارشاد ہے کہ میری امت کے لوگ خیر و بھلائی میں رہیں گے جب تک تعظیم و حرمت ارضِ حرم کا خیال رکھیں گے اور جب وہ اس حرمت کو توڑ دیں گے اور ضائع کریں گے تو ہلاک ہو جائیں گے ۔ (ابن ماجہ کتاب الحج)

حرمِ خداوندی کی حرمت کا فلسفہ اور امنِ عالم

قرآن شریف کے مطابق ارض حرم کی حرمت دراصل دنیا میں قیام امن کا پہلا زینہ ہے ۔ خدا تعالیٰ نے اپنی جلالی شان کے اظہار کے لئے اس حرمت کو ایک مثالی اور معیاری بنا دیا ۔ مگر یہ تو خدائی حرمتوں کی پہلی سیڑھی ہے جس پر قدم رکھنے کے بعد وہ زینے بھی خدا کے بندوں کو طے کرنے پڑتے ہیں جن کے نتیجہ میں بالآخر وہ کامل امن کو حاصل کر سکتے ہیں ۔ ان محارم خداوندی کا دائرہ قرآنی تعلیم کی روشنی میں کچھ اس طرح مکمل ہوتا ہے ۔

۱ ۔ حرمت بیت اللہ اور ارضِ حرم میں جنگ و جدال سے بچنا ۔

۲ ۔ أشہر حرم یعنی سال میں چار مہینوں ذوالقعدہ ، ذوالحجہ ، محرم اور رجب میں فسق و فجور اور قتال سے بچنا (بخاری کتاب التفسیر)

۳ ۔ رمضان کے مہینے کو شہر اللہ المحرّم قرار دیا اور روزہ دار کو فسق و فجور اور لڑائی سے بچنے کی تعلیم دی (نسائی کتاب الصوم ۔ بخاری کتاب الصوم)

۴ ۔ اسلام و ایمان کے لفظی معنی میں جو سلامتی و امن شامل ہے ۔ اس کی حقیقت کو اس طرح کھول کر بیان فرمایا کہ ۔

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں ۔ (بخاری کتاب الایمان)

مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں رہیں (کنز العمال ۔ کتاب الایمان حدیث ۷۵)

۵ ۔ ایک مسلمان کی دوسرے کے لئے جان و مال اور عزت کی حرمت (بخاری کتاب الحج)

یہ ہے محارم خداوندی کا دائرہ جو امن عالم کی ضمانت دیتا ہے ۔ جس کا اعلان خداوندِ عالم اپنے رسول کی زبانی یوں کرواتا ہے (النمل : ۹۱)

یعنی اے رسول تو کہہ دے کہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں صرف اس بستی کے رب کی عبادت کروں جس نے بیت اللہ کی عزت و حرمت کو قائم فرمایا ہے ۔ اور جو ہر شے کا مالک ہے اور مجھے یہ حکم ملا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہو جاؤں ۔

یہ اعلان کس خوبصورتی سے امن عالم کے دائرہ کو مکمل کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ دنیا کو حقیقی امن صرف اس صورت میں میسر آ سکتا ہے جب وہ خدائے واحد پر ایمان لا کر اس مرکز توحید سے تعلق رکھے ۔ آج دنیا امن کی متلاشی ہے کبھی وہ عقل کے ذریعہ امن تلاش کرنا چاہتی ہے تو کبھی قانون سے اور کبھی وہ ہتھیاروں کے ذریعہ امن قائم کرنا چاہتی ہے ـــ مگر ہتھیار اسی لئے امن قائم نہیں کر سکتے کہ اس سے ہتھیاروں کی جمع کرنے کی دوڑ کا ایسا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو صلح کی بجائے جنگ کی ضمانت دیتا ہے ۔ قانون بھی امن قائم کرنے سے قاصر ہے کیونکہ اس کی حکومت ظاہر پر ہوتی ہے باطن پر نہیں ۔ اور عقل اس لئے امن قائم نہیں کر سکتی کہ وہ اخلاق کے تابع نہیں ہوتی اور یہ دیکھتی ہے کہ میرا یا میرے دوست کا فائدہ کس چیز میں ہے یہ نہیں دیکھتی کہ بعض ظاہری فائدے باطنی نقصان کا موجب ہوتے ہیں ۔ صرف ایک چیز امن قائم کر سکتی ہے اور وہ ہے روحانیت جو جذبات کے اخلاقی رنگ میں ڈھل جانے کا نام ہے اور جو دائمی طور پر انسان کو نیکی کی طرف مائل رکھتی ہے اور روحانیت کی بنیاد اور اصل الاصول توحید باری تعالیٰ ہے ۔ بلاشبہ دنیا کی مختلف اقوام و مذاہب کی مختلف تعلیموں اور عقائد و خیالات کی موجودگی میں یک جہتی اور اتحاد بظاہر مشکل نظر آتا ہے لیکن ایک مرکزی نقطہ ایسا ہے جس پر تمام اقوام و مذاہب کا اتفاق ہو سکتا ہے اور وہ ہے توحید باری تعالیٰ کا نقطہ ـــ جس طرح بھائیوں میں اختلاف کے باوجود ایک باپ پر اتحاد ہوتا ہے اسی طرح ہزار اختلاف کے باوجود مذاہب کا توحیدِ باری تعالیٰ کے عقیدہ پر اتحاد ہو سکتا ہے

قرآن نے امن عالم کے قیام کی بنیاد توحید کے اس مرکزی نقطہ پر رکھی ہے اور بتایا ہے کہ قرآن کا خدا ربّ العالمین ہے ۔ وہ صرف ہندوؤں، عیسائیوں، یا محض یہودیوں اور زرتشتیوں کا خدا نہیں ـــ ایسے ربّ العالمین کی وحدت کا سبق پیش کرکے دین حق انسانوں کو خدا کے اس پہلے گھر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جوبلی کی مقدس تقریبات میں ہم احباب جماعت کی خدمت میں
دلی مسرت کیساتھ ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں
منجانب

خواجہ رشید سنز

ٹرنک بازار ۔ سیالکوٹ

• واشنگ مشین • روم ایئر کولر • فریج • ڈیپ فریزر
• ایئر کنڈیشنز • وولٹیج سٹیبلائزر • ریگولیٹر • گیس واٹر ہیٹر
الیکٹرک واٹر ہیٹر • کوکنگ رینج • برقی مدھانی • گیس روم ہیٹر وغیرہ

خریدنے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

• سالگرہ کیک • فروٹ کیک • پیسٹری • کریم رول
• ہر قسم کے بسکٹ • باقر خانی • بند • پیٹس • کوکونٹ

نیز

سامان کاسمیٹکس خریدنے کیلئے تشریف لائیں ۔ شکریہ

احمد بیکرز اینڈ جنرل سٹور

نزد گلستان سینما چوک کوٹلی بہرام سیالکوٹ

پروپرائیٹر : محمد یوسف بٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جشنِ تشکر مبارک ہو!

طالب دعا

شیخ سنز

امپورٹر اینڈ انڈنٹر

۲۲ یونگ روڈ نیلا گنبد ۔ لاہور

فون : ۳۲۳۵۲۵۴
ٹیلکس : ۴۴۴۸۰

ساتھ وابستہ رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے مکہ میں بنایا گیا۔ وہ گھر جو نقشہ عالم پر تمام دنیا کے اتحاد کے مرکزی نقطہ کے طور پر نظر آتا ہے جسے وہ مذاہب نہ بنا سکے جن کی نظر قومی حدبندیوں سے آگے نہیں گئی۔ ایسا گھر صرف خدائے واحد کی منشاء سے تعمیر ہو سکتا تھا۔ سو خدا نے تمام کو ایک مرکزی نقطہ پر جمع کرنے کے لئے خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی اور اُسے بین الاقوامی اتحاد و امن کی علامت بنا دیا۔

پس آج اگر دنیا کو حقیقی امن مل سکتا ہے تو صرف اور صرف خدائے واحد پر ایمان لا کر اس سے سچا تعلق قائم کرنے اور اس گھر سے وابستہ ہونے سے ہی مل سکتا ہے جو بیت اللہ ہے۔ الغرض حرم خداوندی کی حرمت کا فلسفہ اور امن عالم کے ساتھ اس کا جو تعلق ان سطور میں پیش کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کو امن دینے اور اس کا عادی بنانے کے لئے خالقِ ارض و سماء نے ابتدائے آفرینش سے ایک محدود پیمانے پر ایک خطۂ امن ارضِ حرم کی صورت میں بنایا۔ جسے وسعت دینے اور تدریجاً مختلف ادوار میں ترقی دینے کے بعد بالآخر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ذریعہ اس دائرہ امن کو انسانیت کے لئے مکمل کر دیا گیا۔ چنانچہ جب شاہِ دو جہاں کے روئے زمین پر اپنے عظیم الشان مشن کی تکمیل کے بعد رخصت ہونے کا وقت آیا تو آپ نے اپنی زندگی کے آخری حج کے لئے رختِ سفر باندھا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ اس موقع پر آپ نے جو خطبات عرفات و منیٰ کے میدانوں میں ارشاد فرمائے اور جو دینی تعلیم کا خلاصہ اور نچوڑ ہیں وہ ہمارے پیش کردہ فلسفۂ حرمت اور امن عالم کی زبردست تائید کرتے ہیں۔ آپ نے ان خطبات میں حرم کی حرمت سے بات شروع کر کے بالآخر انسانوں کے جان و مال کی حرمت پر بات مکمل کی۔ یہ حرمت و شرفِ انسانی ذہن نشین کرانے کے لئے ایک حیرت انگیز طریق سے اس کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے ہزاروں کے اس مجمع سے دریافت فرمایا۔

"لوگو! یہ کونسا مہینہ ہے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ (صحابہ کہتے ہیں یہ ہم نے اس لئے کہا کہ شاید حضور اس مہینے کا نام بدلنے لگے ہیں) آپ نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں ذوالحجہ کا ہی عزت والا مہینہ ہے۔ پھر آپ نے پوچھا یہ شہر کونسا ہے؟ صحابہ نے پھر ادب سے پہلے والا جواب دیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ حرمت والا شہر مکہ نہیں؟ صحابہ نے کہا جی حضور! یہ حرمت والا شہر مکہ ہی تو ہے۔ پھر آپ نے پوچھا آج کونسا دن ہے؟ صحابہ نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا کیا یہ قربانیوں کا دن نہیں؟ صحابہ نے کہا جی ہاں یہ قربانیوں کا حرمت والا دن ہے۔

اس دن، اس مہینے اور اس جگہ کی حرمت ذہن نشین کرانے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پر شوکت اعلان فرمایا کہ

"اے مسلمانو! (جو ان چیزوں کی حرمت پر ایمان رکھتے ہو) سُن لو! کہ تمہارے خون اور عزتیں اور تمہارے مال اور جانیں تمہارے لئے ایسے ہی قابل عزت ہیں جیسے آج کے اس دن کی حرمت و عزت اس مہینے اور اس شہر مکہ میں ہے۔ سنو! میرے بعد آپس میں ایک دوسرے سے جنگ نہ کرنے لگ جانا۔ آج سے زمانہ اپنی حالت پر واپس لوٹ آیا ہے۔ سُن لو! تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوا تھا آج سے کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کی فضیلت کے کیونکہ دنیا میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے"۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۵ ص ۴۱۱)

رسولِ خدا نے اپنے اس الوداعی خطبہ میں غلاموں اور عورتوں وغیرہ کمزور طبقات کے حقوق کی حفاظت کا اعلان بھی کر دیا۔ یہ تھا امن کا وہ حقیقی اور دائمی منشور جس کا اعلان آج سے چودہ سو سال قبل ۱۰ ذوالحجہ سنہ ۱۰ھ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ارضِ حرم سے کیا گیا تھا۔ یہی امن کا وہ کامل منشور ہے جس کی صدائے بازگشت آج یو۔این۔او کے چارٹر میں سنائی دیتی ہے۔ اور دنیا ۱۹۴۸ء سے یو۔این۔او کے اس چارٹر کے پاس ہونے کی وجہ سے ۱۰ دسمبر کو یوم حقوق انسانی کے طور پر مناتی ہے۔ مگر فی الحقیقت عالم اسلام کو ۱۰ ذوالحجہ سنہ ۱۰ھ کا دن خدا تعالیٰ کی طرف سے عالمی امن کا منشور عطا کئے جانے پر منانا چاہیئے۔ خدا کرے کہ اہل توحید اس دن کی عظمت کو سمجھیں اور تمام دنیا خدائے واحد کے اس حقیقی حصارِ امن میں آجائے۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

تریاقِ معدہ — کھانا ہضم کرتا بھوک بڑھاتا اور طبیعت اور شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ قیمت ۱۴/-

شربت صدر — جوشاندہ کے اجزاء مؤثر کا بہترین مرکب نزلہ و زکام اور کھانسی کیلئے مفید ہے قیمت ۱۶/-

نعمانی سیرپ — تبخیر معدہ، تیزابیت خرابی ہاضمہ کے لیے قیمت ۱۶/-

تریاقِ دمہ — پرانی بلغمی کھانسی اور دمہ کا شافی علاج۔ مکمل کورس قیمت ۴۰/-

اکسیر پائیوریا — دانتوں اور مسوڑھوں کی شکایات کیلئے قیمت ۱۶/-

تریاق بواسیر — خونی و بادی بواسیر کیلئے مفید و مجرب قیمت ۱۵/-

روشن کاجل — آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کیلئے قیمت ۵/-

اکسیر خارش — نئی و پرانی خارش کا شافی علاج قیمت ۱۵/-

اوقات مطب — ۹ تا ایک بجے، ۲ تا ۶ بجے — جمعۃ المبارک صبح ۹ تا ۱۱ بجے

بیرونی مریض — مردانہ و زنانہ خاص امراض کیلئے سوالنامہ تشخیص و تجویز طلب کریں

فیصل آباد میں ہماری ادویات کریم میڈیکل ہال سے دستیاب ہیں

فہرست ادویہ جنتری سنہ ۱۹۸۹ء مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب کریں

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ — پوسٹ بکس ۶۰ — فون ۶۳۴

پیارے والد صاحب وارنٹ آفیسر منیر احمد پاکستان ایئر فورس کی یاد میں

غریب اور مستحق افراد کو ہر قسم کی قانونی امداد بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کی جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفیر اے۔ ملک اینڈ کمپنی

ایڈووکیٹس۔ اٹارنیز ایٹ لاء

پیپلز بلڈنگ فرید کوٹ روڈ

لاہور (پاکستان)

فون: ۶۱۳۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فالکن ٹریڈرز اور شاہ میڈیکو اینڈ آپٹیکو فیصل آباد

کی جانب سے احباب کو

صد سالہ جشنِ تشکر مبارک ہو

FALCON Traders

Manufacturers & Exporters

of

HOSIERY GARMENTS (Jogging Suits
T-Shirts, Polo Shirts, Sweat Shirts and
Lady Blouses)

Address: 582-F Gulistan Colony
FAISALABAD

(0411) 51681
54209

انگریزی ادویات

اور ہر قسم کی نظر اور دھوپ
کی عینکیں

نظر کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق تیار کیجاتی ہیں

شاہ
میڈیکو اینڈ آپٹیکو

۳۳- کچہری بازار فیصل آباد فون ۳۱۰۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی سو سالہ

طبی خدمات کی ایک جھلک

محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب
ربوہ

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے آنے کی اغراض میں سے ایک اہم غرض خدمت خلق کو قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

میرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است

پھر آپ نے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی دس شرائط بیعت میں سے ایک اہم شرط یہ رکھی ہے۔

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔"

اس عہد پر خود حضرت اقدس بانی سلسلہ نے ساری عمر عمل فرمایا۔ مخلوق خدا کی خدمت کا شوق آپ نے ورثہ میں بھی پایا تھا۔ اپنے علم کے مطابق مختلف بیماریوں کے لئے نسخہ جات بنوا کر رکھا کرتے تھے۔ اور جب بھی کوئی مریض آتا۔ اس کی خدمت کے لئے حاضر رہتے۔

آپ کے مریدوں میں سے کئی ایک ڈاکٹر اور طبیب بھی تھے۔ جنہوں نے علاج کے ذریعہ خدمتِ خلق کو اپنا شعار بنا رکھا تھا۔ اور ان کے سردار حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے تو اس بارہ میں کمال ہی کر دیا تھا۔

ان کی زندگی میں مخلوقِ خدا ان سے استفادہ کرتی رہی اور ان کے بعد ان کے طبی نسخوں کی کتاب بیاضِ نور الدین آج ہزاروں خاندانوں کی ترقی اور روزگار کا باعث بنی ہوئی ہے انہی کے دور امامت میں قادیان میں جماعتی انتظام کے تحت شفا خانہ نور قائم ہوا۔ جس کا دوسرا حصہ اب دوسرے مرکز ربوہ میں بھی فضلِ عمر ہسپتال کے نام سے مخلوقِ خدا کی خدمت میں جاری وساری ہے۔ اس میں ماہر ڈاکٹروں کی ایک جماعت ماڈرن آلات کے ساتھ دن رات خدمت خلق میں لگی رہتی ہے۔

ایلوپیتھی کے ساتھ ساتھ ہومیوپیتھک علاج جماعتِ احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ذریعہ جماعت میں عام ہوا۔ اور ان کی یاد میں فضل عمر ہومیو فری ڈسپنسری ان کے صاحبزادے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ (۸ جون ۱۹۸۲ء کو چوتھے امام جماعت منتخب ہوئے) نے انجمن وقفِ جدید ربوہ کے زیر اہتمام قائم کی تھی۔ جو خدمت کے میدان میں اب بھی صبح شام رواں دواں ہے حال ہی میں نگر ضلع تھرپارکر (پاکستان) کے لوگوں کی حالت زار کو دیکھ کر وہاں دو احمدیہ کلینک (۱) مٹھی (۲) پھول پورہ میں قائم کئے ہیں۔ اور ایک بڑی جیپ میں چلتی پھرتی ڈسپنسری بھی اس علاقہ میں کام کر رہی ہے ۔۔۔۔۔۔۔

طب اور حکمت کے ذریعہ احمدیہ خدمتِ خلق سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگ مستفید ہوتے رہے ہیں جن کے شاندار تاثرات میں سے صرف ایک بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

"اس وقت ہندوستان میں ہزاروں مشن ہسپتال موجود ہیں۔ جہاں ہر سال لاکھوں ہندوؤں اور مسلمانوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ اور اس مفت علاج کے ذریعہ عیسائیت کے لئے کروڑوں غیر متعصب سادہ لوح اور حاجتمند اور مصیبت زدہ انسانوں کی ہمدردی حاصل کی جاتی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی تبلیغی انجمنوں نے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے لئے علاقہ ارتداد میں کوئی قابلِ ذکر ہسپتال قائم کیا جو ہر قسم کے جدید آلات وسامان سے آراستہ ہو اور جہاں دوستوں اور دشمنوں سے یکساں ہمدردی کی جاتی ہو۔ اس قسم کے ہسپتال کا ایک نمونہ قادیان میں موجود ہے (اور اب ربوہ میں بھی ہے۔ ناقل) (تنظیم ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء)

طبی میدان میں خدمتِ خلق

بیرونی دنیا میں خدمتِ خلق کا سب سے پہلا طبی تجربہ کیپٹن ڈاکٹر شاہنواز صاحب کے ذریعہ بولے بو (سیرالیون) میں ۱۹۶۰ء میں شروع ہوا پھر کرنل ڈاکٹر سید محمد یوسف صاحب نے ۱۹۶۱ء میں اپاپا لیگوس (نائیجیریا) میں احمدیہ کلینک کھولا اور تیسرے نمبر پر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا کانو (نائیجیریا) میں احمدیہ کلینک بے حد کامیاب رہا جو اب ایک بڑے وسیع ہسپتال میں تبدیل ہو چکا ہے چوتھا کامیاب تجربہ ڈاکٹر سعید احمد صاحب نے کاعور (گیمبیا) میں ۱۹۶۸ء میں کیا ان ابتدائی مجاہد ڈاکٹروں کی بے نفسی خدمات نے ایسی شاندار کامیابیاں حاصل کیں جن کے مشاہدہ کے بعد قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث نے ۱۹۷۰ء میں اپنے پہلے افریقن دورہ میں ہی نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کا اعلان فرما دیا۔

نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام
ایک انقلابی منصوبہ

۱۹۷۰ء میں جماعت احمدیہ کے خدمتِ خلق کے کاموں میں ایک زبردست انقلاب آیا۔ اور جماعت احمدیہ کے طبی ادارے دیکھتے ہی دیکھتے درجنوں میں شمار ہونے لگے اور صرف ایک سال میں ہمارے ۲۸ احمدیہ ہسپتالوں سے دو لاکھ چونسٹھ ہزار آٹھ سو ستر مریضوں نے استفادہ کیا جس میں تیرہ ہزار سے زائد مریضوں نے مفت علاج کروایا اور ۵۳۹۹ اپریشن ایک سال میں ہوئے اور تعلیمی ادارے جو انگلیوں پر گنے جاتے تھے۔ یکدم بڑھتے بڑھتے پانچ گنا سے بھی بڑھ گئے۔ اس وقت ۳۰ احمدیہ سیکنڈری سکولوں سے بارہ ہزار سے زائد طلبہ استفادہ کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی اس نصرت کا اظہار اپنے پیارے امام کے ذریعہ فرمایا جب کہ امام جماعت احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے مغربی افریقہ کے تاریخی دورہ اپریل مئی ۱۹۷۰ء میں اس تاریخ ساز پروگرام کا اعلان فرمایا۔ حضور نے احمدیہ مشنوں وسکولوں اور طبی اداروں کی حسنِ کارکردگی کا خود مشاہدہ فرمایا۔ ان کی غرض و غایت نیز افادیت کو وسیع تر کرنے کا اظہار آپ نے سیرالیون میں ایک پریس کانفرنس کے دوران یوں فرمایا

"ہمیں غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کرنی چاہیئے کہ ہم کس طرح افریقن بھائیوں کی خدمت کر سکتے ہیں۔ آقا بن کر نہیں بلکہ دوست اور ساتھی کی حیثیت سے ہماری دولت خدمت خلق ہے اور یہی خدمت کا بہترین طریق ہے۔ جس سے آنے والے دنوں میں سب انسان ایک خاندان کی طرح رہنا سیکھ جائیں گے۔"

(سیرالیون۔ ڈیلی میل ۶ مئی ۱۹۷۰ء)

طبی میدان میں جماعت احمدیہ کا انقلابی اقدام
صرف چند مثالیں

۱۹۷۰ء تک جماعت احمدیہ کے صرف تین طبی ادارے لیگوس۔ کانو (نائیجیریا) اور کاعور (گیمبیا) میں کام کر رہے تھے۔ نصرت جہاں پروگرام اب تک ان کو دس گنا سے اوپر لے گیا ہے۔ تادم تحریر نائیجیریا میں آٹھ۔ تنزانیہ میں ایک زائر میں ایک، غانا میں پانچ۔ یوگنڈا میں ایک۔ آئیوری کوسٹ میں ایک۔ لائبیریا میں ایک سیرالیون میں چار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیش پیش پیش • سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ

۱۹۱۱ء سے

مصروفِ خدمت

اور خدا کے فضل اور احمدیت کے طفیل جسکی دوائیں دنیا کے کناروں تک پہنچیں ہزاروں اندھیرے گھروں کو اللہ تعالیٰ نے بچوں کی چہکار سے روشن کر دیا ـــــ آپکی خدمت میں مستند اور رواں دواں ادارہ جہاں بے اولاد، نرینہ اولاد کے خواہشمند اور اٹھرا کے مریضوں علاوہ گرمی، گیس، مردانہ کمزوری وغیرہ کا شافی علاج ہوتا ہے۔

نئی صدی میں داخل ہونیوالی سعید روحوں کو ھدیہ تبریک

ـــــ پیش کرتے ھیں ـــــ

آپکی خدمت کیلئے مندرجہ ذیل مقامات پر بھی شاخیں کام کر رہی ہیں

• ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس فون ۹۰۶ • سیالکوٹ : چوک قلعہ کالروالہ تاروال مرید کے روڈ

• ملتان : حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی • کراچی : محمود آباد ۳ نزد ون وشبینہ ڈاک خانہ کراچی ۴۴

ـــــ ھیڈ آفس ـــــ

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ فون ۷۴۸۴۴ ۷۶۴۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیمبیا میں پانچ احمدی ہسپتال کام کر رہے ہیں فجی۔ ٹرینیڈاڈ اور جنوبی امریکہ کے ممالک میں بھی نئے ہسپتال کھولے جا رہے ہیں۔ گویا خدمت خلق کا جو کام جماعت احمدیہ نے مغربی افریقہ سے شروع کیا تھا۔ اب مشرقی افریقہ میں بھی پھیل چکا ہے

مشرق اور مغرب کی باقی ترقی پذیر اقوام میں عوام کی طبی ضرورتوں کا جائزہ لے کر اسی پروگرام کو ان ممالک میں بھی پھیلانے کا اعلان ہمارے موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرما چکے ہیں۔

نائیجیریا کی ضرورتوں کو پورا کیا

اس عظیم ملک میں پہلا احمدیہ کلینک لیگوس کے محلہ اپاپا میں محترم کرنل ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب نے ۱۹۶۱ء میں کھولا اب ڈاکٹر انوار الدین نے ایک بڑی بلڈنگ خریدی ہے جس میں ان ڈور ہسپتال بھی عوام کی خوب خدمت کر رہا ہے۔

شمالی نائیجیریا میں کانو کے شہر میں مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے بھی مختصر سی عمارت کرایہ پر لے کر آؤٹ ڈور کلینک شروع کیا تھا۔ جو اب اپنی مستقل ڈبل سٹوری عمارت میں سینکڑوں آؤٹ ڈور اور ان ڈور مریضوں کی خدمت میں تین چار ڈاکٹروں کو خوب مصروف رکھتا ہے۔ اور جملہ جدید سہولتیں اب وہاں موجود ہیں۔ ایک ڈینٹل کلینک بھی اسی عمارت میں کام کر رہا ہے۔ ڈاکٹر توقیر احمد صاحب نے وہاں اپریشنز شروع کئے تھے جن کی وجہ سے اس ہسپتال کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت ۱۹۷۱ء میں پہلا کلینک بکرو (اجوس) کے مقام پر مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب نے شروع فرمایا اور ۵ر فروری ۱۹۷۲ء کو اس کا باقاعدہ افتتاح کرتے ہوئے آنریبل سمتھ انجی شاہ نے فرمایا:

"آج اس سٹیٹ (B.P.STATE) کی طبی تاریخ میں ایک نیا قدم اٹھایا گیا ہے۔ ہم جو اس سٹیٹ کے رہنے والے ہیں ہمیں جماعت احمدیہ کا انتہائی شکرگزار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس تنظیم کی بدولت ہمیں یہ کلینک میسر آیا ہے جس کی ضرورت بشدت محسوس کی جا رہی تھی ...... ہمارا جدید معاشرہ اس امر کا متقاضی ہے کہ مختلف تنظیمیں ہماری لازمی سروسز کو ترقی دینے کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانی کا مظاہرہ کریں۔ اس لئے اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ ہم سب احمدیہ مشن کے ممنون احسان ہیں۔ کہ اس نے یہ کلینک اس غرض سے قائم کیا کہ بنی نوع انسان اس سے مستفید ہوں"

(الفضل ۵۔ مئی ۱۹۷۲ء)

غانا اور پاکستان کے درمیان مفاہمت

اس وسیع ملک میں پہلا احمدیہ ہسپتال مجلس نصرت جہاں کے ذریعہ اکتوبر ۱۹۷۰ء میں کوکوفو میں مجلس نصرت جہاں کے اولین مجاہد ڈاکٹر بریگیڈئیر غلام احمد صاحب نے کھولا۔ ۱۹۷۱ء میں تین اور ہسپتال کھل گئے دوسرے احمدیہ ہسپتال اسکورے کے افتتاح کے موقعہ پر اس علاقے کے بادشاہ نے بار بار احمدیہ مشن اور قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نور اللہ مرقدہ کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اس چھوٹے سے گاؤں میں ہسپتال قائم کر کے یہاں کی ایک نہایت اہم اور شدید ضرورت کو پورا کر کے لوگوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے جس کی وہ ہمیشہ قدر کریں گے۔ اور ہسپتال کی ترقی میں جس قدر اور تعاون کی ضرورت ہوگی اسے بڑے شوق اور خوشی سے بہم پہنچائیں گے۔ انہوں نے اپنی طرف سے ۸۰۰ سڈی (آٹھ ہزار روپے) دینے کا اعلان کیا اور مستقبل میں مزید امداد کا بھی وعدہ فرمایا۔ اور کہا کہ احمدیہ مشن نے ہسپتال کے قیام کو جس خوبی اور وعدہ کے مطابق عین وقت پر مکمل کیا ہے وہ قابل صد تحسین ہے

(الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۷۱ء)

اور خوشی کی بات یہ ہوئی کہ اس ہسپتال کی بدولت گاؤں والوں کو پانی۔ بجلی۔ پکی سڑک اور بس سروس کی سہولتیں میسر آ گئی ہیں۔ اور ہسپتال کی شہرت ارد گرد کے ممالک سے بھی مریضوں کو لا رہی ہے۔ جو قصبہ کی رونق اور آمد کو بڑھانے کا موجب بنتے ہیں۔ اسی ہسپتال کے پہلے ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے ایک بہت ہی پیچیدہ مریض جس کو سرکاری ہسپتال والے علاج کے لئے لندن بھجوانا چاہتے تھے۔ اپنے ہسپتال میں ہی اپریشن کیا۔ جو کامیاب رہا۔ اس خدائی تائید اور کامیابی نے سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔

ٹیچمان میں تیسرا احمدیہ ہسپتال مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے کھولا۔ ابتداء میں اس کی اجازت دینے سے حکومت انکار کر رہی تھی کہ شہر میں دو ہسپتال پہلے سے ہی موجود ہیں۔ مگر ایک واقعہ نے انہیں مجبور کر دیا۔ کہ وہ احمدیہ ہسپتال کے اجراء کی اجازت دے۔ واقعہ یوں ہوا۔ کہ ہمارے ڈاکٹر صاحب کے پہنچنے کے چند ہفتے بعد ایک عیسائی ہسپتال کا واحد یورپین ڈاکٹر اچانک فوت ہو گیا۔ دوسرے کیتھولک ہسپتال کا ڈاکٹر بیمار پڑ گیا۔ اور اسی دن ایک بڑی خطرناک مریضہ کا کیس آ گیا۔ جس پر انہیں مجبوراً رات کے وقت ہمارے ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے پاس درخواست کرنی پڑی۔ کہ اس طرح ایک مریضہ ہمارے ہسپتال میں آئی ہوئی ہے۔ تم ہمارے ہاں آ کر اس کا اپریشن کر دو۔ انہوں نے بخوشی اپریشن کیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا اور مریضہ اچھی ہو گئی۔

غانا میں چوتھے احمدیہ ہسپتال سویڈرو کے افتتاح پر ۱۸ر نومبر ۱۹۷۱ء کو پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر ایس۔ اے۔ معید نے جماعت کو اس شاندار کارنامے پر خراج تحسین ادا کرتے ہوئے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ اس نے اپنی انتھک اور بے لوث خدمات کے ذریعے غانا اور پاکستان کے عوام کو ایک دوسرے کے قریب لانے اور ان کے درمیان بہتر مفاہمت کا جذبہ پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

سیرالیون کی تعلیمی و طبّی مدد

۳۰ لاکھ کی آبادی والے اس ملک میں احمدیہ جماعت کے قریباً یکصد پرائمری سکولوں کے دوش بدوش ڈیڑھ دو درجن سیکنڈری سکول بھی افریقن خاندانوں کی خدمت میں دن رات ایک کر رہے ہیں۔ نیز ملک کے چار اہم شہروں میں چار احمدیہ ہسپتال کو مصروف خدمت پا کر صدر جمہوریہ سیرالیون ڈاکٹر سیاکا سٹیونسز نے ۲ دسمبر ۱۹۷۱ء کو فرمایا

"میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا جو یہ کام تعلیم کے میدان میں کر رہی ہے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اس جماعت نے تعلیم کے ساتھ ساتھ طبی میدان میں بھی ہماری مدد کرنی شروع کی ہے۔ میں اس گرانقدر خدمات کے لئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

(الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۷۲ء)

سیرالیون میں ایک احمدیہ ہسپتال "روکوپر" ضلع کامبیا میں ڈاکٹر ایس ایم حسن صاحب نے شروع فرمایا۔ جن کے اخلاص اور نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں غیر معمولی شفا رکھ دی۔ کہ وہ بطور ایک فرشتہ کے مشہور ہو گئے۔ ان کے ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر ۱۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو خطاب کرتے ہوئے شمالی صوبہ کے ریذیڈنٹ وزیر آنریبل منسارے نے اپنے خطاب کا خلاصہ یوں بیان کیا۔

"جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں اور خدمات کا جو مختصر خاکہ میں نے ابھی پیش کیا ہے۔ اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ سیرالیون میں اس قدر مختصر عرصہ میں احمدیہ مشن کی کامیابی اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ (دین حق) کی فتح کا دن قریب ہے" (الفضل ۴ مئی ۱۹۷۲ء)

سیرالیون کے ڈپٹی وزیر اعظم اور سیرالیون مسلم کانگریس کے صدر الحاج مصطفےٰ سنوسی نے بھی فرمایا

"میں ہمیشہ احمدیت کا مداح اور خیر خواہ رہا ہوں۔ بعض لوگ میری اس عقیدت اور محبت کو پسند نہیں کرتے، انہیں بتاتا ہوں کہ احمدیت ایک سچائی ہے۔ اور سچائی کے لئے دن رات ہماری بے لوث خدمت کر رہی ہے۔ ۱۲ سیکنڈری سکول اور ۵۰ پرائمری سکول (جو اب ۲۱ اور ۱۰۰ ہو گئے ہیں) چلانا معمولی بات نہیں۔ یہ کام صرف۔ اخلاص۔ جذبہ۔ نیک نیتی جیسی خوبیوں سے آراستہ لوگ ہی سرانجام دے سکتے ہیں۔ نیز طب کے میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات آب زر سے لکھی جانی چاہئیں۔

(الفضل ۱۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

یہی الحاج مصطفےٰ سنوسی صاحب جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی شمولیت فرما کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

صد سالہ جشنِ تشکر فتوحات کی صدی کا آغاز ھے

احبابِ کرام کو دِلی مبارکباد ———— !

میسرز چوہدری اینڈ کمپنی

وینس پلازہ ۷۔ ای ایجرٹن روڈ لاہور

دفتر ۳۰۴۹۵۶ / ۳۰۶۱۱۱

گھر ۸۵۵۳۱۴

ٹیلکس Venus-PK ۴۴۹۵۸

محتاجِ دُعا: عبدالحمید چوہدری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکز احمدیت کی مساعی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔

گیمبیا میں معجزانہ کامیابی

نصرت جہاں کا پہلا کلینک گیمبیا کے دارالحکومت بانجل میں ایک کرایہ کی دکان میں ڈاکٹر انوار احمد نے کھولا جس میں ڈینٹل یونٹ کا اضافہ جلد ہی ہو گیا۔ ٹی۔بی کلینک میں ایکسرے مشین اور لیبارٹری بھی حسب ضرورت مہیا کر دی گئی تھی۔ ڈاکٹر انچارج نے چند ماہ بعد کلینک کی غیر معمولی کامیابی کی یوں خبر اپنے امام کی خدمت میں بھجوائی۔

"اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور حضور کی دعاؤں کے طفیل میڈیکل کلینک کی شہرت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ایک چھوٹے سے شہر میں جس میں چار پرائیویٹ ڈاکٹر مع ایک بڑا سرکاری ہسپتال پہلے سے موجود ہیں ہمارے کلینک کی کامیابی ایک معجزہ سے کم نہیں"

سرکاری آفیسر اور وزرا اپنے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے کلینک میں علاج کے لئے آتے ہیں۔ اس لئے کہ یہاں دوا کے ساتھ ساتھ دعا بھی ملتی ہے۔ جس سے شفایابی جلد ہو جاتی ہے۔ منسٹری آف لینڈ کے پارلیمنٹری سیکرٹری Seni Singhate نے علاج کروایا۔ اور ساتھ ہی اپنے تاثرات یوں قلمبند فرمائے:

"یہاں بہت غیر معمولی کام ہو رہا ہے براہ کرم اسے جاری رکھیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے امید ہے کہ آپ کامیاب ہوں گے"

سرکار نے ہسپتال کے لئے ایک قطعۂ زمین شہر سے باہر ایک نواحی بستی میں عطا فرمایا۔ احمدی ٹھیکیداروں نے خوشی خوشی عمارت بڑی سرعت سے مکمل کر دی صدر مملکت سر داؤد جوارا خود بنفسِ نفیس احمدیہ ہسپتال کی نئی عمارت کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ اور مختلف ملکوں مذہبوں اور قومیتوں کے نمائندوں سے بھری مجلس میں فرمایا:

"میں نے اپنی گورنمنٹ سمیت اس بات کو محسوس کیا ہے کہ عین اسی وقت سے جب کہ آج سے قریباً ۲۰ سال قبل پہلے احمدی مربی گیمبیا پہنچے جماعت احمدیہ نے جہاں اس ملک میں روحانیت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا۔ وہاں اس کے ساتھ ساتھ اس ملک کے دوسرے ضروری شعبوں میں جو بحیثیت ایک ترقی پذیر ملک ہونے کے گیمبیا کے لئے بہت اہم ہیں۔ جن میں تعلیمی اور طبی میدان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان میں جماعت احمدیہ پوری طرح شریک رہی ہے۔

جس ہسپتال کا اس وقت میں افتتاح کر رہا ہوں یہ ان کی کوششوں کا انتہائی نقطہ ہے

طبی میدان میں جماعت احمدیہ کی شرکت اس وقت شروع ہوئی جبکہ ۱۹۶۸ء میں کامبو کے مقام پر پہلے احمدیہ میڈیکل سنٹر کا اجراء ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اسی قسم کے میڈیکل سنٹرز اس وقت نجوارا اور بصے کے مقام پر بھی کام کر رہے ہیں"۔

(دی گیمبین نیوز بلیٹن ۲۴ مارچ ۱۹۸۰ء)

ہمارے اداروں کا مستقبل

نائیجیریا میں گساؤ اور منا کے سیکنڈری سکولوں کے علاوہ کئی ادارے بھی اب قومی تحویل میں لے لئے گئے ہیں۔ جو جماعت نے مقامی کمیونٹی کے تعاون سے کھولے تھے۔ ایسے پروگراموں کو دیکھ کر افریقہ سے ایک احمدی ڈاکٹر نے حضرت امام جماعت کی خدمت میں لکھا۔ کہ اس بات کا خدشہ ہے کہ مستقبل بعید میں افریقن حکومتیں ہمارے ہسپتالوں اور سکولوں کو قومیا لیں گی۔ اس لئے مزید توسیع پر اخراجات سوچ سمجھ کر کئے جائیں۔ اس پر قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نور اللہ مرقدہ کا ایمان افروز جواب بھی پڑھیے

"ڈاکٹر صاحب کو میں لکھ رہا ہوں کہ اس سے زیادہ خوشی کی بات ہمارے لئے اور کیا ہو گی کہ افریقن بھائی اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو سکیں۔ جب وہ سکولوں اور ہسپتالوں کو چلانے کے قابل ہو گئے۔ ہم ان کو دعوت دیں گے کہ وہ ہمارے سکولوں اور ہسپتالوں کا انتظام سنبھال لیں۔ ہم نے یہ سکول اور ہسپتال ان کی خیرخواہی کے جذبہ سے ہی کھولے ہیں۔ ہمیں ان سے کسی قسم کی مالی منفعت یا سیاسی فائدہ کی طلب نہیں۔ ہم تو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے انسانیت کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر میدان عمل میں آئے ہیں"

(الفضل ۴ جنوری ۱۹۷۳ء)

ہماری انہیں خدمات کو دیکھنے والے ہر طرف سے مثلاً سیرالیون میں اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے مستقل نمائندے ڈاکٹر وسمرڈ ہارپر نے ہمارے اداروں کو کام کرتے دیکھا وہ اپنے جذبات کی ترجمانی کے لئے جولائی ۱۹۷۶ء میں راقم الحروف کی الوداعی پارٹی میں تشریف لائے۔ اور اپنے جذبات کا تحریر میں بھی اظہار فرمایا جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

"آپ اور آپ کی جماعت احمدیہ نے اس ملک کی روحانی اقتصادی اور سماجی ترقی کے لئے غیر معمولی کام کیا ہے۔ آپ کی شفقت۔ رواداری اور بنی نوع انسان کیلئے ہمدردی کا جذبہ ہم سب کے لئے جو اس علاقہ میں غریبوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ نہ صرف محرک رہا ہے۔ بلکہ ایک قابل قدر نمونہ بھی ثابت ہوا ہے۔ آپ کے مشن کے بے شمار سکولوں اور ان میں کام کرنے والے واقف ٹیچرز کی مدد سے جاہل اور بے سہارا لوگوں کے لئے ایک موقعہ بہم فرمایا گیا ہے۔ کہ وہ لکھنا پڑھنا سیکھ کر روشنی کا مینار بنیں۔ اور یہ بات بھی بالکل اظہر من الشمس ہے کہ آپ کے مشن نے جو ہسپتال قائم کئے پھر ان کو ساز و سامان سے آراستہ کیا۔ ان کے ذریعے بے شمار بیماروں کو شفا نصیب ہوئی۔ جن کو دنیا کے اس خطہ میں بیماری اور غربت نے تنگ کر رکھا تھا۔

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۷۹ء)

اسی طرح بی۔بی۔سی۔ لنڈن میں کام کرنے والے آصف جیلانی نے افریقہ میں احمدیہ مساعی کا جائزہ روزنامہ جنگ کراچی میں یوں پیش فرمایا:۔

"افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے رومن کیتھولک اور دوسرے مکتب خیال کے عیسائی ادارے افریقہ میں اسلام قبول کرنے کے نئے رجحان سے سخت پریشان ہیں۔ ان عیسائی مذہبی اداروں کا خیال ہے کہ اسلام بتدریج پھیلتا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی (دین حق کی اشاعت) و ترویج میں نئی زندگی پیدا ہو گئی ہے۔ خصوصاً گھانا اور نائجیریا اور مشرقی ساحلی علاقوں میں اسلام کا اثر بڑھ رہا ہے۔ جہاں عیسائیوں کو احمدی فرقہ کے تبلیغی اداروں کا زبردست مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ احمدی فرقے کی تبلیغی کارروائیاں عیسائیت کی سخت مخالف تھیں

(جنگ کراچی ۱۸/۷/۱۷ بحوالہ الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۷۲ء)

اور یہی نتیجہ ایک عیسائی پادری نے بیس سال قبل نکالا تھا۔ جو انہی کے الفاظ میں پڑھیے:

"جس دن میں نے سیرالیون چھوڑا اس دن (احمدیت کا ناقل) ہیڈ میڈیکل مشنری پہنچا۔ یہاں کے مقامی پریس نے بہت تھوڑی اور مختصر سی خبریں اس کے متعلق شائع کیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ کسی عیسائی لیڈر نے اس کا نوٹس نہ لیا مگر میرے نزدیک یہ (دین حق۔ناقل) کی نشاۃ ثانیہ کا ایک اور نشان ہے۔ (احمدی) بھی عیسائی مشنوں کے طور طریق کو اپنا رہے ہیں اور یہ ...... طبی مشن بھی اسی پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ جو جماعت احمدیہ چلا رہی ہے۔ جیسے مغربی افریقہ میں ... انقلاب لانے کے لئے پیشرو کی حیثیت حاصل ہے۔"

(ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ جون ۱۹۶۱ء)

(الفضل ۲۵ صلح ۱۳۵۳ ہش)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

visit
BOBBY
Shoes
for
- Children Shoes Of All Kindes
- GARMENTS PH: 876598
- TOYS PH: 876598
- LADIES SOFTEES & Chapples
- JEWELLERY PH: 876269

20/C D-1 LIBERTY MARKET GULBERG III
LAHORE (Pakistan)
☎ 871702 _ 874015

visit
CLIFTON
SHOES
for
Gents Shoes Of All Kinds

3/25 Commercial Zone
LIBERTY MARKET
Gulberg III
Lahore
PAKISTAN
Phone: 875730

فتوحات کے دور کا آغاز احباب جماعت کو مبارک ہو

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

☎ ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل
کریم آباد
(چورنگی)
کراچی

پروپرائٹرز : میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

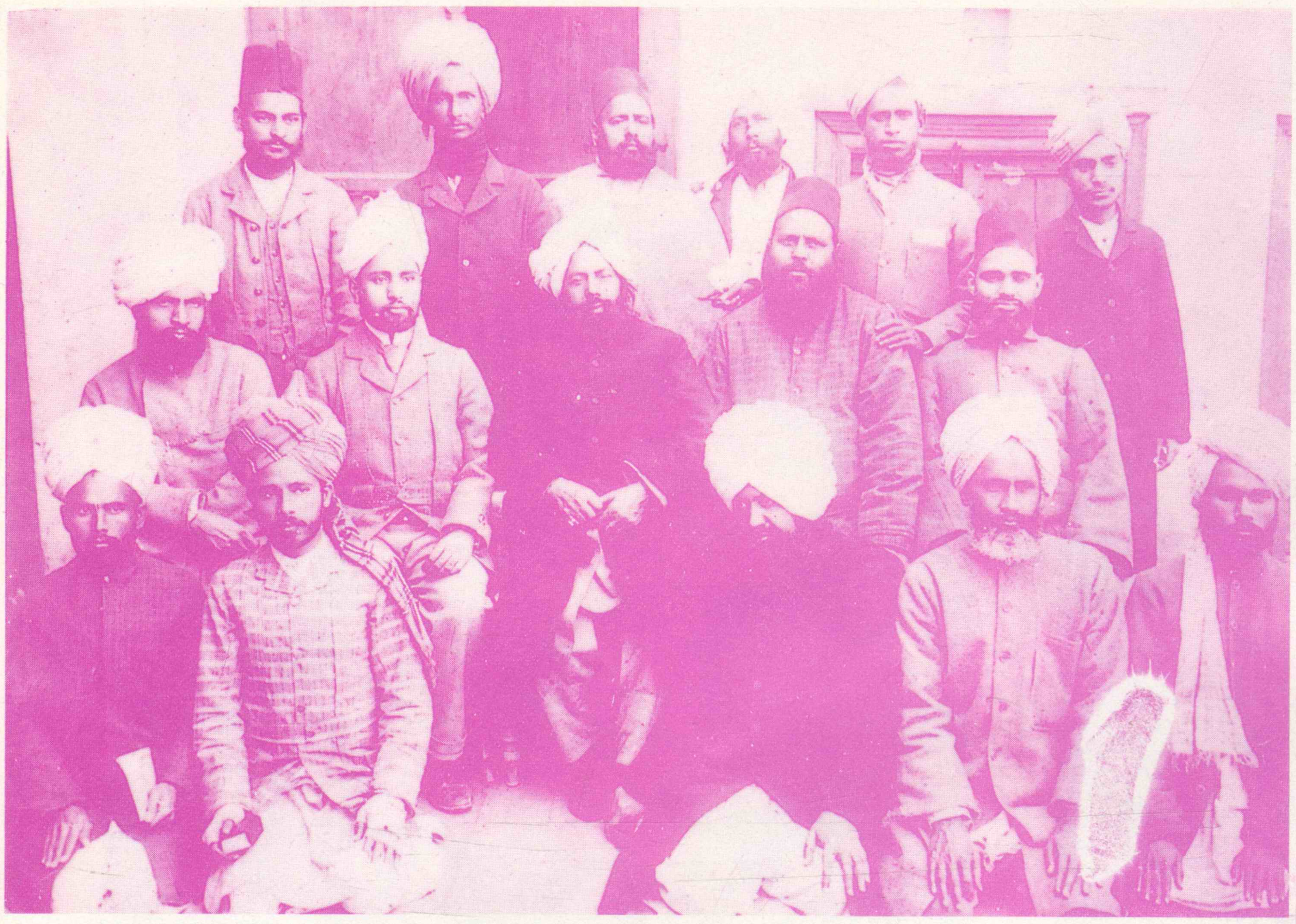

حضرت بانئ سلسلہ کے مقدّس رفقاء

پاکبازوں کا گروہ

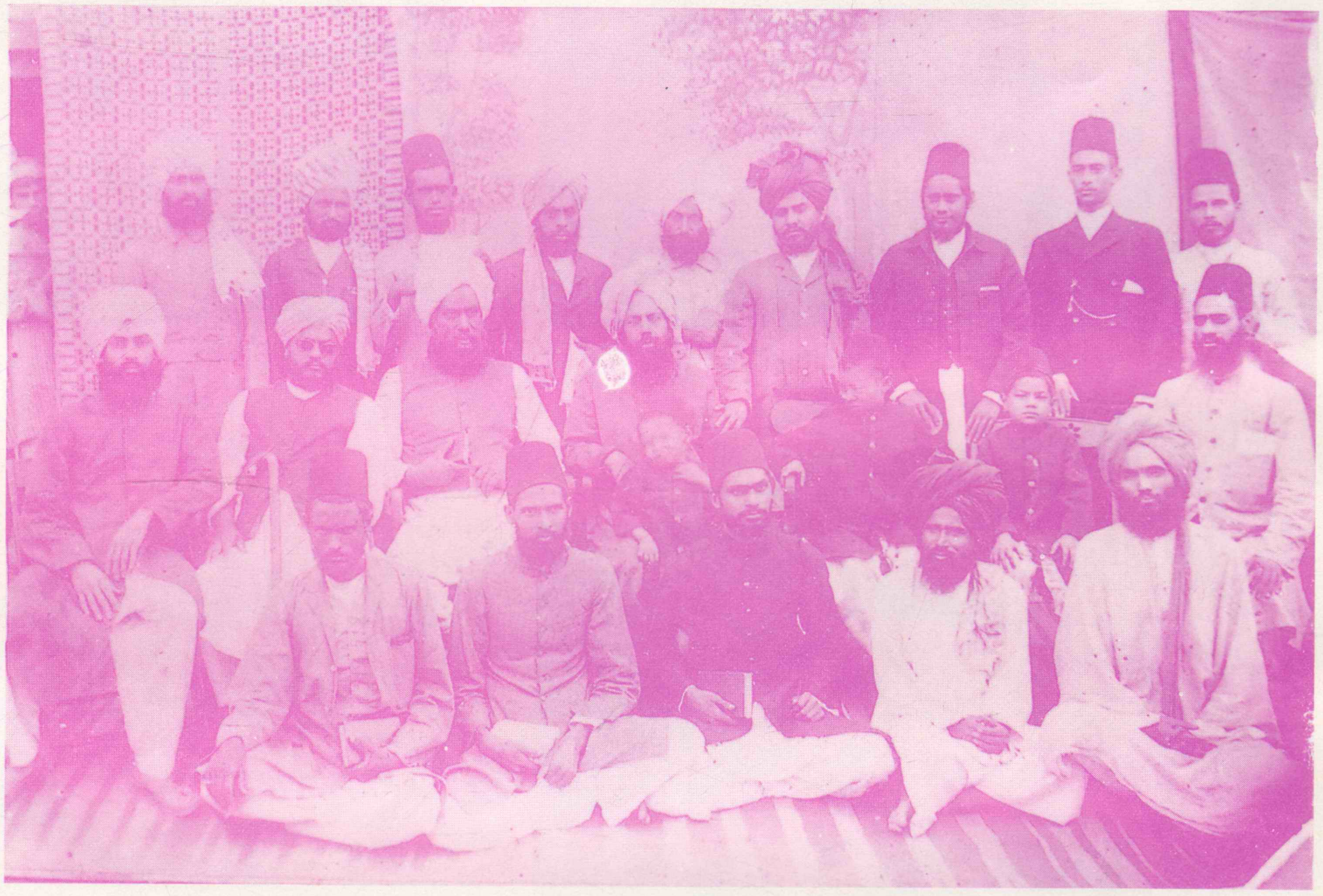

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کیساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

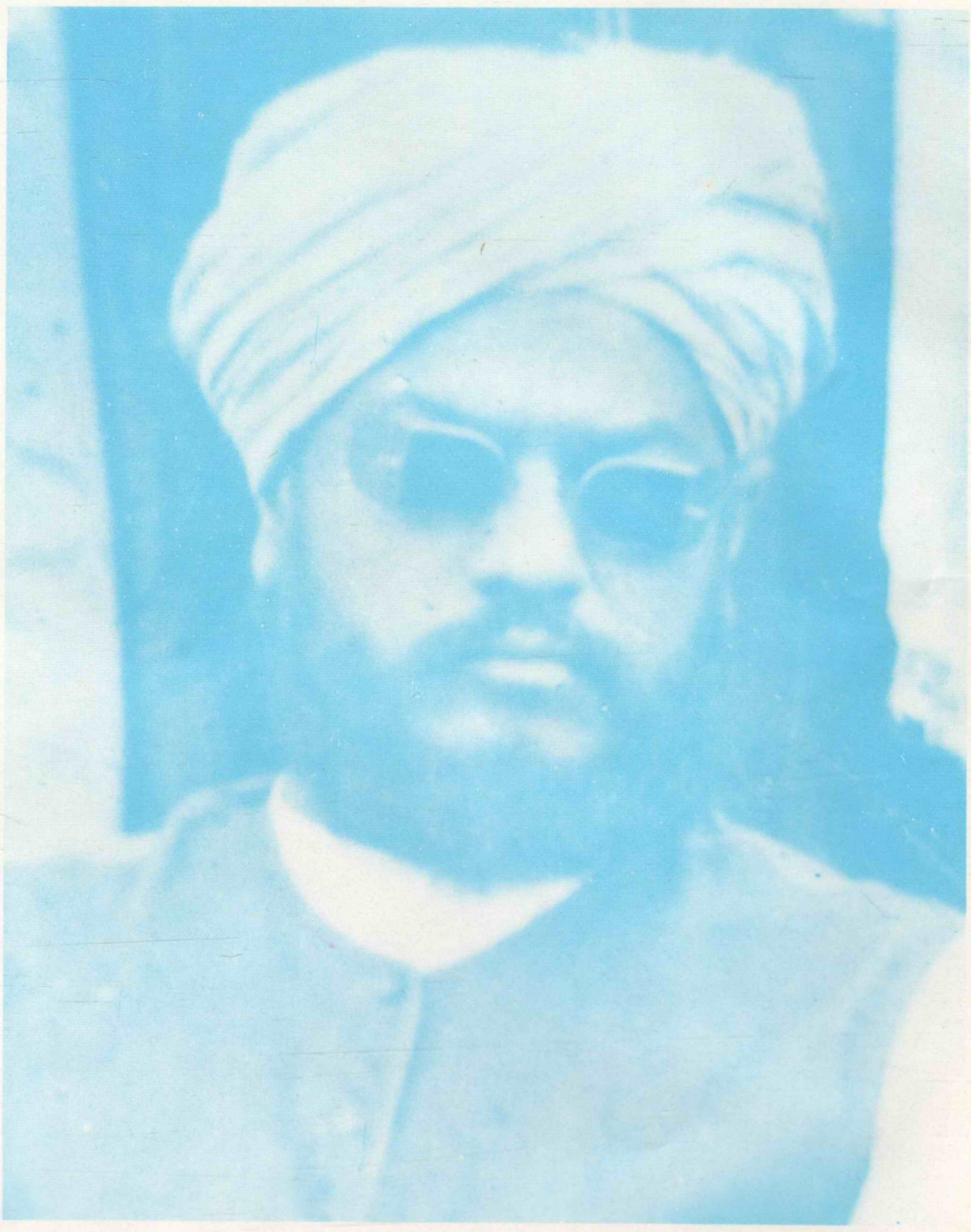

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب

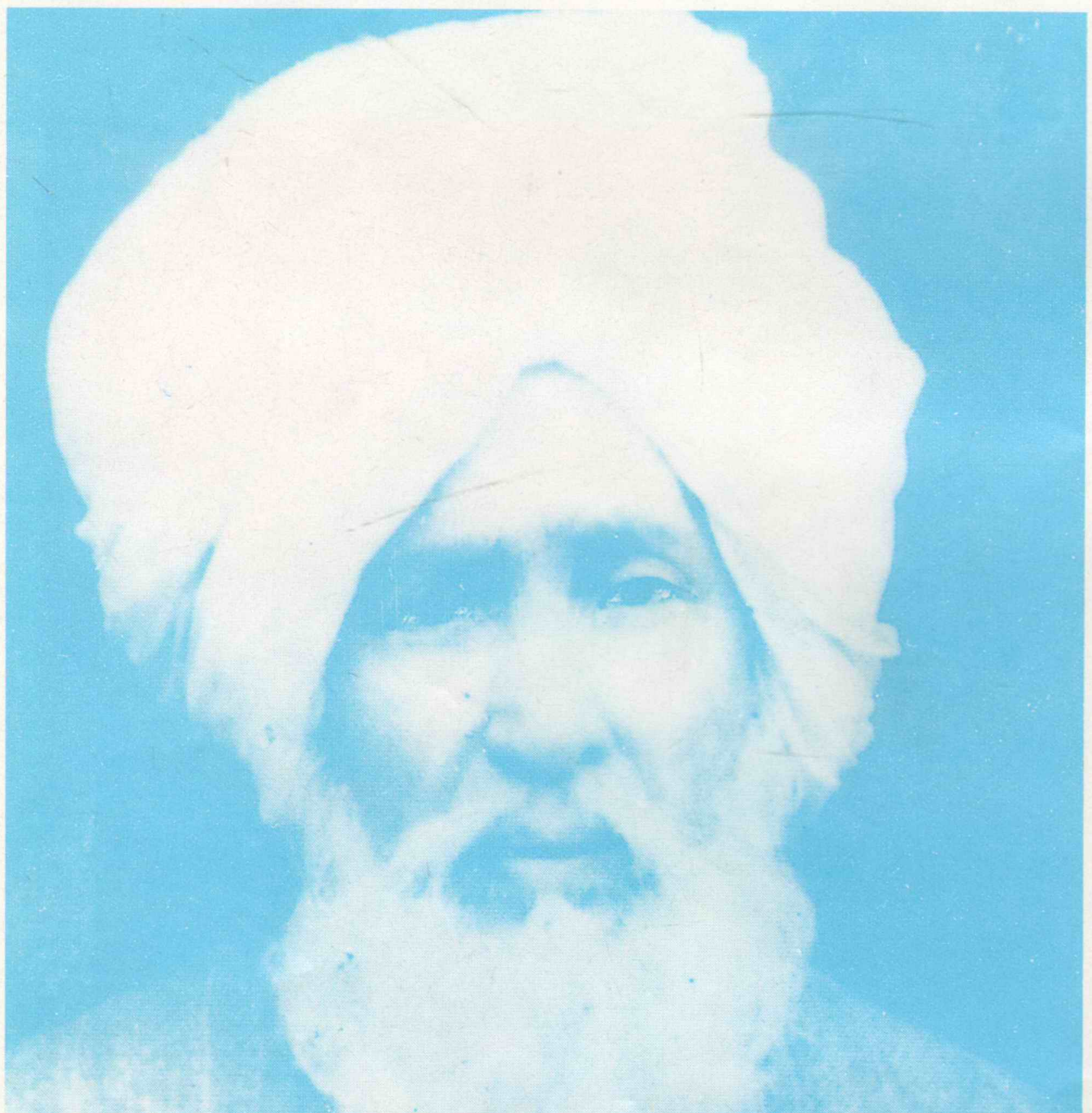

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب

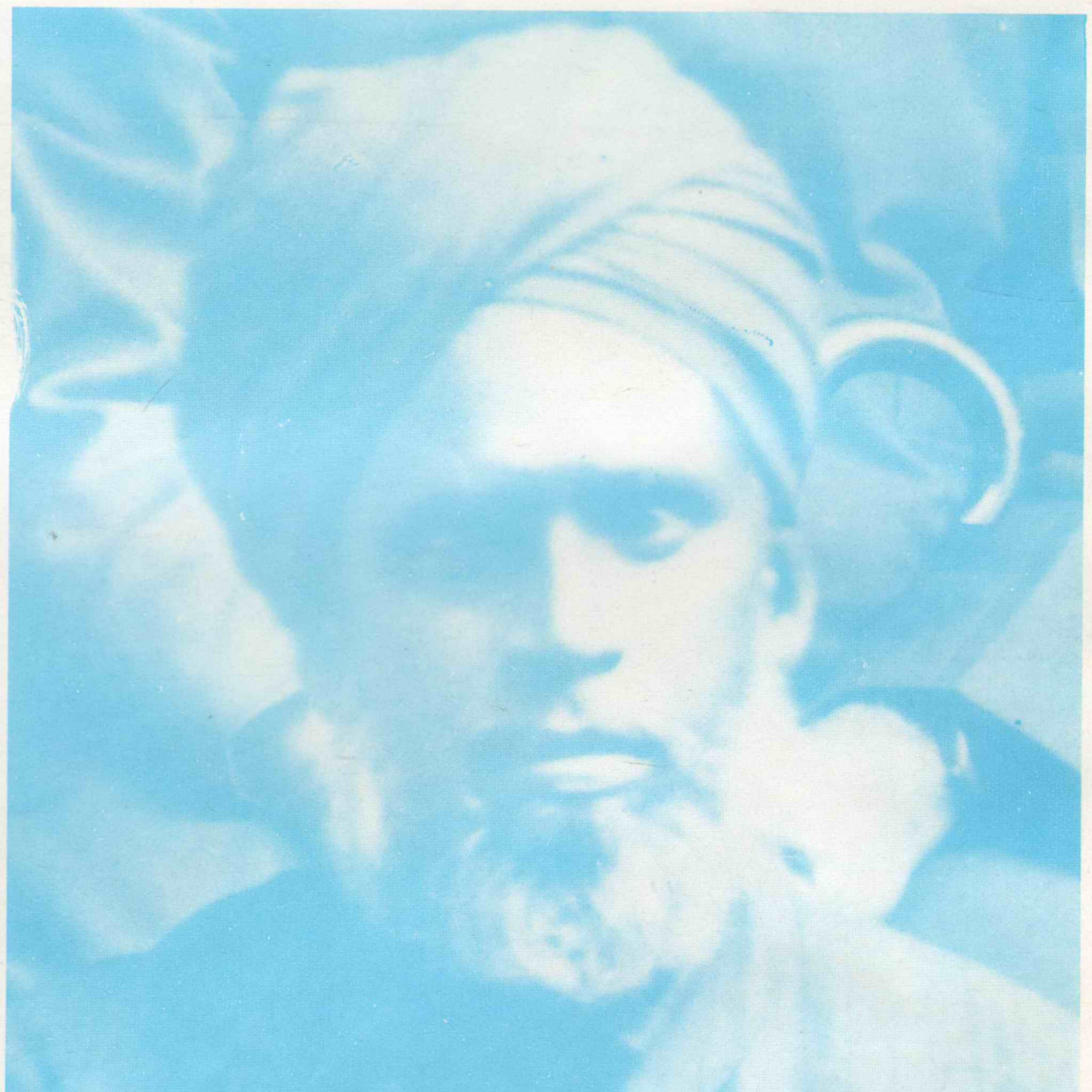

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

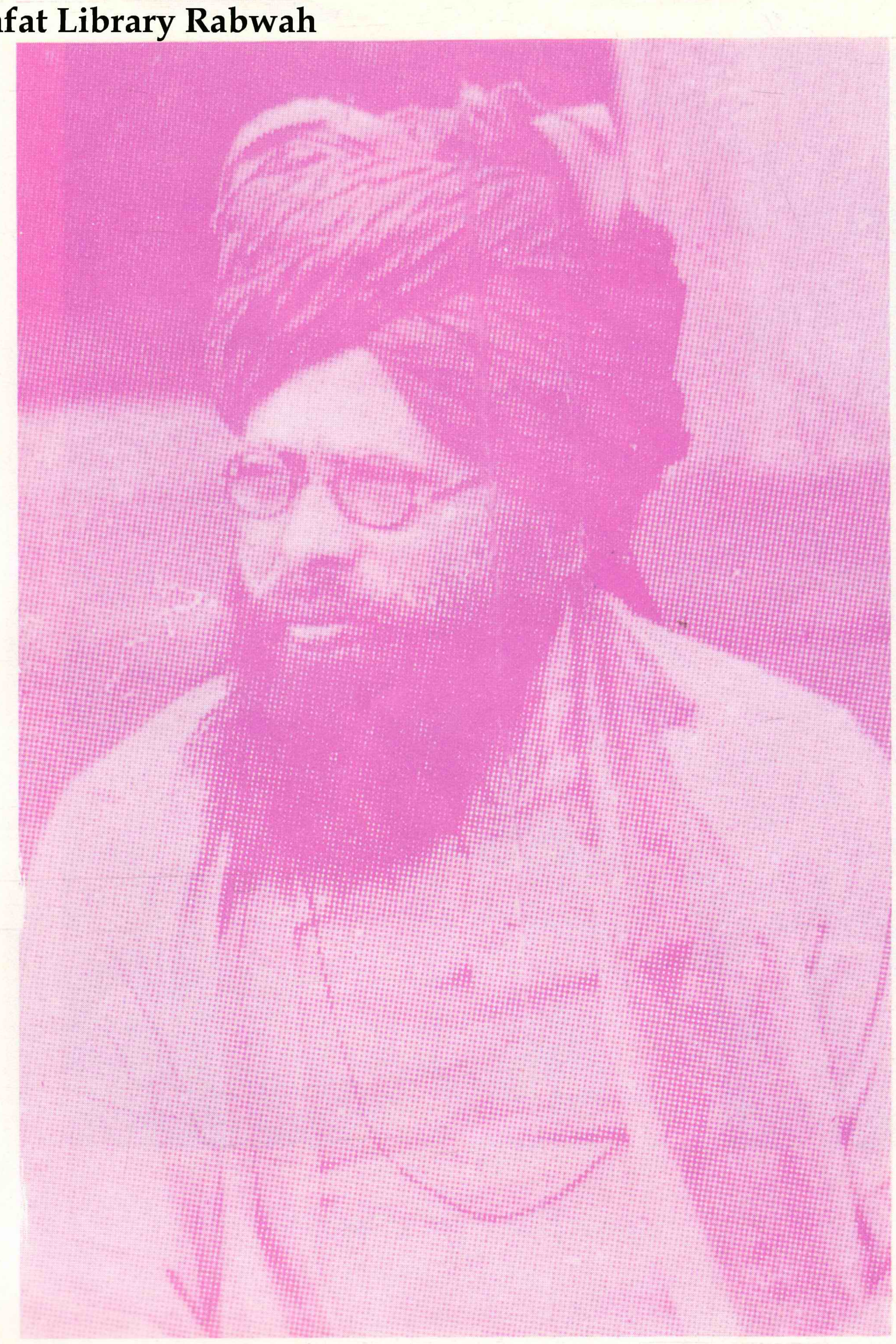

حضرت عبدالرحیم صاحب نیرؓ

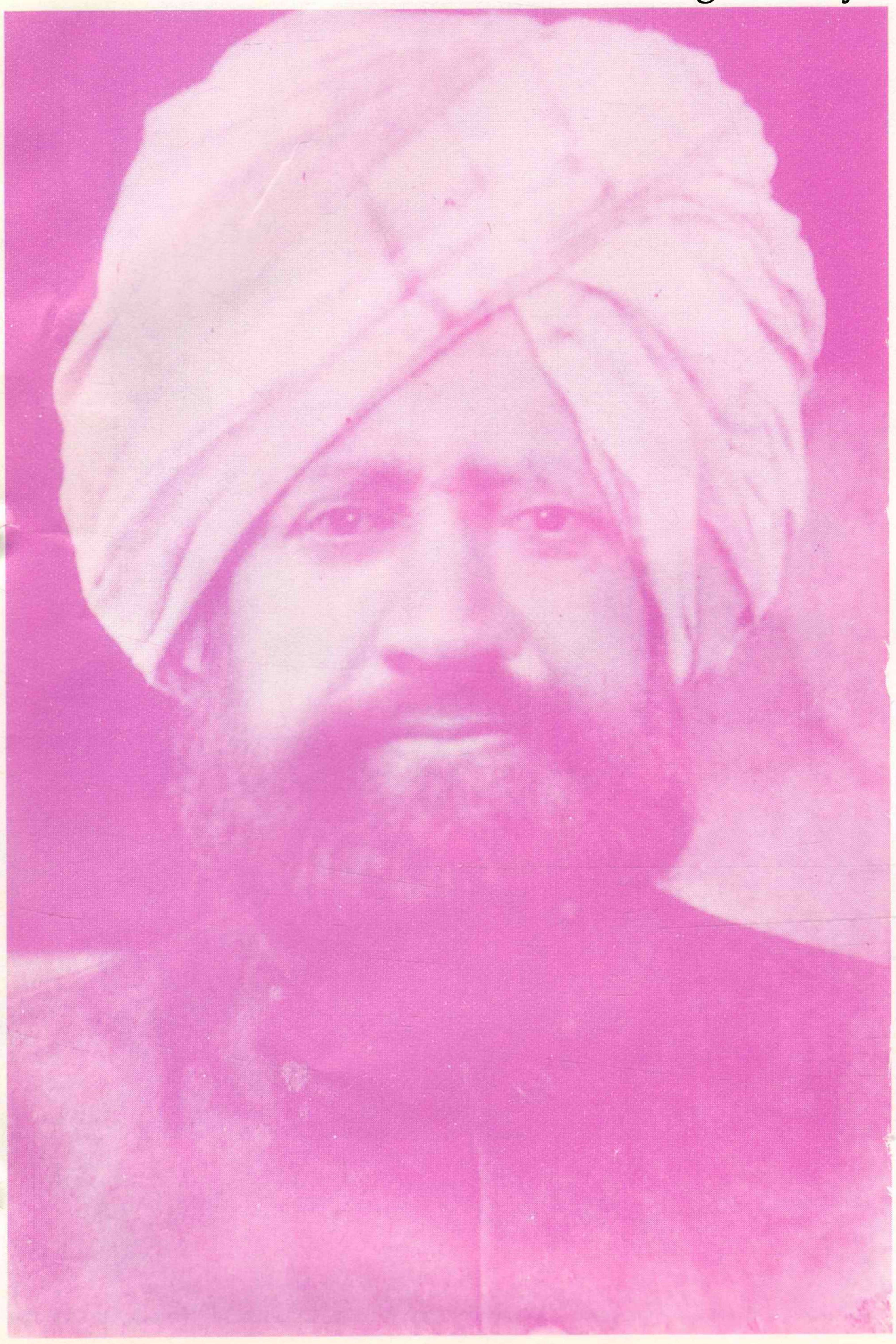

حضرت منشی روڑے خان صاحب

محترم منیر الحصنی صاحب شام

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا صد سالہ عارفانہ جشنِ تشکر

مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد۔ ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ سابق مربی انچارج جزائر فیجی۔ کارکن وکالت تصنیف۔ تحریک جدید۔ ربوہ

بہار آئی ہے اس وقتِ خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

جو دُور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایاتِ یار سے

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہرے ہوئے
پھل اس قدر پڑا ہے کہ میووں سے لد گئے

"اے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اسکے بعد اب روشنی آئے گی"

(حضرت بانی سلسلہ)

"بے شک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اچھلو اور کودو۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اس خوشی اور اچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔" (حضرت فضل عمرؓ)

ہمارا صد سالہ جشنِ تشکر مجوبانہ نہیں عارفانہ ہے۔ اس لئے کہ ۱۔ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت بانی سلسلہ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ ۲۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضرت بانی سلسلہ پر ایمان لاکر اکنافِ عالم میں عالمگیر روحانی انقلاب کیلئے مسلسل ایک سو سال تک اخلاص سے قربانیوں کی توفیق بخشی۔ ۳۔ نیک اور پاک زندگی بسر کرکے لاکھوں احباب کو تعلق باللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۴۔ احمدیت کا قافلہ شدید مصائب و آلام اور ابتلاؤں کے باوجود بڑھتا چلا گیا۔ خدا کے فضل سے احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ ۵۔ ۲۴ مارچ ۱۹۸۹ء سے احمدیت کی دوسری صدی غلبۂ دینِ حق کی صدی ہے۔ جس میں مزید پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کا ہم عہد کرتے ہیں۔ ۱۹۸۹ء کا سال ہمارے لئے غیر معمولی خوشیوں کا سال ہے!

احمدیت کے قیام پر ایک سو سال پورے ہونے پر ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کا دن بین الاقوامی جماعت احمدیہ کیلئے ایک غیر معمولی تاریخی دن اور خوشی و مسرت اور عارفانہ جشن کا خصوصی دن ہے۔ اس دن کی خوشیوں میں شمولیت اور حصول کیلئے اس جشنِ عارفانہ کی چند وجوہات اور موجبات قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

جشنِ عارفانہ کی پہلی وجہ

بانی سلسلہ کو قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

قوموں کی زندگی میں خوشی و مسرت اور جشن کے ایام آیا کرتے ہیں اور وہ خوشیاں مناتے ہیں مگر حقیقی خوشی اور عارفانہ جشن وہی ہوتا ہے جس میں خوشی و مسرت کی موجبات اور وجوہات پائی جائیں۔ اس کے بغیر کوئی جشن منانا عارفانہ نہیں بلکہ مجوبانہ ہوتا ہے۔

۲۳ مارچ کا دن ہمارے لئے دوہری خوشیوں کا دن ہے۔

اس جشن صد سالہ کو مناتے ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے ہیں کہ ۲۳ مارچ کے مبارک دن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں دوہری خوشیاں عطا کی ہیں۔ ۲۳ مارچ کا دن یوم پاکستان ہے۔ جو ہمارے لئے قومی لحاظ سے خوشی و مسرت کا دن ہے۔ آج سے ۴۹ سال قبل اسی روز یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور کے مقام پر قائد اعظم کی قیادت میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی۔ جسکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بالآخر ۱۹۴۷ء میں پاکستان کو قائم فرما کر آزادی کی نعمت عطا فرمائی۔

۲۳ مارچ کا دن یوم بانی سلسلہ اور جماعت احمدیہ کا یوم تاسیس بھی ہے۔ اسی روز آج سے ایک سو سال قبل حضرت اقدس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور تکمیلِ اشاعت دین کیلئے عالمگیر روحانی نظام قائم فرمایا۔ اس لحاظ سے ۲۳ مارچ کا دن ہمارے لئے دوہری خوشیوں کا مبارک دن ہے۔ گویا ۲۳ مارچ کا دن ہمارے لئے جسمانی اور روحانی آزادی کا مبارک دن ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کی بعثت یقیناً ہمارے لئے بہت بڑی خوشی کا موجب ہے۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس بانی سلسلہ نے تحریر فرمایا ہے:

"یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کبھی انسانی منصوبہ نے اسکی بناء ڈالی۔ بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے۔ جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو تم شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری زندگی کا دن آگیا!"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲)

عارفانہ جشن منانے کی دوسری وجہ
ابتلاؤں کے باوجود غیر معمولی دینی خدمات کی توفیق

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے موقع پر ہمارے عارفانہ جشن کی دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ ۹۱-۱۸۹۰ء میں سیدنا حضرتِ اقدس بانی سلسلہ نے اپنے دعاوی فرمائے۔ تو اس وقت سے آپ کے خلاف تمام لوگوں نے مل کر مخالفت و تکذیب کا سلسلہ شروع کرکے شور قیامت برپا کیا۔ ۱۹۰۸ء، ۱۹۱۴ء، ۱۹۳۴ء، ۱۹۴۷ء، ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء سے لے کر اب تک شدید ابتلاؤں کے ادوار آئے جن میں سے جماعت احمدیہ کے بچ کر نکلنے کا بظاہر کوئی تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ ایک سو سال کے عرصہ میں چاروں طرف سے شدید مخالفتوں اور سخت ابتلاؤں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر جماعت احمدیہ کو غیر معمولی فتوحات اور نصرتوں سے ہندوپاک سمیت دنیا بھر میں نوازا ہے۔ ان غیر معمولی الٰہی تائیدات اور نصرتوں پر ہم بجا طور پر جشن صد سالہ منانے کے مستحق ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ ابراہیم آیت ۲۵ تا ۲۷ میں پاک کلام کی مثال ایک پاک درخت سے دی ہے۔ جس کی جڑ مضبوطی سے قائم ہوتی اور اس کی شاخ آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوتی ہے۔ اور وہ ہر وقت اپنے ربّ کے اذن سے اپنا ثمرہ پھل دیتا ہے ...... اور برے کلام کی مثال بُرے درخت کی ہے جس کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا ہو اور جسے کہیں بھی قرار حاصل نہ ہو۔

قرآنِ کریم کی اس آیت کیمطابق اگر احمدیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے قائم کردہ تحریک نہ ہوتی تو گذشتہ ایک سو سال کے عرصہ میں شدید مصائب و آلام اور طرح طرح کے شدید ابتلاؤں کے وقت اسے اکھاڑ کر پھینک دیا گیا ہوتا۔

جماعت احمدیہ کو تمام تر نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید اور صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم کے تحت جو عظیم دینی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی ہے وہ ایک معجزہ سے کم نہیں۔ ان دینی خدمات کا مختصر تذکرہ یہ ہے کہ بیرونی ممالک میں دنیا کے قریباً ۱۲۰ ممالک میں تکمیل اشاعتِ دین کیلئے ۸۶۴ جماعتیں اور ۱۰۳۰ مشن قائم ہو چکے ہیں۔ دنیا کی پچاس اہم زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے جا رہے ہیں۔ چالیس زبانوں میں قرآن کریم کے مضامین پر مشتمل منتخب آیات قرآنیہ کے تراجم شائع کئے جا رہے ہیں۔ اس سے قبل کے تراجم قرآن کو ملا کر ان کی کل تعداد ۱۱۷ ہو جائیگی۔ منتخب احادیث رسولؐ کے ۴۶ زبانوں میں تراجم شائع کئے جا رہے ہیں۔ بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ۱۲۴۵ خدا تعالیٰ کے گھر پہلے تعمیر کر چکی تھی۔ بیوت الذکر کے قیام کی تحریک کے بعد ۴۸۱ بیوت الذکر کی مزید تعمیر پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے۔ سیرت رسولؐ کے علاوہ سیدنا حضرت بانی سلسلہ اور آپکے جانشینوں اور علماء سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر وسیع پیمانے پر شائع کیا جا رہا ہے۔ براعظم افریقہ کے مختلف ممالک میں ۲۸ ہسپتال خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ۴۸ سیکنڈری سکولز ۲۰۵ پرائمری سکولز قائم ہیں۔

عارفانہ جشن منانے کی تیسری بڑی وجہ

انسانی زندگی کا مقصود معرفت الٰہی اور تعلق باللہ کا حصول ہے۔ یہ مقدس اور عظیم روحانی کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتوحات کی صدی کی آمد مبارک ہو

۶۲۹۴۴۳

خالص اور
معیاری
زیورات کا
مرکز

الرحیم جیولرز

خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی

پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز
سابق پارٹنر الرؤف جیولرز

دنیا بھر کے احمدی احباب کو صد سالہ جشن تشکر کے مبارک موقع پر
مبارکباد پیش کرتے ہیں

احمد مقبول کارپٹ نمبر ۱۲ ٹیگور پارک

نکلسن روڈ لاہور نمبر 6

فون نمبر ۳۰۶۱۶۳

محتاج دعا
مقبول احمد خاں
آف شکر گڑھ

دنیاوی تدابیر سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء، مامورین، خلفاء اور اولیاء اللہ کے انفاخ قدسیہ پر معارف کلام، درمندانہ دعاؤں اور تازہ بہ تازہ الٰہی نشانات و معجزات کے مشاہدہ کے ذریعہ انجام دیا جاسکتا ہے۔ اسی نیک اور عظیم مقصد کے لئے اس زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے مقام پر جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ نے حضرت اقدس مولانا نورالدین سمیت چالیس پاک باز انسانوں کی جو پہلی بیعت لی اس کا نام بھی حضور نے "بیعت توبہ برائے حصول نیکی و تقویٰ" رکھا یعنی آئندہ کے لئے تمام تر کمزوریوں اور گناہوں سے اجتناب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کیلئے نیک اور پاک زندگی بسر کرنے کا عہد لیا گیا۔ یہی مقدس عہد آج دنیا کے قریباً ۱۲۰ ممالک میں پھیلے ہوئے احمدی احباب جماعت احمدیہ میں شامل ہوکر کر چکے ہیں۔ اور اس "مقدس عہد" اور کشتی نوح میں درج "ہماری تعلیم" اور ضروری ہدایات اور نصائح کو یاد کر کے اور ان پر عمل کر کے دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کیا جا رہا ہے۔ آج جب کہ اہل دنیا کی دوڑ دنیاوی لذات کے حصول اور مادیت کی طرف ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کی زیادہ تر توجہ اور دوڑ (دنیاوی ترقی کے ساتھ) روحانی ترقی تعلق باللہ، اخلاق حسنہ، اور اعمال صالحہ کو اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی کو حاصل کرنا ہے۔ ۱۹۸۴ء کے بعد سے اب تک شدید ترین دور ابتلاء میں جماعت احمدیہ کو مزید روحانی ترقیات حاصل ہوئیں۔

عارفانہ جشن منانیکی چوتھی بڑی وجہ

شدید حالات کے باوجود تکمیل اشاعت دین کے لئے احمدیوں کی قربانیاں اس زمانہ میں حیران کن اور بے مثال ہیں مخلصانہ قربانیوں سے ہی ہمارا یہ جشن عارفانہ ہے۔

الٰہی جماعتیں ہر زمانہ میں دین حق کی خاطر شدید مخالف حالات کے باوجود غیر معمولی قربانیاں پیش کرتی رہی ہیں۔ احمدی احباب بھی شدید مخالف حالات کے باوجود اس زمانہ میں بے نظیر و بے مثال رنگ میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے بیان فرمودہ کے مطابق! ع

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

کا نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے اپنی ساری جائیداد جس کی مالیت آج کے لحاظ سے کروڑوں روپے بنتی ہے اشاعت دین میں دے دینے کا اعلان فرمایا تھا۔

(سیدنا حضرت فضل عمر نے جب مجلس احرار نے مخالفت کی آگ بھڑکا رکھی تھی)

۱۹۳۴ء میں "تحریک جدید" کے لئے ۲۷ ہزار روپے کی تحریک فرمائی تھی تو اس کے جواب میں جماعتوں نے والہانہ انداز میں ایک لاکھ سات ہزار روپے کے وعدے کئے اور ایک لاکھ تیس ہزار روپے نقد ادا کر دیئے

۱۹۵۸ء میں حضرت فضل عمر نے اندرون ملک تعلیم و تربیت کیلئے وقف جدید کی جو تحریک فرمائی تو پہلے سال ۳۶۳۳ کی آمدن ہوئی جبکہ اب وقف جدید کا بجٹ لاکھوں تک پہنچ گیا ہے۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نے الٰہی منشاء کے تحت ۱۹۷۳ء میں غلبہ دین حق کیلئے اڑھائی کروڑ روپے کا مطالبہ کیا تھا جبکہ جماعت احمدیہ نے اس سے کئی گنا زیادہ کے وعدے کر کے ادائیگیاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ مغربی اور مشرقی افریقہ کے ممالک میں لوگوں کے علاج معالجہ کیلئے "نصرت جہاں" سکیم کا بجٹ کروڑوں روپے میں ہے۔ اس مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت ۲۶ ہسپتال افریقی ممالک میں خدمت بجا لا رہے ہیں سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ الودود نے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو سپین میں ۷ سو سال کے وقفہ کے بعد پہلے خانہ خدا کا افتتاح فرمایا تو اس کی خوشی میں بیوت الحمد سکیم کے تحت نادار لوگوں کے مکانات بنا کر دینے کی تحریک کے چندہ جات کی تحریک کی۔ جس کے تحت ۴۷۱ افراد کو ان کے مکانات کی تعمیر کے سلسلہ میں بارہ لاکھ روپے دیئے گئے۔ ایک سو کوارٹرز کی تعمیر تکمیل کے مراحل میں ہے۔ دارالاکرام کے نام سے ایک ہوسٹل بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ نستعلیق کتابت کے لئے کمپیوٹر خریدنے کیلئے ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی تحریک کی گئی۔ سوا دو لاکھ پونڈ کے وعدہ جات ہو چکے ہیں خدا کے فضل سے اس سکیم کے تحت ۱۶ اپریل ۱۹۸۷ء کو لندن میں اشاعت لٹریچر کے جدید الرقیم پریس کا حضور افتتاح فرما چکے ہیں۔

مندرجہ بالا غیر معمولی قربانیوں اور ان کے خوش کن نتائج کی بناء پر احمدی احباب بجا طور پر عارفانہ جشن منانے کے مستحق ہیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے یہ عارفانہ جشن منا رہے ہیں۔ اس عارفانہ جشن منانے کیلئے سیدنا حضرت فضل عمر نے بھی خواہش کی تھی۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نور اللہ مرقدہ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء کے سالانہ جلسہ کے موقع پر صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم کا اعلان فرمایا تھا۔ ۱۵ سالوں تک اس جشن تشکر کی دنیا بھر میں غیر معمولی تیاری کی گئی۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی قیادت میں "حمد و عزم" کے دو اغراض کیلئے ہم اب یہ جشن منا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جشن تشکر کو قبول فرمائے۔ اور ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے احمدیت کی دوسری صدی میں اللہ تعالیٰ ہمیں پہلے سے بڑھ کر مقبول خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے جس سے خدا تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل ہو۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منانے کی اغراض

سیدنا حضرت اقدس مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہ نے فرمایا ہے:-

"حضرت (فضل عمر۔ ناقل) کی یہ خواہش تھی کہ جماعت صد سالہ جشن منائے اور میں بھی اپنی خواہش کا اظہار کرتا ہوں کہ صد سالہ جشن منائے۔"

جشن صد سالہ منانے کی دو اغراض

"ایک (غرض یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے ہمیں پوری ایک صدی تک نوازتا چلا گیا۔ ہم نے صد سالہ جشن منانا ہے" دوسری غرض یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کے ساتھ سر جھکاتے ہوئے اپنے اس عزم کا اعلان کرنا ہے کہ اے ہمارے رب ہم اپنی تمام کمزوریوں کے باوجود تجھ سے عہد کرتے ہیں کہ جس طرح ہم نے تھوڑے ہوتے ہوئے پورے ایک سو سال تک تیری راہ میں قربانیاں دیں تاکہ تیرا دین غالب آئے اس کا ایک مرحلہ طے ہو گیا اور اب دوسرے مرحلہ کے لئے ہمیں قربانیاں دینے کی توفیق بخش۔

پس "حمد اور عزم"، یہ دو لفظ ہیں جن کا انتہائی مظاہرہ ۱۸۹ء میں ہماری طرف سے کیا جائیگا۔

(خطاب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء)

مزید آپ نے فرمایا ہے:-

"مجھے نظر آرہا ہے کہ ہماری جماعت کی دوسری صدی غلبہ (دین حق۔ ناقل) کی صدی ہوگی ...... ہماری زندگی ہی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں دوسری صدی میں (دین حق۔ ناقل) قریباً ساری دنیا میں غالب آجائے گا اور یہ جو تھوڑا بہت کام رہ جائے گا، جماعت کو اسے شائد تیسری صدی میں کرنا پڑے"

(خطاب سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ یکم فروری ۱۹۷۴ء)

جشن عارفانہ منانے کی پانچویں وجہ ۱۹۸۹ء کا سال جماعت احمدیہ کیلئے غیر معمولی خوشیوں کا سال ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی یا جشن تشکر منانے کی وجہ سے ۱۹۸۹ء کا سال عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے غیر معمولی خوشیوں کا سال ہے۔ بہت سی خوشی کی وجوہات اور موجبات میں سے ایک وجہ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ہماری اس خوشی اور جشن کے ساتھ کچھ غم کے پہلو بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جشن تشکر
مبارک ہو

راجہ اینڈ کمپنی گارمنٹس فیکٹری ربوہ
فون: ۷۸۳
موڈے ایکسپریس گارمنٹس امپورٹر فرینکفرٹ جرمنی

TEL: 5975423
069- 5975424
TLX: 416427 MODEX D
TELEFAX: 069-590152

صد سالہ جشن تشکر مبارک ہو
• کیل • دیودار • پڑتل
بصورت گیلی جات ارزاں
نرخوں پر دستیاب ہیں
نیز کھڑکیاں، دروازے ماہر کاریگروں
کی زیر نگرانی تیار کیے جاتے ہیں

مرزا عبدالحق ٹمبر مرچنٹ
فیکٹری ایریا ربوہ فون : ۵۲۳

شادی بیاہ و دیگر تقریبات کیلئے نیا سامان
رعائتی کرایہ پر حاصل کریں
• نیا سامان
• خاص رعائت
مدینہ ٹینٹ سروس
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
پروپرائیٹر : مرزا عبدالحق ـ فون : ۵۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے۔ لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینیجر الفضل)

احباب جماعت کو صد سالہ جشن تشکر
مبارک
منجانب
فینسی زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
صرافہ بازار۔ سیالکوٹ

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں سے معمور
صد سالہ جشنِ تشکر احباب جماعت کو
مبارک ہو
ریشمی سوتی کپڑے کا ڈپو
نذیر کلاتھ ہاؤس
ہول سیل کلاتھ مرچنٹ
صدر بازار
اوکاڑہ
فون نمبر ۲۳۰۵

شادی بیاہ و دیگر گھریلو ضروریات کیلئے نت نئے
گھڑیاں
وال کلاک
ڈیزائنوں میں دستیاب ہیں
ریڈیو
ٹیپ ریکارڈر
ٹیلیویژن اور ریفریجریٹر
کمپنی کی مقرر کردہ قیمت پر
ٹیلیویژن ٹرالی من پسند سائز میں
سالہا سال سے خدمت میں کوشاں
احمدیہ ماڈرن سٹور گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ لگے ہوئے ہیں! ہمارے صد سالہ جشن کی خوشیاں ایک انگریز شاعر کے ایک شعر کی مانند ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ ہماری خوشیوں کے ساتھ کچھ غم بھی لگے ہوتے ہیں! ابتلاء کا سخت دور بھی اس کے ساتھ لگا ہوا ہے! اور سخت ابتلاء کے دور کے بعد غیر معمولی خوشی کا ایک دور خدا تعالیٰ نے ہمیں اس سے پہلے ۱۸۸۹ء میں بھی دکھایا تھا جو ۱۹۸۹ء کے جشن اور خوشی کے لئے ایک پیشگوئی کا رنگ بھی رکھتا ہے۔

جس کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ کو جب ۵۲ غیر معمولی صفات والے پسر موعود کی بشارت دی گئی تھی جس میں یہ خبر بھی تھی کہ وہ موعود نو سال کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ اس عرصہ میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ کے ہاں پہلے ایک بیٹی پیدا ہوئی جس پر مخالفین نے شور قیامت برپا کیا کہ خبر ایک موعود بیٹے کی تھی مگر بیٹی پیدا ہوئی اور وہ بھی جلد فوت ہوگئی! اس کے بعد ایک بیٹا "بشیر اول" پیدا ہوا اور وہ بھی جلد ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہوگیا۔ اس پر مخالفین نے مزید شور قیامت برپا کیا اور اعتراض کیا کہ لمبی عمر پانے والے غیر معمولی ۵۲ صفات والے بیٹے کی خبر دی گئی تھی مگر وہ بیٹا "بشیر اول" پیدا ہو کر جلد فوت بھی ہوگیا!! گو جماعت احمدیہ پر ایک سخت ابتلاء کا دور آیا! تب سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ نے سبز سرورق پر مشتمل "سبز اشتہار" شائع کیا جس میں خدا تعالیٰ سے خبر پاکر یہ بشارت دی کہ:۔

"جنہوں نے ظلمت کو دیکھا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد روشنی آئے گی"،
(سبز اشتہار صفحہ ۱۷)

اس بشارت کے مطابق وہ پسر موعود ایک سخت دور ابتلاء کے بعد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا۔ جس سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو غیر معمولی خوشی و مسرت کا دن دکھایا! اسی طرح "پسر موعود کے دور ثانی" کے بارے میں بھی مقدر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے وقت میں بھی ایک سخت دور ابتلاء کے بعد اللہ تعالیٰ پھر ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ کو غیر معمولی خوشی اور جشن کا موقعہ عطا فرمائے گا! جس کے عین مطابق ۱۹۸۴ء کے شدید دور ابتلاء کے بعد اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ کو صد سالہ احمدیہ جشن کا سال عطا فرمایا ہے! اور اس سے پہلے بہت سے غیر معمولی نشانات دکھا کر ظلمات کو دور فرمایا!

سیدنا حضرت فضل عمر کے بارے میں بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی:۔

؎ کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا!

گویا جس طرح پہلے [illegible] موعود کے وقت اللہ تعالیٰ نے ظلمت اور اندھیرے کو دور فرمایا اسی طرح کا ایک اور نظارہ پسر موعود کے دور ثانی کے وقت پھر دنیا اور عالم کو دکھایا جائے گا! سو اس غیر معمولی پیشگوئی کے مطابق ۱۹۸۴ء کے بعد سے جو ظلمت اور ابتلاء کا سخت ترین دور شروع ہوا وہ بھی ۱۹۸۹ء میں ختم ہونا مقدر تھا اور اس کے لئے خدا تعالیٰ نے حیرت انگیز نشانات و معجزات کا ایسا سلسلہ جاری فرمایا ہے جو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے ارشاد کے مطابق اب ختم ہونے والا نہیں"!

مذکورہ بالا تفصیلات سے ظاہر ہے کہ ۱۹۸۹ء کا سال جماعت احمدیہ کے لئے غیر معمولی خوشی اور جشن کا سال ہے اس سے قبل بھی اللہ تعالیٰ نے ۱۸۸۹ء کا سال ہمارے لئے بہت مبارک قرار دیا تھا اور یہ ۱۹۸۹ء کا سال احمدیت کے ایک سو سال پورے ہونے پر مزید غیر معمولی خوشی و مسرت اور جشن کا سال ہے! جس پر ہم جس قدر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کم ہے۔

اسکندریہ کے ایک عالم کا تاثر

گذشتہ دنوں جماعت احمدیہ کے ایک یوروپین مشن کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں اسکندریہ کے ایک عالم، جنہوں نے جیالوجی میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے کا جماعتی لٹریچر کے بارہ میں یہ خوش کن تبصرہ موصول ہوا ہے۔ جو بغرض افادہ ہدیۂ قارئین ہے۔

"دمشق کی طرف سے انہیں پہلی ملاقاتی نشست میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب مطالعہ کیلئے دی گئیں تو انہوں نے ۱۵ دنوں میں ۴ کتب کا مطالعہ کیا۔ اور جب ان کتب کے بارہ میں ان کی رائے پوچھی گئی تو انہوں نے نہایت عشق اور وفور کے عالم میں کہا کہ میں نے مصر میں بڑے بڑے علماء کے خطبے، تقاریر، کیسٹس، سنی ہیں۔ ان کی عالمانہ اور فاضلانہ کتب کا مطالعہ بھی کیا ہے لیکن جو روحانیت، معرفت، اور لذت ان کتب سے پائی ہے آج تک مصر میں مجھے کہیں دکھائی نہیں دی اور ایسے حقائق اور معارف میں نے کسی سے نہیں سنے۔ یہ تو میں نے ایک نئی راہ پائی ہے اور دراصل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب ہی میرے لئے اس نتیجہ کا باعث بنی ہیں کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اس کی زبان لدنی ہے۔ تقویٰ سے بھری ہوئی اور دل کو موہ لینے والی ہے۔ پس یہ ضرور خدا کا فرستادہ ہے"۔

کیا ہمیں معلوم ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بعض باتوں کے متعلق فرمایا کہ جو یہ کرے گا میری جماعت میں شمار نہیں ہوگا۔ کیا ہم جانتے ہیں کہ وہ کیا باتیں ہیں۔

فون ۹۰۵
خواتین کی مرض لیکوریا کیلئے
لیکورین
نصرت دواخانہ گیٹی مارکیٹ ربوہ

ستّی بوٹی ٹنکچر
ہومیوپیتھک طریق پر تیار کردہ "ستّی بوٹی ٹنکچر"
پینے میں آسان۔ فوری اثر کے لیے
قیمت فی اونس ۳۰/-
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ
فون سیلز: ۱۷۷ کلینک: ۶۰۶
رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

آپکی اپنی دوکان
پاک گولڈ سمتھ
سونے اور چاندی کے زیورات
اعلیٰ اور جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے
اور خرید و فروخت کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
نزد جمال بیکری گولبازار ربوہ فون: ۵۵۰ رہائش ۵۴۹

نیشنل ٹریڈرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
• نئے فریج، ڈیپ فریزر
• واشنگ مشین
• روم کولر • سٹیل الماریاں
خریدنے کیلئے با اعتماد نام
گارنٹی اور پائیداری میں
نمبر 1
لاہور فیصل آباد کے ریٹ
سے بھی کم قیمت پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Landmarks

Phones: 540866
540834

Karachi
Pakistan

DEALS IN REAL ESTATE

Symbol of satisfaction of sale; purchase and investments,

We will provide you current information regarding.

1. Market value
2. Progress of development work
3. Future prospects

NO MATTER YOU ARE LIVING IN KARACHI OR ELSEWHERE.

We are only a phone call away from you.

PLEASE WRITE OR RING US WITH FULL CONFIDENCE.

103/C-1 Commercial Area 'B'
Defence Housing Society,
Karachi - Pakistan

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید

ایک دائمی تحریک

چندہ تحریک جدید کے مختلف دور اور دفتر

محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی، ربوہ

۱۹۳۴ء میں خدائی منشا کے مطابق حضرت فضل عمر نے جماعت کی حفاظت استحکام اور توسیع کے لیے "ایک نئی تحریک کا اجراء فرمایا جو "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی بہت سی شاخیں ہیں جو بعض تربیت کے ساتھ بعض دعوت الی اللہ کے ساتھ اور بعض تنظیم کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ان سب شاخوں کو چلانے کے لئے حضور نے ایک خاص چندے کی تحریک فرمائی جو "چندہ تحریک جدید" کہلاتا ہے اور فرمایا:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دوگے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔"

احباب جماعت نے اس آواز پر والہانہ لبیک کہا اور بہت بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیا اکثر نے اپنی ایک ماہ کی آمدنی خدا کی راہ میں قربان کی اور بعض نے اپنی ساری پونجی پہلے سال میں ہی دے دی۔ ایک معتد بہ حصہ ایسا نکلا جو ایک ماہ نہیں بلکہ دو دو تین تین ماہ کی آمد اس راہ میں دیتے بلکہ بعض نے چار چار ماہ کی آمدنی بھی اپنے امام کے حضور پیش کی۔

پہلے یہ تحریک ایکسال کے لئے سمجھی گئی لیکن حضور نے اسے تین سال تک ممتد فرمایا اور پھر ۱۹۳۷ء میں فرمایا۔

"تین سال تو پہلا قدم ہے۔ قربانیوں کے مطالبات اب زیادہ ہوں گے کم نہیں۔ .... یہ تحریک جدید ابتداءً تین سال کے لئے تھی اور یہ تین سال تجربہ کے تھے اور اس کے شروع ہی میں میں نے کہہ دیا تھا کہ یہ نہ سمجھو کہ یہ ختم ہو جائے گی بلکہ تین سال کے بعد یہ اس سے بھی زیادہ تعہد کے ساتھ جاری ہوگی اور زیادہ گراں اور بوجھل سکیم پیش کی جائے گی۔"

حضور نے اسے مزید سات سال کے لئے جاری رکھنے کا فرمایا اور دس سال پورے کرنے کی تحریک فرمائی چنانچہ فرمایا:۔

"یاد رکھو قربانی وہی ہے جو موت تک کی جاتی ہے۔ پس جو آخر تک ثابت قدم رہتا ہے وہی ثواب بھی پاتا ہے اگر کوئی کہے کہ پھر نئے دور کو سات سال تک کیوں محدود رکھا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قربانیاں کئی رنگ میں کرنی پڑتی ہیں موجودہ سکیم (مالی) کو میں نے سات سال کے لئے مقرر کیا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ بعض پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۴۲ء یا ۱۹۴۴ء تک کا زمانہ ایسا ہے جس تک سلسلہ احمدیہ کی بعض موجودہ مشکلات جاری رہیں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا کر دے گا کہ بعض قسم کے ابتلاء دور ہو جائیں گے .... پس میں نے چاہا کہ اس پیشگوئی کی جو آخری حد ہے یعنی ۱۹۴۴ء، اس وقت تک تحریک جدید کو لے جاؤں تا آئندہ آنے والی مشکلات میں اسے ثبات حاصل ہو۔"

(خطبہ فرمودہ ۷ رفروری ۱۹۳۸ء)

۱۹۴۴ء میں حضرت فضل عمر نے اس دور اوّل کو اُنیس سال تک ممتد فرمایا اور نئی نسل کو اس عظیم الشان کام میں شمولیت کے لئے دفتر دوم کا اجراء فرمایا۔ جو شخص ۱۹۴۴ء سے قبل کسی ایک سال میں بھی اس تحریک میں حصہ لے چکا تھا وہ باقی عرصہ کا چندہ دے کر دفتر اوّل کا چندہ دہندہ کہلایا اور سابقون الاوّلون میں شمولیت کی سعادت پا گیا لیکن جس نے ۱۹۴۴ء کے بعد اس تحریک میں شمولیت کی سعادت پائی وہ دفتر دوم کا چندہ دہندہ کہلایا۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا:

"تحریک جدید ہمیشہ ہمیش جاری رہے گی کیونکہ (دعوت الی اللہ) کا کام کسی وقت بھی بند نہیں کیا جا سکتا اور آئندہ تحریک جدید کے دور انیس انیس سال کے بنتے چلے جائیں گے تحریک جدید کا ہر دور اُنیس سال کا ہوگا۔ میں نے سوچا ہے کہ اب تحریک جدید کی یہ شکل کر دی جائے کہ ہر دفتر جو بنے گا اس کے دور اوّل و ثانی بنتے چلے جائیں گے اور ہر ایک انیس سال کا ہوگا۔"

پھر فرمایا:۔

"انیس سال میں میں نے جو حکمت رکھی تھی میں اسے بدلنا نہیں چاہتا ہر دور کے بعد ایک کتاب لکھی جائے جس میں تمام حصہ لینے والوں کے نام محفوظ کئے جائیں اور اس کتاب کو جماعت کی لائبریریوں اور (بیوت الذکر) میں رکھا جائے تا کہ آئندہ آنے والے اسے پڑھیں اپنی قربانیوں کا اس سے مقابلہ کریں اور دیکھیں کہ انہوں نے کس روح سے کام کیا ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۷ر نومبر ۱۹۵۳ء)

دفتر دوم کے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دفتر دوم کے تمام لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لیں۔ اس حکمت کے ماتحت دفتر دوم قائم کیا گیا جس میں ہر وقت انسان شامل ہو سکتا ہے لیکن اس ارادہ کے ساتھ کہ وہ اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹائے گا۔ گویا یہ بھی ایک قسم کا وقف ہے جس میں ہر شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ میری جان اور میرا مال (دین حق) کے لئے حاضر ہے۔ پس اپنی توفیق کے مطابق ہر شخص کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ مرد بھی، عورتیں بھی بچے بھی اور بوڑھے بھی، امیر بھی اور غریب بھی۔ سب لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق تحریک جدید کے دوسرے دور میں شامل ہوں۔"

(خطبہ ۳۰ر نومبر ۱۹۵۱ء)

پھر حضور نے مکرر فرمایا:۔

کہ یہ تحریک ہمیشہ ہمیش جاری رہے گی اور تین، دس اور پھر انیس سال تک ممتد کرنے پر اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"جب میں نے تم کو تین سال کہا یا دس سال کہا یا اُنیس سال کہا تو مجھے پتہ نہیں تھا کہ ہمارے سامنے خدا تعالیٰ کی کیا سکیم ہے جب میں نے تم سے کہا کہ آؤ اور تین سال کے لئے قربانی کرو تو اس وقت احراری فتنہ سامنے تھا جب میں نے کہا آؤ اور دس سال تک قربانی کرو تو ہم نے سمجھا کہ باہر کی جماعتوں میں جو ہم نے چند مشن قائم کئے ہیں یہ اس وقت تک کام شروع کر دیں گے اس وقت میرا ذہن اس وسعت کی طرف نہیں گیا کہ ہم نے ساری دنیا میں (دعوت الی اللہ۔ ناقل) کرنی ہے پھر میں نے دس سالہ تحریک کو اُنیس سال تک ممتد کر دیا اور ایک دوسرے دور کا بھی ساتھ آغاز کر دیا کیونکہ اس وقت مجھے ایک حد تک روشنی نظر آنے لگ گئی تھی اور کام نے اپنی عظمت کو ظاہر کرنا شروع کر دیا تھا تاہم ابھی اس کام کی پوری اہمیت ہم پر روشن نہیں ہوئی تھی مگر سولہویں اور سترھویں سال میں آکر اللہ تعالیٰ نے اس سکیم کی عظمت کو مجھ پر روشن کر دیا اور میرا ذہن اس طرف مائل ہوا کہ اس سکیم کے لئے سالوں کی تعیین بے معنی ہے۔"

"ہم نے ساری دنیا میں (دین حق۔ ناقل) کی طرف دعوت دینی ہے، ہم نے چپہ چپہ پر (نبی پاک۔ ناقل)، کی حکومت قائم کرنی ہے یہ کام چند دنوں کا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲۵ ملکوں میں بسنے والے احمدی احباب کو

صد سالہ جشنِ تشکر کی خوشیاں

مُبارک ہوں

سوڈیم سلی کیٹ اور کپڑے دھونے کے صابن کی اعلیٰ کوالٹی کے

ہمیں یاد رکھیں

میسرز

پاک میامی ایگرو انڈسٹریز

پرائیویٹ لمیٹڈ کوٹ لکھپت لاہور ۴۰

فون نمبرز :۔ دفتر ۸۰۱۰۶۱، فیکٹری ۸۴۱۴۳۹، گھر ۸۴۱۲۵۷

محتاجِ دعا : امتیاز احمد بٹ

پس اب تمہیں بھی یہی کہنا چاہیئے کہ
اب تین یا انیس کا کیا سوال ہے ہم
(دین حق۔ ناقل) کی حفاظت کے لئے
اس کے دائیں بھی لڑیں گے بائیں
بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں
گے۔ دشمن ہماری لاشوں سے
گزرے بغیر (دین حق۔ ناقل) کے
جسم تک نہیں پہنچ سکتا"۔
"اب ہمارے لئے یہ امر واضح ہوگیا
ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے وہ
دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا
ہے جب ہم نے (دین حق۔ ناقل)
کی لڑائی کو اس کے اختتام اور
کامیاب اختتام تک پہنچانا ہے
اب کسی ایک ملک یا دو ملکوں کا
سوال نہیں اب سر دھڑ کی بازی
لگانے کا سوال ہے۔ یا کفر جیتے
گا اور ہم مریں گے یا کفر مرے گا
اور ہم جیتیں گے درمیان میں
اب بات نہیں رہ سکتی"۔

دفتر دوم کے انیس سال پورے ہونے پر حضرت فضل عمر کی بیماری کی بناء پر دفتر سوم کا اجراء نہ ہو سکا اور قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہو) نے تحریک جدید کے تیسرے دفتر کا اجراء نومبر ۱۹۶۵ء میں فرمایا۔

اسی طرح دفتر چہارم کا اجراء بھی ایک سال کی تاخیر سے نومبر ۱۹۸۵ء میں قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اور یکم نومبر ۱۹۸۸ء سے دفتر اول کا ۵۵ واں سال دفتر دوم کا ۴۵ واں دفتر سوم کا ۲۴ واں اور دفتر چہارم کا چوتھا سال شروع ہو چکا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ جیسا کہ بانی تحریک جدید نے فرمایا، تا قیامت جاری رہے گا حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

"جب انیس سال ختم ہونے کو آئے
تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں تحریک
جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں
گا جب تک تمہارا سانس قائم ہے
تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی
رحمت ۱۹ سال تک محدود نہ
رہے بلکہ وہ تمہاری ساری عمر
تک چلتی جائے جس کی ساری عمر
تک خدا تعالیٰ کے فضل اور اس
کے انعام جاتے ہیں اس کے مرنے
کے بعد اس کے ساتھ جاتے ہیں
پس تم سب کو تحریک جدید کی
قربانیوں میں حصہ لینے کے لئے
بلا رہا ہوں"۔

پس ہم میں سے ہر ایک کو مرد کو عورت کو بچے کو بڑے کو بوڑھے کو جوان کو امیر کو غریب کو سب کو چاہیئے کہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت اور برکت کے دروازے ہم پر کھول دے اور اس سلسلہ کی ترقی کا جو کام ہمارے ذمہ ڈالا ہے اسے وہ اپنے فضل سے خود ہی پورا کرے۔

(اے اللہ ایسا ہی کر)

بالآخر خلاصۃً عرض ہے کہ تحریک جدید کے اس وقت چار دفاتر جاری ہیں دفتر اول کا عرصہ ۱۹۳۴ء تا ۱۹۵۳ء ان سابقون الاولون کے انیس سالہ دور سے متعلق ہے جن کے کھاتے تا قیامت انکے رشتہ داروں اور ورثاء نے جاری رکھنے کا عہد کرتے ہوئے ان کی طرف سے ہمیشہ ہمیش چندہ پیش کرتے جانا ہے۔

دفتر دوم ۱۹۴۴ء سے جاری ہے اور دفتر سوم ۱۹۶۵ء سے اور دفتر چہارم ۱۹۸۵ء سے جاری ہے۔ جو دوست کسی نئے دفتر کے اجراء سے قبل پہلے ہی اس بابرکت تحریک میں شمولیت کر چکے تھے وہ سابقہ دور میں ہی شمار ہوں گے اور نئے شامل ہونے والے نئے دفتر میں۔ احباب واضح طور پر معلوم کریں اور نوٹ کر لیں کہ ان کا کون سا دفتر ہے اور سالانہ ادائیگیوں کا حساب بھی رکھیں تا مرکزی ریکارڈ سے تطبیق ہو سکے۔ اگر کسی دفتر میں کسی ایک سال میں بھی کوئی شامل ہونے کی سعادت حاصل کر چکا ہو تو وہ باقی سالوں کی اب ادائیگی کر کے اس دفتر کا چندہ دہندہ کہلا سکتا ہے اس سے بھی استفادہ مرکز سے رابطہ پیدا کر کے کیا جا سکتا ہے دفتر اول والوں کی کتاب "پانچ ہزاری" شائع شدہ ہے اس کے چندہ دہندہ وہی ہیں جن کا نام اس میں درج ہے۔ جن احباب نے اپنے بزرگوں کے کھاتے ابھی تک جاری نہیں کروائے انہیں اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ جلد توفیق عطا فرماوے

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:۔

"اے دوستو! مرنے سے پہلے
اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے
سے پہلے اس تحریک میں حصہ
لو کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا"۔ الحکم ۵ رجولائی ۱۹۰۳ء

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو تحریک جدید کے بھرپور اور فعال مجاہد بننے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بواسیر کورس
PILES COURSE
قیمت فی کورس -/۴۰ ڈاک خرچ علاوہ لٹریچر -/۳ کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

فتوحات کے آغاز کی صدی پر مبارکباد
بانی شیخ محمد بشیر
بشیر اینڈ کمپنی قائم شدہ ۱۹۵۳ء
منجانب شیخ رحمت علی
اعظم کلاتھ مارکیٹ
۵۔ خواجہ بازار سفینہ بلاک
لاہور
فون ۳۲۲۰۷۷

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
ہوالشافی

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
اقصیٰ چوک ربوہ، فون نمبر ۵۵۸
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲
فون نمبر ۷۳۹۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھیرؔ دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار

صد سالہ جشن تشکّر اور فتوحات کی صدی کے آغاز پر دِلی مبارکباد

منجانب : وحید اے ملک

فون : گھر : ۴۱۶۶۱
دفتر : ۲۲۱۱۰۴

الیکٹرو ایکوئپمنٹ کمپنی

۲ ۔ کاروان بلڈنگ لنک میکلوڈ روڈ لاہور

صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں

کپڑے کا اعلیٰ مرکز

مُراد کلاتھ ہاؤس

ریل بازار
فیصل آباد

فون نمبرز
دکان : ۳۲۷۴۰ ، ۲۷۷۶۷
برانچ :- ۳۳۳۱۳
گھر :- ۴۲۱۲۳

احمدی
احباب کے لئے
خصوصی رعایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

مکرم مولوی عبد الباسط صاحب شاہد

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ابتدائی تعارف رکھنے والے تمام حضرات خواہ وہ حضور کے پیرو اور معتقد تھے یا ان کا تعلق دوسرے گروہ سے تھا اس بات پر متفق ہیں کہ آپ بڑی محنت سے دینی کتب کا مطالعہ فرماتے تھے۔ یہ مطالعہ اس قدر توجہ اور انہماک سے ہوتا تھا کہ بسا اوقات آپ اپنی کھانے پینے جیسی ضروریات کو بھی نظرانداز کرتے ہوئے اپنے مطالعہ میں مصروف رہتے تاریخ بتاتی ہے کہ آپنے مطالعہ و عبادت کے شوق میں مسلسل روزے رکھے اور کھانے کی مقدار بہت کم کر دی۔ قادیان سے بٹالہ تک کے پالکی کے سفر میں مسلسل قرآن مجید کے ایک ہی صفحہ کا مطالعہ یعنی غور و فکر فرماتے رہے۔ بعض اوقات عربی کے ایک ایک لفظ کی تحقیق کیلئے صحاح ستہ یعنی حدیث کی ۶ معتبر کتب و متعدد دوسری کتب حدیث و ادبِ عربی کی مشہور کتابوں کا مطالعہ فرماتے۔ اس کثرت مطالعہ کے ساتھ خدائی تعلیم و تربیت بھی ایسی تھی کہ ایک رات میں عربی زبان کے ہزار مادے سکھا دیئے گئے۔ اس کثرت مطالعہ اور وسعت معلومات سے آپ کو یہی حاصل ہوا کہ قرآن مجید ظاہری و باطنی ،، خوبصورتی کے لحاظ سے بے مثل اور لاجواب ہے۔

آپ فرماتے ہیں ،، اب دیکھنا چاہئے کہ یہ بلاغت قرآنی کس قدر بھاری معجزہ ہے کہ علم کے ایک بحر ذخار کو تین چار جزو میں لپیٹ کر دکھلایا ہے اور حکمت کے ایک جہان کو صرف چند صفحات میں بھر دیا ہے۔ کیا کبھی کسی نے دیکھا یا سنا کہ اس قدر قلیل الحجم کتاب تمام زمانہ کی صداقتوں پر مشتمل ہو۔ کیا عقل کسی عاقل انسان کیلئے یہ مرتبہ عالیہ تجویز کر سکتی ہے۔ کہ وہ تھوڑے سے لفظوں میں ایک دریا حکمت کا بھر دے۔ جس سے علم دین کی کوئی صداقت باہر نہ ہو ،،

"براہین احمدیہ"

قرآن مجید کی معجزانہ بلاغت اور اختصار کے ساتھ ساتھ اس کے معارف و حقائق اور بلند علمی شان کے متعلق آپ فرماتے ہیں!

،، اے بندگان خدا یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر زمانے میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے۔ اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے۔ جس قسم کے علمی معارف کا کوئی دعوی کرتا ہے۔ اس کی پوری صداقت اور پورا التزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائبات و غرائب ختم نہیں ہو سکتے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہی حال صحف مطہرہ کا ہے۔ تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت پیدا ہو۔

(ازالہ اوہام)

قرآن مجید کا حسن اس کی بلاغت و اختصار اور اعلیٰ معارف میں ہے۔ مگر یہاں پر ہی بس نہیں اس میں جو نور ہدایت اور ظلمت و گمراہی کو دور کرنے کا کمال ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں

،، ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے۔ قرآن سے پایا۔ ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پر زور بازو کے نشان دیکھے۔ جس نے قرآن کو بھیجا سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے پر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے ہم نے اس نور حقیقی کو پایا جس کے ساتھ ظلماتی پردے اٹھ جاتے ہیں۔ اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔

(کتاب البریہ)

ان باتوں کی صداقت تجربہ سے ثابت ہے چنانچہ آپ لاکھوں مقدسوں اور اپنے ذاتی تجربہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

،، لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں۔ اور ایک عجیب پیوند مولا کریم سے ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے انوار الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف ان کے منہ سے نکلتے ہیں۔ اور ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتی ہے۔ اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے۔ اور ایک لذیذ محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے۔ ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے اگر ان کے وجود کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑو تو ان کا عرق بجز حب الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دور اور بلند تر ہیں۔ خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں۔ ان پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ انہی پر کھلا ہے کہ ایک ہے۔ وہ جب دعا کرتے ہیں وہ ان کی سنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے۔ اور ان کے در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اس کی ظاہری و باطنی روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ وہ ہر ایک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ہیں اور وہ ان کا ہے۔ یہ باتیں بلا ثبوت نہیں۔

(سرمہ چشم آریہ)

از نور پاک قرآں صبح صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دلہا بادِ صبا وزیدہ
ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد
وایں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ

نیا خورشید

اُبھرا اُفق سے اِک نیا خورشید دیکھنا
کھُلنے لگے ہیں روزنِ اُمید دیکھنا

اندھوں کو روشنی ملی مردوں کو زندگی
وہ پا گئے شفا جو تھے نومید دیکھنا

تثلیث راگ چھوڑ کے مغرب کے عندلیب
گاتے ہیں آج نغمہ تفرید دیکھنا

کچھ قیدِ دلبراں ہے نہ کچھ خونِ کشتگاں
صد سالہ جشن کی ذرا تمہید دیکھنا

لازم ہے جشن جوبلی کا دل سے احترام
ہر دم رہے زبان پہ تحمید دیکھنا

رکھنا ہے فوق دین کو دنیا پہ دوستو
ہوتی رہے اس عہد کی تجدید دیکھنا

کٹ کر رہے گا ایک دن یہ دَورِ ابتلاء
ہو گی نصیبِ دوستاں پھر عید دیکھنا

طاہر ہیں میرِ قافلہ صادق تو غم نہ کر
کرتے ذرا حضور کی تقلید دیکھنا!

غلام محی الدین صادق۔ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

MODERN MARINE

bring you

Cobia & ROBALO

The best of 'Boat' worlds!

It takes advanced Marine engineering, applied aerodynamics and ergonomics to build a boat that not only suits your style and fulfils your sport and leisure requirements but is *dependable* and *durable as well.*

It takes people like Modern Marine Services (Pvt.) Limited to know these facts because, water sports are their game as much as yours — if not more. That is why they bring you the best of the boat industry — Cobia and Robalo, Products of American Marine Technology. They offer maximum durability and offshore capability that few others can match. Even in the roughest conditions, Cobia and Robalo are safe and easy to handle.

Bow riders, open center console, luxurious twin bedroom cabin cruisers, from 16 ft. to 27 ft. offer a world of enjoyment, comfort and luxury.

What's more, a range is designed to suit every budget and Modern Marine offer services that you just can't afford to miss.

- **AFTER SALES SERVICE:** At your doorstep.
- **3 YEARS WARRANTY:** For the first time in the boat industry.
- **ORIENTATION PROGRAMME:** One week boat handling and orientation programme, for your safety, designed and conducted by Mr. Asif Chaudhri.

At Modern Marine, water sports is our game!

ODYSSEY 228 MXL

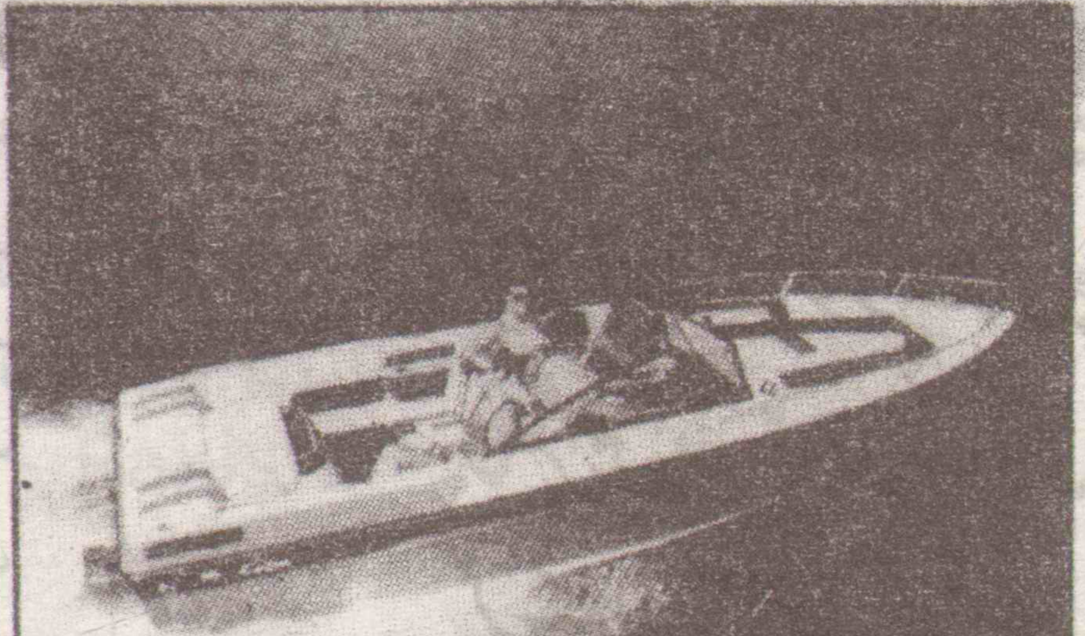

MONTE CARLO 189 XL

For further information please contact:

Modern Marine Services (Pvt.) Ltd.

Modern Motors House,
Beaumont Road, Post Box No. 8505,
Karachi-4, Pakistan.
Tlx: 25435 MMAPL PK Cable: "MODMOTORS"
Phone: 510347/510545/ 524531/524640/510903

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میری حقیر گزارش اپنے عزیزوں کے نام"

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وجود مبارک ان نابغہ روزگار انسانوں میں سے ہے جو صفحہ ہستی پر بار بار نہیں آیا کرتے۔

۲۳ / مارچ ۱۸۸۹ء کو آپ نے ہندوستان کی ایک غیر معروف دور افتادہ بستی میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی آمد کا دعویٰ کیا۔

آپ کا مشن خلق اللہ کی اصلاح کرنا تھا۔ اور یہ مشن عالمگیر حیثیت کا حامل تھا۔

ابتداء میں ہی جب کہ آپ بالکل اکیلے تھے اور کوئی آپ کے نام اور شخصیت سے شناسا نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا کہ "میں تجھے دنیا کے کناروں تک شہرت دوں گا"، اور "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"، اور پھر انگریزی زبان جس کو آپ نہ لکھ سکتے تھے نہ پڑھ سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ بہت سے لوگ آپ کو مانیں گے"، پھر پنجابی زبان میں بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ "جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" اے میرے عزیزو! جیسا کہ آپ خود گواہ ہیں کہ یہ سب خدائی وعدے روز روشن کی طرح پورے ہو چکے ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز پورے ہوتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ ابھی تیسری صدی پوری نہیں ہوگی کہ دنیا کی اکثر آبادی خدا تعالیٰ کے اس فرستادہ کی جماعت میں شامل ہو جائیگی۔

حضور خود فرماتے ہیں کہ

اگر یہ کاروبار انسانی ہوتا تو کب کا مٹ چکا ہوتا۔ اور اب تو خدا کے فضل وکرم سے ایک صدی پوری ہو چکی ہے کیا جھوٹے کو اور ایک جھوٹے مدعی کو اتنی مہلت مل سکتی ہے۔؟ ہرگز ہرگز نہیں

سوائے ابانی سلسلہ کے جاں نثارو! ثبات قدم کے ساتھ اور صبر کے ساتھ اپنا دامن اس سے وابستہ رکھو۔

یاد رکھیئے! کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ایک خدائی نظام کے ساتھ منسلک کر دیا ہے۔ اور وہ نظام ہے" عظیم الشان نظام امامت"، پہلی صدی کے اختتام پر جماعت قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کے ناقابل فراموش دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اس سے قبل تین دور اپنی مثال آپ ہیں۔ ان تینوں ادوار نے انمٹ نقوش اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ جو تاریخ احمدیت میں ہمیشہ کے لئے ثبت ہو گئے ہیں۔ جن لوگوں نے قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل حضرت فضل عمر اور حضرت مرزا ناصر احمد قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے رُخِ روشن اور آپ کے کارہائے نمایاں دیکھے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھ کر تو دیکھے کہ وہ آپ سب کیا تھے؟ انسانیت کے روپ میں خدا کا نزول۔

پس اے میرے عزیزو! میرے پیارو! بلالِ احمدیت کے موسیقارو! آپ کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ احمدیت کے ساتھ وابستہ اور منسلک رکھے۔ مضبوطی کے ساتھ اللہ کی اس رسی کو تھامے رکھیں۔ تاکہ آپ دنیا میں بھی بامراد ہو کر زندہ رہیں اور آخرت میں بھی بامراد ہونے کی حالت میں اپنے خالق کے حضور حاضر ہوں خدا کرے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اور حرف آخر کے طور پر ایک بات کہہ کر موضوع ختم کرتی ہوں وہ یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق منشی محمد ارو ڑا صاحب نے حضور سے سوال کیا کہ حضور ایمان کتنی طرح کا ہوتا ہے؟ حضور نے جو جواب ان کو دیا وہ کس قدر لطیف اور سلیس ہے۔؟ فرمایا

"ایمان دو قسم کا ہوتا ہے۔ موٹا اور باریک۔ موٹا ایمان تو یہی ہے کہ دین العجائز پر عمل کرے۔ اور باریک ایمان یہ ہے کہ میرے پیچھے ہو لے"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱-۲)

پس چنانچہ میرے عزیزو! یاد رکھیئے!

اور یہ ذہن نشین رہے۔ کہ ہمارے ایمان کی تکمیل حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ کی مطابقت میں ہی ہے ہم سب ایسے ہی ہوں اور اللہ تعالیٰ ایسی ہی توفیق سے نوازے

دعا کی درخواست کے ساتھ

"مہر آپا"

> ہزار ہزار شکر اس خداوند کریم کا ہے جس نے ایسا مذہب ہمیں عنایت فرمایا جو خدا ترسی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی نظیر کبھی اور کسی زمانے میں نہیں پائی گئی۔
>
> حضرت اقدس

ہم محبت کی اِک علامت ہیں

کیوں وطن پر سحر نہیں آتی
خیر کی کیوں خبر نہیں آتی

دین حق ہے پیامِ امن واماں
قوم اس پر مگر نہیں آتی

ہم محبت کی اِک علامت ہیں
آپ کو کیا نظر نہیں آتی؟

بے گناہوں پہ وار کرتے ہو
"شرم تم کو مگر نہیں آتی"؟

جانتے ہو کہ آہِ مظلوماں
عرش سے بے اثر نہیں آتی

آج انسان ہے بحالِ زار
اس کو راحت نظر نہیں آتی

حق و باطل میں فرق ہے شبیر
عقل لیکن اِدھر نہیں آتی

شبیر احمد تحریک جدید۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر احباب جماعت کی
خدمت میں دلی مبارکباد
پیش کرتے ہیں

ربوہ میں رہائش کیلئے دو خوبصورت مقامات
مجید ٹاؤن (منظور شدہ) ۔ وڑائچ ٹاؤن
پلاٹ دستیاب ہیں

چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
وڑائچ ٹاؤن ربوہ فون: ۸۰۰

خان الیکٹرونکس
سنٹر
سیل اینڈ سروس
۴۲۔دی مال لاہور

• تمام ٹیپ ریکارڈرز • کلر ٹی وی • وی سی آر
• وی سی پی • الیکٹرونکس ٹیلیفون
تسلی بخش سروس کی جاتی ہے

احباب جماعت کو فتوحات کی صدی کی آمد مبارک ہو

وڈزین پرائیویٹ لمیٹڈ
فورٹریس سٹیڈیم لاہور چھاؤنی
فون ۳۷۲۴۹۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت میں بیعت کی حقیقت

ایک احمدی کو کس چیز کی بھوک ہے؟

محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ۔ ناظر اصلاح وارشاد

آج سے ایک سو سال قبل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے الٰہی حکم کے تحت جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے اس کے لئے ۲۳، مارچ کا دن مقرر فرمایا اور بیعت کے لئے لدھیانہ (مشرقی پنجاب) کے مقام پر احباب کو حاضر ہونے کے لئے ہدایت فرمائی چنانچہ ۲۳، مارچ ۱۸۸۹ء (بمطابق ۲۰، رجب سنہ ۱۳۰۶ھ) بروز دوشنبہ (سوموار) آپ نے بیعت لینے کا آغاز فرمایا۔ پہلے روز ہی یعنی ۲۳، مارچ کو چالیس خوش نصیب افراد نے بیعت کرنے کی سعادت پائی۔

"بیعت" کسے کہتے ہیں۔ اس کے متعلق سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں

"بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے اور بیع اس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے"

(ضرورت الامام ص ۴۸)

ظاہر ہے کہ بیعت کا مندرجہ بالا مفہوم لغوی اور ظاہری ہے۔ اور وہ لوگ جو بیعت کی روح اور اس کی فلاسفی کو نہیں سمجھتے وہ عام طور پر بیعت کے اس ظاہری مفہوم کے پیش نظر ہی الٰہی سلسلوں کے خلاف یہ الزام تراشیاں کرتے آئے ہیں۔ کہ یہ دنیاداری اور نفسانی اغراض کا شکار ٹولہ ہے جو اپنا دین ایمان بیچ رہے ہیں۔ لفظ بیعت کی ظاہری کیفیت سے گویا انہیں دنیا پرستی کا گمان گزرتا ہے۔ لیکن یہ "بیع" درحقیقت اس بیع وشریٰ سے یکسر مختلف ہوتی ہے جو بازاروں اور گلی کوچوں کی زینت اور کشش بڑھاتی ہے۔

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ بیعت کی روح اور اس کے روحانی فلسفہ کی نسبت فرماتے ہیں:۔

"بیعت سے غرض یہ ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ تا اس کے عوض میں وہ معارفِ حقہ اور برکاتِ کاملہ حاصل کرے جو موجبِ معرفت اور نجات اور رضامندیٔ باری تعالیٰ ہوں اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض لیوے۔ جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو اور دنیوی نابینائی سے شفا پاکر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو"

(ضرورت الامام ۴۸-۴۹)

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے مندرجہ بالا سطور میں بیعت کی جو حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اس سے مندرجہ ذیل امور کھل کر سامنے آجاتے ہیں:۔

اوّل:۔ یہ کہ الٰہی سلسلوں کے مخالفین کے پیشِ نظر ہمیشہ بیعت کا ظاہری پہلو رہا ہے۔ جس پر بناء کر کے وہ "تعلقِ بیعت" کو دنیاداری اور نفسانی کاروبار قرار دیتے رہے ہیں۔ بیعت کے روحانی پہلو اُن کی سوچ سے دُور اور ان کی نظروں سے ہمیشہ اوجھل رہتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ دنیاوی کاروبار تصور کرنے سے ہی اس کی بیخ و بن اکھاڑ پھینکنے کے ولولے اٹھتے ہیں۔ ورنہ روحانی امور اور ایمانی قدروں کو دنیاوی چالوں اور مادی حربوں سے پامال کرنے کی مساعی ہوا میں تلواریں چلانے والی حرکات ہیں۔ جو بے نتیجہ اور بے ثمر ثابت ہوتی آئی ہیں۔

دوم:۔ یہ کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے اپنے رہبر کے ہاتھ میں بیچ دیتا اور اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے دیتا ہے۔ بیعت کی اس حقیقت کے بہت سے بابرکت نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن دو باتیں اُن میں نہایت واضح ہیں۔

ا:۔ اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے رہبر کے ہاتھ میں بیچ دینا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ بیعت کنندہ کا اب اپنا کچھ نہیں اس کی جان مال آبرو اور زندگی سبھی کچھ آقا و رہبر کے تصرف میں ہے۔ ایسے تعلق کی دنیاوی رشتوں میں ہرگز کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ اس "تعلق بیعت" میں اگر انسان کے اموال و اولاد روک نہیں۔ تو پھر بھی قرآن کریم فتنہ قرار دیکر متنبہ فرماتا ہے۔ اور جو لوگ اس طور پر اپنا سب کچھ اپنے رہبر کے قدموں میں ڈال چکے ہوں۔ انہیں پھر کسی قسم کے نقصان کا خوف پریشان نہیں کرتا۔ اس لئے کہ ان کا اپنا اب کچھ بھی نہیں۔ دنیا میں آج تک جس قدر قربانیاں اپنے ایمان کی خاطر دی گئیں اور جو فدائیت کے نقوش مذاہب کی تاریخ میں محفوظ ہوئے ان کے پیچھے یہی جذبہ کارفرما تھا۔ کہ اب اپنا کچھ بھی نہیں جو کچھ بھی ہے رہبر کا ہے اُسی کی خوشنودی اور اس کی ہدایت کے تابع اسے قربان کر دینا ہی اس کا صحیح مصرف ہے۔

ب:۔ ایمان کے دعویٰ پر جب مخالفانہ ردّعمل ہوتے ہیں۔ تو اس وقت بھی یہی جذبہ انسان کو صبر و استقامت بخشتا ہے۔ کہ جب اپنا اب کچھ بھی نہیں تو غم کس بات کا۔ مخالف سوچ رکھنے والے لوگ ایسے مواقع پر ایمان لانے اور قربانیاں دینے والوں کو بالعموم بیوقوف قرار دیا کرتے ہیں یا پھر ایسی تاویلیں کرتے ہیں کہ کوئی مادی طاقت درپردہ ان کی سرپرستی کر رہی ہے جسکی شہ پر یہ لوگ بے دریغ قربانیاں دیئے جا رہے ہیں۔ جبکہ حقیقت صرف یہ ہے کہ مخالفین کے نزدیک دنیاوی مال و منال ہی زندگی کا مقصود ہوتے ہیں۔ اور ان سے محرومی یا انکا ضیاع ان کے نزدیک ایسا نقصان سمجھا جاتا ہے کہ گویا زندگی ہی چھن گئی۔ اسلئے وہ جب ایمان لانے والوں کیخلاف ایسے نقصانات پہنچانے کے منصوبے بناتے ہیں۔ تو دل میں یقین رکھتے ہیں کہ ایسے نقصانات کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ جبکہ ایمان لانیوالے پہلے دن ہی بیعت کا عہد کرتے وقت اپنے مال و منال اور جائداد و اولاد کے فکروں کو یکسر تیاگ دیتے ہیں۔ پھر کوئی خوف اور حزن اُن کو پریشان نہیں کر پاتا۔ اور یہی بیعت کا ایک اہم شیریں پھل ہے۔ جس کی حلاوت کو غیر نہیں جانتا۔

سوئم:۔ یہ کہ رہبر کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے عوض انسان کو روحانی خزائن ملتے ہیں اور ایمانی قدروں کا انسان کے اندر احیاء اور استحکام میسر آتا ہے۔ اور یہ چیزیں دنیاداروں کی نگاہ میں ہیچ سہی لیکن بیعت کنندہ کے نزدیک اتنی عزیز اور قابل قدر ہوتی ہیں۔ کہ وہ اپنی ہر قسم کی مادی متاع کو ان پہ قربان کر دیتا ہے۔ اور اس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جشنِ تشکر مبارک ہو

ریفریجریٹر - ایرکنڈیشنر - واشنگ مشین - ڈیپ فریزر - کلر اینڈ بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی

عثمان الیکٹرونکس

1- لنک میکلوڈ روڈ حجاب بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

فون : ۵۳۱۰۵ ★ ۲۲۳۲۰۴

صد سالہ جشنِ تشکر مبارک ہو

کلر اینڈ بلیک اینڈ وائٹ ٹیلیویژن - وی سی آر - ریفریجریٹر - ائیرکنڈیشنر -
واشنگ مشین - ڈیپ فریزر

محمود کمپنی ٹیلیویژن

۲۱- ہال روڈ لاہور

فون : ۶۱۶۲۴ - ۲۲۶۵۰۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفین کے جملہ شکوک اور الزامات بے حقیقت ہو کر رہ جاتے ہیں جو مادیت زدہ ذہنوں کی پیداوار ہوتے ہیں۔ مادی سوچ یہ الزام تراشتی ہے کہ بیعت کے درپردہ مالی منفعت کا حصول پیشِ نظر ہے۔ لیکن بیعت کا روحانی فلسفہ اسکی تغلیط کرتا ہے۔ کبھی دنیا دار لوگ یہ کوشش کرتے ہیں کہ دنیاوی لالچ دے کر عہدِ بیعت سے ایمان والوں کو منحرف کریں۔ جبکہ ایمان کی حلاوت والے عہدِ بیعت کے وقت سب سے پہلے دنیا دی لالچوں اور مادی مفادات سے ہی بکلّی دستبردار ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسی طمع و لالچ کے جال میں وہ کبھی نہیں پھنستے۔ کیونکہ وہ جس متاع کے طالب ہوتے ہیں۔ یعنی روحانی خزائن وہ صرف اور صرف اس رہبر کے قدموں میں ہی مل سکتے ہیں۔ یہاں مخالفین کی سوچ اور بیعت کنندہ کے مقاصد کا فرق نمایاں ہو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

بیعت کنندہ کیلئے بھی بیعت کی اس غرض کا حصول لازمی ہے۔ صرف زبان سے بیعت کا عہد کر لینا اور رہبر کے درِ فیض سے ان روحانی خزائن کے حصول پر توجہ نہ دینا بیعت کو بے مقصد بنا دیتا ہے اور اس پہلو سے بھی اسکی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ دنیا اور اس کی کششوں سے منہ موڑ کر بیعت کی۔ رہبر کے ہاتھ میں اپنا سب کچھ بیچ دیا۔ لیکن اگر اسکے عوض جو روحانی دولت حاصل کرنی چاہیئے تھے اس پر توجہ نہ دی۔ تو ایسے انسان کی حالت یہ ٹھہرتی ہے کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

پس ہر احمدی کیلئے بیعت کا یہ پہلو جو سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیان فرمایا ہے۔ انتہائی توجہ کا متقاضی ہے۔ اور اس لائق ہے کہ ہر وقت پیشِ نظر رہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"جس سے تم بیعت کرتے ہو اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو تو پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جاوے فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اسی طرح اگر بیعت پورے معنوں میں نہ ہو تو وہ بیعت نہ ہوگی۔ خدا تعالیٰ کسی کے دھوکے میں نہیں آسکتا۔ اُس کے ہاں نمبر اور درجے مقرر ہیں۔ اس نمبر اور درجہ تک توبہ ہو گی تو وہ قبول کریگا۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک کوشش کرو۔ پورے صالح بنو۔ عورتوں کو نصیحت کرو۔ نماز روزہ کی تاکید کرو......... اپنے ہمسایہ اور محلہ والوں کو بھی نیکی کی تاکید کرو۔ غافل نہ ہو اگر علم نہ ہو تو واقف سے پوچھو کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۵ ۲۸۱/۲۸۲)

پس بیعت کے ثمرات حاصل کئے بغیر بیعت بے مقصد ہے ہر احمدی کو اس پہلو سے اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ بیعت کے نتیجہ میں اس کے اندر کیا پاک تبدیلی آئی اور اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے اپنے رہبر اور امام کے قدموں میں بے لوث انداز سے پیش کر چکے یا نہیں۔ بیعت کے بعد یہ بھی جائز نہیں رہتا کہ کوئی یہ عذر کرے کہ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے اور فلاں چیز میری نجی ہے اگر ذاتی اور نجی کی سوچ باقی رہ گئی تو بیعت کیا ہوئی اور بیعت میں امام کی خدمت میں کیا پیش کیا اور کیا بیچا؟

چہارم بیعت کا مقصود ایک یہ بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیان فرمایا ہے کہ "دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو اور دنیوی نابینائی سے شفا پا کر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو" یہ گویا ایسا معیار ہے کہ ہر شخص خود اپنا محاسبہ کر سکتا ہے دنیا کی محبت سرد کرنا اور روحانی بصیرت حاصل کرنا یہ انسان کے لئے تبھی ممکن ہے کہ رہبر کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر اس کی مرضی کو مقدم رکھے۔ اس حقیقت کو کتنی جامع شکل میں اس شعر کے اندر بیان کیا گیا ہے کہ ؎

بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نہ بود ز راہ و رسم منزلہا

پس دنیوی دوزخ سے رہائی اور آخرت کے دوزخ سے مخلصی دراصل بیعت کی غرض ہے۔ الٰہی سلسلوں میں قربانیوں کا فلسفہ بھی اسی غرض سے ہے کہ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور خالق کی محبت غالب آئے۔ جماعت احمدیہ میں بیعت سے دروازے قربانیوں کے کھلے ہیں۔ جن میں سے گزرنا دراصل دنیوی جہنم سے رہائی پانے کے لئے ضروری ہے۔ اور جہاں قربانی کے میدان میں انسان کا قدم کمزور پڑتا محسوس ہو۔ وہاں لازماً دنیوی جہنم یعنی دنیا کی محبت بڑھ رہی ہوگی اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ عہد بیعت میں کمزوری آ رہی ہے اور یہ بات بہت فکرمندی کا باعث ہے۔

احمدیت میں آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ سے زائد انسان حقیقی بیعت کے دروازے سے گزر چکے ہیں۔ اور طرح طرح کے روحانی خزائن سے مالامال ہو چکے ہیں۔ بیعت کے پہلے روز یعنی ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو جن خوش نصیب چالیس افراد نے بیعت کی سعادت پائی۔ اس وقت وہ دنیا کی نگاہ میں معتوب اور لائق نفرین سمجھے گئے لیکن آج سو سال گزرنے پر دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ایک کروڑ سے زائد لوگ ان کی طرزِ وفا کو اپنا کر یہ شہادت دے رہے ہیں کہ وہ چالیس فرزانے رہبر کے ہاتھ میں اپنا نفس مع اسکے لوازم کے فروخت کر دینے میں حق بجانب اور الٰہی تائید یافتہ تھے اور اللہ نے چاہا تو جب احمدیت کی دوسری صدی کا اختتام ہوگا تو اربوں انسانوں کی یہ شہادت ہوگی کہ وہ چالیس فرزانے جو رسمِ بیعت قائم کر گئے وہ یقیناً خالص نیت اور پاک جذبات رکھنے والے مخلصین کا گروہ تھا اور آنے والی نسلیں ان پر یقیناً فخر کریں گی۔

؎ بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اس تاریخی موقعہ پر دل چاہتا ہے کہ اپنے ان مہربانوں کی خدمت میں گزارش کریں جو بیعت کی قدر و قیمت کا احساس نہیں رکھتے اور راہبر سے آزاد رہ کر منازل قرب طے کرنا چاہتے ہیں کہ احمدیت نے ایک احمدی کے دل میں صرف اور صرف اس پیاس کو بڑھایا جو روحانی پیاس کہلاتی ہے اور پھر اس روحانی پیاس کے لئے تسکین کے سامان بھی کئے اور یہ روحانی تسکین ہی ایک احمدی کی مطلوب و مقصود ہے جہاں اُسے میسر آئے وہیں کا ہو رہتا ہے اور یہ لگن دراصل ہر احمدی کے اندر وہ صدائے بازگشت ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی قلبی کیفیت بیان کرتے ہوئے بلند کی۔ آپ فرماتے ہیں۔

"عزیزمن! ہم تو معارف اور حقائق اور آسمانی برکات کے بھوکے اور پیاسے ہیں اور ایک سمندر بھی پی کر سیر نہیں ہو سکتے۔ پس اگر ہمیں کوئی اپنی غلامی میں لینا چاہے تو یہ بہت سہل طریق ہے کہ بیعت کے مفہوم اور اس کی اصل فلاسفی کو ذہن میں رکھ کر یہ خرید و فروخت ہم سے کر لے اور اس کے پاس ایسے حقائق اور معارف اور آسمانی برکات ہوں جو ہمیں نہیں دئیے گئے اور یا اس پر وہ قرآنی علوم کھولے گئے ہوں جو ہم پر نہیں کھولے گئے تو... وہ بزرگ ہماری غلامی اور اطاعت کا ہاتھ لیوے اور وہ روحانی معارف اور قرآنی حقائق اور آسمانی برکات ہمیں عطا کرے"۔
(ضرورۃ الامام صفحہ ۹-۱۰)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جو کیفیت اوپر بیان فرمائی ہے اسکے تحت ہر احمدی کو بھی اپنی روحانی بھوک اور پیاس کی فکر رکھنی چاہیئے اور اس کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ کہ یہی بیعت کی حقیقت ہے۔ لیکن ہمارے وہ مہربان جو ہم سے ہمیشہ ناراض رہتے ہیں ان کی خدمت میں نہایت ادب سے گزارش ہے کہ احمدی کی روحانی بھوک اور پیاس کو پیش نظر رکھ کر اس کے ازالہ اور تسکین کی بات کریں۔ تو بہتر ہے اور باہمی افہام و تفہیم کی آسان راہ ہے۔ آسان طریق کو چھوڑ کر تکلیف اور دکھ کی راہوں کو اپنانا درست نہیں۔

عالمگیر جماعت احمدیہ کو
جشنِ صد سالہ
مبارک ہو

سلسلہ احمدیہ کا ترجمان
روزنامہ الفضل ربوہ
ماہنامہ تشحیذ الاذہان، ماہنامہ خالد، ہفت روزہ لاہور لاہور
نیز کتب سلسلہ

آپ کی خدمت کیلئے قابل اعتماد ادارہ
فرزانہ لائبریری
صدر بازار راولپنڈی فون: ۶۵۴۲۰
ملکی و غیر ملکی
• علمی
• ادبی
رسائل
اور
• اخبارات کیلئے

فتوحات کی نئی صدی کا آغاز احبابِ جماعت کو مبارک ہو
صد سالہ جشنِ تشکر پر دلی مبارکباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیکری کنفیکشنری مشروبات چاولوں اور کھانوں کیلئے

سیکا ایسنز
سیکا کول فوڈ کلرز
سیکا بیکنگ پوڈر
اور
بہت سارے کیمیکلز

تیار کردہ:- سلمان خورشید احمد کیمیکلز فیصل آباد

ڈسٹری بیوٹر:- داؤد ٹریڈرز گول صابن والا فیصل آباد۔ فون ۲۳۲۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنہ ۱۹۳۰ء سنہ ۱۹۴۰ء تک کا قادیان

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی سلسلہ امریکہ

جب میں نے ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۹ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور سینئر انگلش ٹیچر سلسلہ کی خدمت شروع کی۔ تو اس وقت مجھے تعلیم و تدریس کے میدان میں جن حضرات سے واسطہ پڑا۔ ان میں سے بعض سلسلہ احمدیہ کے نامور بزرگ تھے۔ ان کے بعض خصائل کا ذکر برکت کا موجب ہوگا۔

حضرت مولوی محمد دین صاحب اس زمانہ میں سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ انگریزی زبان کے ماہر اور معروف استاد تھے۔ جن دوستوں کو اس زمانہ میں سلسلہ کی خدمت کا موقع ملا۔ تقریباً ان سبھوں نے آپ سے ہی فیض حاصل کیا۔ اوائل میں قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے لئے جو بورڈ بنا۔ اس کے آپ [illegible] ممبر تھے۔ ان کی نیکی اور دیانت کی وجہ سے ان کے تلامذہ ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ انتہائی دیانتدار اور صاف گو بزرگ تھے۔ ماتحت عملہ سے کام لینے کا گر آتا تھا۔ جب میں نے انہیں پہلی مرتبہ دیکھا۔ امریکہ میں بطور مربی کام کر چکے تھے۔

دوسرے نمبر پر حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی تھے۔ جنہیں اپنے ہیڈ ماسٹر کی طرح بیرونی ممالک میں جماعت کی تربیت کرنے کی سعادت حاصل ہو چکی تھی۔ یہ ریاضی پڑھانے پر مامور تھے۔ بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت پر زور دیتے تھے۔ حضرت فضل عمر سے ان کی عقیدت فدائیت کا رنگ اختیار کر چکی تھی۔ (ریٹائر ہونے کے بعد حضور نے انہیں ناظر ضیافت مقرر کر دیا تھا۔ سلسلہ کے اموال کی حفاظت اور کفایت شعاری ان کی خاص صفت تھی)

اگلا نمبر حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے کا تھا۔ جو سکول میں آنے سے پہلے ماریشس میں بطور کامیاب مربی کام کر چکے تھے۔ حضرت صوفی صاحب موصوف قرآن کریم نہایت خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ آواز بہت بلند اور دلکش تھی۔ پھر طبعاً ہی انہیں قرآن کریم سننے سنانے سے عشق تھا۔ کہتے ہیں آپکی آواز حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی طرح مرغوب تھی۔ آپ کی طبیعت نہائیت سادہ تھی اور آپ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے میں مگن رہتے تھے۔ جب ایک دفعہ قرآن کریم کی تلاوت شروع کر دیتے تو اس میں اس قدر منہمک ہو جاتے کہ باقی دنیا اور مافیہا سے بے نیاز اور غیر متعلق فنافی اللہ کا روپ آجاتا۔

ان حضرات کے علاوہ حضرت ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی (جو سکول میں کام کرنے والے اوّلین بی ٹی اساتذہ میں سے تھے) اپنے نام سے زیادہ بی ٹی کی ڈگری سے مشہور تھے نہائیت نیک اور اپنے مضمون (تاریخ۔ جغرافیہ) میں مکمل دسترس رکھنے والے ہر دلعزیز استاد تھے۔ سالہا سال تک کھیلوں کے انچارج رہے۔ اور ان کے بعد کے نمبر والے۔ محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب بی ایس سی بی ٹی (اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے) سائنس کے ٹیچر تھے۔ بورڈنگ ہاؤس کے سپرنٹنڈنٹ بھی تھے۔ متقی۔ نڈر اور انتظامی قابلیت کے مالک تھے۔ ابتدائی واقفین زندگی میں سے تھے۔ میں نے ربوہ میں دو سال ان کے ماتحت رہ کر ۱۹۵۶ میں انہی سے ہیڈ ماسٹر شپ کا چارج لیا تھا۔

سکول کے جونیئر سٹاف میں ان دنوں حضرت ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی احمدیت کے پروانے۔ ادیب۔ بے نفس فرشتہ سیرت استاد (ماسٹر چراغ محمد صاحب کھارا۔ اور حکیم عبدالعزیز صاحب کے ساتھ کام کرنے والوں میں تھے) ان سب بزرگوں کا تعلق تو سکول سے تھا

ان کے علاوہ اس زمانہ کے جن بزرگوں سے میرا واسطہ پڑا۔ ان میں سے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کو مجھے زیادہ قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ حضرت میر صاحب ممدوح قادیان میں اعلیٰ درجہ کے منتظم تربیت میں ید طولیٰ رکھنے والے احمدی طلباء میں تقریر و مناظرہ کا جذبہ اجاگر کرنے والے۔ تعلیمی۔ ادبی اور علمی تقاریب کے روح رواں تھے۔ "مجلس ارشاد" کے رکن رہے۔ انہوں نے اس علمی ادارہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ مجلس عربی اور انگریزی۔ عربی حصہ کے سیکرٹری حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب اور خاکسار انگریزی حصہ کا نامزد سیکرٹری تھا۔ اسی مجلس میں جو حضرت سیدہ ام طاہر کے نچلے صحن میں منعقدہ ہوا کرتی تھی۔ حضور بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں قادیان کی ادبی اور علمی زندگی بہت ہی فعال تھی۔ ہر طرف تقاریر اور مناظروں کا زور تھا۔ ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ میں قابل رشک مسابقت کی دوڑ تھی۔ مولوی شریف احمد امینی (جو بعد میں بھارت میں رہ جانے والے علما کے سرکردہ اصحاب میں سے تھے) اور بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) وقیع الزمان صاحب اسی زمانہ کے نامور مقررین میں سے تھے۔

قادیان میں ان دنوں انگریزی کھیلیں ذوق اور شوق سے کھیلی جاتی تھیں۔ احمدیہ ٹورنامنٹ کا انعقاد بھی ہوتا تھا۔ کرکٹ (ایک حد تک میری ذاتی دلچسپی اور مہارت کی وجہ سے۔ کیونکہ میں دو کالجوں کا کپتان رہ چکا تھا اور جموں کالج میں مجھے اسی زمانہ کے مشہور کھلاڑی شیخ محمد نثار کے ساتھ کھیلنے کا شرف حاصل تھا)۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث، ملک غلام فرید صاحب ایم اے۔ قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ اور تفسیر لکھنے والے بزرگ بھی کرکٹ کے رسیا تھے ان کا اپنے علم اور بلندیٔ کردار کی وجہ سے نوجوانوں پر خاصا اثر و رسوخ تھا۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ محترم میر مشتاق احمد صاحب اسی زمانہ کے نوجوان کھلاڑی تھے۔ ہاکی کی مایۂ ناز "مارننگ کلب" میری ہی وجہ سے وجود میں آئی۔ میں اسکا پریذیڈنٹ تھا۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب اور مرزا گل محمد صاحب ہاکی کے ممتاز کھلاڑی تھے۔ فٹ بال "یونین کلب" کے نام سے منسوب تھا صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب (مارننگ کلب کے علاوہ) اسکے فعال کھلاڑی تھے۔ مولوی ظہور الحسن بھی قادیان کی کھیلوں میں خاصے معروف کارکن تھے۔ کھیلوں کی یہ دنیا رواں دواں تھی اور قادیان کے مذہبی اور علمی رنگ میں کھیل کا شغف بھی سمو چکا تھا۔

قادیان میں ان دنوں بعض ایسے بزرگ بھی تھے۔ جو ادبی اور علمی میدان کے شہسوار تھے۔ حضرت میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق۔ شیخ محمد یونس صاحب ایڈیٹر نور۔ خاموش نیکن بزرگ نومسلم۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب (ہر دو علی الترتیب سکھوں سے اور ہندوؤں سے آنے والے دعاگو عابد اور بے نفس یکتائے زمانہ معروف اصحاب میں سے) باقی پھر کسی وقت۔ ان میں سے بہت سوں کے بارے میں تو اب یہی زبان پر آتا ہے۔

وہ صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

انسان اگر خدا کی طرف قدم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اسکی دستگیری کرتا ہے
(حضرت اقدس)

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن بیکری
الناصر مارکیٹ نزد ایوانِ محمود جنوبی گیٹ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

• نرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد • اٹھراء • سوکھا • گرمی • گیس کا علاج کرنیوالے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت // مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان • چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۶۴۹۷ ۔ ۷۴۸۴۴ ۔ ۰۴۳۱ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
برانچیں
• اقصیٰ چوک (نزد لیبر ٹیکس) ربوہ فون ۹۰۶
• چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان پوسٹ بکس ۴۹۸ فون ۳۱۰۲۶ ۔ ۰۶۱
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد شکر ہے خدایا

صد شکر ہے خدایا

جماعت احمدیہ لاہور شہر و ضلع

احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر

اپنے محبوب اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اور جملہ احباب عالمگیر جماعت احمدیہ کی خدمت میں

دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش

کرتی ہے

جماعتِ احمدیہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے پیارا ہے چمن بھی

دی تُو نے مجھے اپنی محبّت کی لگن بھی
یارب مرے دل میں تو ہے دنیا کا چلن بھی

تُو گر دے سرافرازتو یہ تیرا کرم ہے
منظور ہے سر کو تو مرے دار و رسن بھی

آواز اٹھے میری تو مظلوم کے حق میں
دی ہے جو زباں مجھ کو تو دے تابِ سخن بھی

مانا کہ مری بات نئے لوگ نہ سمجھے
کس بات پہ ناراض ہیں یارانِ کہن بھی

دُکھتے ہیں ترے بندوں کے دل حمد پہ تیری؟
یہ بات تو ہے عقل کا دیوالیہ پن بھی

کیوں لوگ چمن میں مجھے رہنے نہیں دیتے
بن باسی ہوں، لیکن مجھے پیارا ہے چمن بھی

ارکانِ چمن میرا نشیمن نہ جلائیں
جل جائے گا ایسے تو نشیمن بھی چمن بھی

ناہیدؔ کو شکوہ نہیں یارانِ وطن سے
ناہیدؔ کو سمجھیں کبھی یارانِ وطن بھی

ــــــ عبد المنان ناہیدؔ

سچ

ہم نے اُسے بچپن کی ہواؤں میں سنا تھا
بچپن کی ہواؤں میں کوئی سپنا بنا تھا

سوچا تھا۔ اُسے مانا تھا۔ اِک عزم کیا تھا۔
تجدیدِ وفا اُس سے سرِ بزم کیا تھا

پھر عمر کٹی دشتِ خرابی میں نہ جانے
کیوں ہاتھ میں پتھر لئے سب آئے دِوانے

وہ وقت پہ آیا اسے آنا تھا۔ لکھا تھا
بادل تھے بہت۔ چاند تھا۔ لوگوں کو دکھا تھا

وہ سچ تھا گئے وقت کا۔ اب آئیگا کیوں کر؟
پتھر کا کوئی بُت۔ اُسے دُہرائے گا کیونکر؟

کور آنکھوں کو وہ کیسے نظر آئے گا۔ کیونکر؟
جو سُن نہ سکے۔ اُس کی صدا پائے گا کیوں کر

مجذوب ہیں۔ کہنے کو خطا وار ہیں ہم لوگ
دنیائے محبت کے وفادار ہیں ہم لوگ

تنہا تھا کوئی شخص، ہجوموں میں گھرا آج
موجود تھا صدیوں سے۔ صحیفوں میں ملا آج

اس مردِ خدا ہی سے وچن ہم نے کیا تھا
اس نے بھی ہمیں فتح کا اِک وعدہ دیا تھا

صدیوں سے تھے میدان محبّت میں صف آرا
اب جشن مناتے ہیں ہم اِک معرکہ آرا

جو سب کا ہے لوگو وہی کلمہ ہے ہمارا
اے کاش سمجھ جاؤ سمجھ جاؤ خُدارا

بدلے کبھی جھرمٹ کے ستارے بھی گگن میں
پھر کیسے بھلا بدلیں گے ہم اپنے وچن میں؟

ــــــ ڈاکٹر فہمیدہ منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر

فتوحات کی صدی کا نقطۂ آغاز ہے ـــ اللہ تعالیٰ سب احباب کو یہ جشن مبارک کرے

A COMPLETE RANGE OF DEEP FREEZERS

UNIVERSAL FREEZERS

- Ice Cream Cabinet
- Yogurt Freezers
- Bottle Freezers
- Deep Freezers

UNIVERSAL

Universal Appliances

P. O. Box 1400 Lahore Ph : 323751 Telex : 44912 TEKNO PK

ڈیلرز ربوہ : بھائی بھائی ٹریڈرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ میں لائبریریوں کی تاریخ اور وسیع مرکزی لائبریری

خلافت لائبریری کا قیام

مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی۔ ایم اے ، ایم ایل ایس ، اسسٹنٹ لائبریرین۔ خلافت لائبریری۔ ربوہ

جماعت احمدیہ کے نزدیک لائبریری کیا ہے اور اس کا کیا مقصد ہے اس کے بارے میں قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"لائبریری وہ مقام ہے جہاں قرآن کریم کے اسوہ کی روشنی میں ابدی صداقتوں کو محفوظ رکھنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یعنی قرآن کریم کی اصطلاح میں لائبریری کے یہ معنی ہیں کہ وہ انتظام جس کے ذریعہ سے ابدی صداقتوں والی کتب کو محفوظ رکھنے کا انتظام کیا جائے۔ روحانی طور پر اور معنوی لحاظ سے قرآن کریم بہترین لائبریری ہے کیونکہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اٹھائی ہے دنیا میں مسلمانوں نے جو دوسری لائبریریاں بنائیں۔ اس بات کو چھوڑیں کہ اس بات میں ان کی نیتیں کیا تھیں، لیکن بعض مسلمانوں نے قرآنی لائبریری کی شکل پر اسی طریق پر عمارتیں بنائیں اور کتابوں کی حفاظت کا سامان پیدا کیا۔ وہ کبھی کامیاب ہوئے کبھی ناکام ہوئے بہت بڑے اور شاندار کتب خانے جن میں ہمارے سینکڑوں ہزاروں اولیاء اللہ کی فکر کا نتیجہ محفوظ کیا گیا تھا وہ دشمنوں نے جلا دیا۔ میں سمجھتا ہوں اس کی اور بھی وجوہات ہو سکتی ہیں مگر ایک وجہ یا کمزوری یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شاید اس کی حفاظت کے لئے دعائیں نہ کی گئیں ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے کام میں ایک مصلحت تو نہیں ہو سکتی۔ اسکے تو ایک کام میں ہزاروں مصلحتیں ہوتی ہیں۔ اس کی تفصیل میں بھی اس وقت نہیں جا سکتا۔ بہرحال اگر قرآن کریم کی شکل پر اور اسی مقصد کے حصول کے لئے کوئی لائبریری ہو تو اسکی غرض یہ ہونی چاہیئے کہ جس رنگ میں بھی "ابدی صداقت" اور اس کی تفسیر ہے وہ اس میں محفوظ ہو"۔ (۱)

جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ پر اگر سرسری نظر ڈالی جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ افراد جماعت میں تحقیق اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات کے سلسلہ میں کتب جمع کرنے کا خاص شوق رہا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے بارہ میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ابتدائی زمانہ میں حضور قرآن مجید کے علاوہ بخاری، مثنوی رومی، دلائل الخیرات، تذکرۃ الاولیاء۔ فتوح الغیب اور سفر السعادت پڑھتے اور کچھ نوٹ بھی لیا کرتے تھے۔ (۲)

پنڈت دیوی بل کی شہادت ہے کہ

"۱۸۷۶ء کے زمانہ میں آپ ہندو مذہب اور عیسائی مذہب کی کتب اور اخبارات کا مطالعہ فرماتے رہتے تھے اور آپ کے ارد گرد کتابوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا۔ انہیں دنیا کی اشیاء میں سے مذہب کے ساتھ محبت تھی۔ آپ کے والد صاحب آپ کو کہتے کہ غلام احمد تم کو پتہ نہیں سورج کب چڑھتا ہے اور کب غروب ہوتا ہے اور بیٹھے ہوئے وقت کا پتہ نہیں جب میں دیکھتا ہوں چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا رہتا ہے"۔ (۳)

حضور خود فرماتے تھے کہ

"ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا"۔

۱۸۹۷ء میں حضور نے ایک کتاب "البلاغ فریاد درد" تالیف فرمائی۔ اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں:

"آٹھویں شرط تحریری یا تقریری مباحثات کے لئے مباحث یا مؤلف کے پاس ان کثیر التعداد کتابوں کا جمع ہونا ہے جو نہایت معتبر اور مسلم الصحت ہیں جن میں چالاک اور مفتری انسان کا منہ بند کیا جاتا اور اس کے افتراء کی قلعی کھولی جاتی ہے یہ امر بھی ایک خداداد امر ہے کیونکہ یہ منقولہ صحیحہ کی فوج جو جھوٹے کا منہ توڑنے کیلئے تیز حربوں کا کام دیتی ہے ہر ایک کو میسر نہیں آ سکتی (اس کام کیلئے ہمارے معزز دوست مولوی حکیم نور دین کا تمام کتب خانہ ہمارے ہاتھ میں ہے اور اس کے علاوہ اور بھی جس کی کسی قدر فہرست حاشیہ میں دی گئی ہے"۔ (۴)

اس حاشیہ میں حضرت بانی سلسلہ نے مختلف مضامین کی کتب کا اندراج فرمایا ہے تعداد درج ذیل ہے۔

کتب حدیث ۱۳۴ کتب فقہ ۱۰۹ صرف و نحو ۷۶ معانی بیان ۲۲ ادب ۸۱ لغت ۳۸ تاریخ ۱۲۹ کتاب الاحوال ۳۶ فقہ ۱۷۷ علم الکلام ۱۵۳ کتب مذاہب ۸۹۔ رسائل علوم مختلفہ ۲۸

۱۸۹۹ء میں حضرت بانی سلسلہ نے کتاب "مسیح ہندوستان میں" تالیف فرمائی اس میں حضور نے حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب سے نجات سفر کشمیر اور سری نگر خانیار میں مقبرے کا ذکر فرمایا ہے اور مختلف مضامین کی کتب سے شہادتیں پیدا کی ہیں۔ ان کتب کی ایک بہت بڑی تعداد کا ذکر بیان فرمایا ہے۔

کتب خانہ نور

قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل کو کتب جمع کرنے کا خاص شوق تھا انہوں نے بڑی رقم خرچ کر کے دُور دُور سے نایاب کتب حاصل کی تھیں جن میں قلمی نسخے بھی شامل ہیں۔ آپ نے مولوی غلام نبی صاحب مصری کو حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں مصر بھجوایا کہ وہاں سے نایاب کتب نقل کر کے لا سکیں۔ چنانچہ مصری صاحب نے تین سال مصر میں اس غرض کے لئے قیام فرمایا اور نایاب کتب نقل کر کے لائے۔ البدر ۲۷ اپریل ۱۹۰۵ء میں اس کا ذکر ہے۔

۱۸۹۳ء کی پہلی سہ ماہی کا واقعہ ہے حضرت مولوی نور الدین صاحب فرماتے ہیں:۔

"میں یہاں قادیان میں صرف ایک دن کیلئے آیا اور بڑی عمارت بنتی چھوڑ آیا۔ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا اب تو فارغ ہیں میں نے عرض کیا ہاں! ارشاد فرمایا آپ رہیں۔ میں سمجھا دو چار روز کے لئے فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر مبارک

ملک پراپرٹی ڈیلر گولبازار ربوہ

ملک زیاد عمر اسد ابن ملک فضل عمر

صد سالہ جشنِ تشکر

مبارک ہو

منجانب

طارق انور

طاہر احمد

شارپ پرنٹنگ ورکس

۲۴۴ - مین مارکیٹ

ریواز گارڈن - لاہور

نمبر ۲۵۱۱۲۳ - ۶۸۸۵۰ - ۶۳۴۸۵

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کے مبارک موقعہ پر

جماعت احمدیہ کے تمام احباب کو ہماری طرف سے

مبارک باد پیش ہو

ایاز میڈیکل ہال رحمت بازار ربوہ

فون: ۳۰۴

گھر ۵۰۴

ڈسپنسنگ - ڈریسنگ - ریٹیل - ہول سیل

صد سالہ جشنِ تشکر

مبارک ہو

خان ریڈیو ٹی وی انجینئرز

۴۲ - دی مال روڈ لاہور

فون: ۵۵۲۱۹

پروپرائیٹر

حمید احمد خان

فتوحات کے دور کا آغاز

مبارک ہو

فوٹو سٹیٹ اور رنگین فلموں کی ڈیویلپنگ اور پرنٹنگ

ریکس کلر سنٹر

۱ - دیال سنگھ مینشن

شاہراہ قائد اعظم - لاہور

پروپرائیٹر: ناصر محمود خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ہفتہ خاموش رہا۔ فرمایا آپ تنہا ہیں ایک بیوی منگوا لیں۔ تب میں سمجھا کہ زیادہ دنوں تک رہنا پڑے گا۔ تعمیر کا کام بند کروا دیا۔ چند روز بعد فرمایا کتابوں کا آپ کو بہت شوق ہے یہیں منگوا لیجئے۔ تعمیل کی گئی۔ ۶

اس طرح حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کا بیش قیمت "کتب خانہ نور" قادیان منتقل ہو گیا جو کہ جماعت کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ اور آئندہ کتب خانوں کی بنیاد ثابت ہوا۔ اس کتب خانہ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

"حضرت (مولانا نورالدین۔ ناقل) کا بے پناہ علمی ذوق بڑے بڑے علماء و مفکرین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا تھا۔ آپ کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا اور اس شوق میں آپ نے بے شمار روپیہ خرچ کر کے اپنی ذاتی لائبریری بنائی تھی۔ جن میں تفسیر، حدیث، اسماء الرجال، فقہ، اصول فقہ، کلام، تاریخ، تصوف، سیاست، منطق فلسفہ، صرف و نحو، ادب، کیمیا، طب، علم جراحی، علم ہیئت اور دیگر مذاہب وغیرہ کی نادر کتابیں موجود تھیں جن میں کئی قلمی نسخے بھی تھے۔ اور آپ کے شوق کا یہ عالم تھا کہ خود اپنے خرچ پر مولوی غلام نبی صاحب مصری کو مصر بھجوا کر وہاں کی بعض قلمی کتابوں کی نقول منگوائیں اور حق یہ ہے کہ اب تک حضرت (مولانا نورالدین۔ ناقل) کا یہ ذاتی کتب خانہ ہی زیادہ تر جماعتی ضرورتوں میں کام آ رہا ہے۔ کئی سیاح اور زائرین قادیان میں اس کتب خانہ کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوتے تھے کہ اس چھوٹے سے قصبہ میں علوم کا یہ نادر خزانہ کہاں سے آ گیا ہے! سر شاہ محمد سلیمان جو فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے ایک نہایت بلند پایہ علم دوست جج تھے انہیں ایک دفعہ سپین کی ایک نادر کتاب کی ضرورت پیش آئی جو سارے ہندوستان میں تلاش کرنے کے باوجود کہیں نہیں ملی۔ آخر انہیں پتہ لگا کہ اس کا ایک قلمی نسخہ قادیان میں موجود ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت فضل عمر (ناقل) کی اجازت سے اس کا یہ نسخہ عاریتاً حاصل کیا اور پھر بحفاظت واپس بھجوا دیا۔ لاریب کمیّت کے لحاظ سے حضرت (مولانا نورالدین۔ ناقل) کی یہ ذاتی لائبریری ہندوستان میں عدیم المثال تھی اور حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) نے بھی اپنی بعض تحریروں میں آپ کے کتب خانہ کی بہت تعریف فرمائی ہے اور یہ سب کچھ ایک نہایت محدود ذرائع والے انسان کے ذاتی ذوق و شوق کا ثمرہ تھا اور پھر یہ کتابیں محض جمع کرنے کے جذبہ کے ماتحت نمائشی رنگ میں اکٹھی نہیں کی گئیں بلکہ اس وسیع کتب خانہ کی ہر کتاب حضرت (مولانا نورالدین۔ ناقل) کے ذاتی مطالعہ میں آتی تھی اور جا بجا کتابوں کے حاشیہ پر آپ کے قلمی نوٹ پائے جاتے ہیں

(الفضل ۷ دسمبر ۱۹۵۰ء)

نوٹ:۔ اس عظیم الشان لائبریری میں قریباً بیس تیس ہزار کتابوں کا عظیم الشان ذخیرہ موجود تھا (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء ص ۱۲) ہندوستان کے بہت سے لوگوں کے علاوہ سر سید اور علامہ شبلی نے بھی اس سے استفادہ کیا (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۵۸۱)

ریویو لائبریری

۱۹۰۲ء میں ریویو آف ریلیجنز اردو اور انگریزی جاری ہوا تو بعد میں ان کے ساتھ ایک "کتب خانہ ریویو" بھی بنایا گیا۔

تشحیذ الاذہان لائبریری

۱۹۰۶ء میں حضرت فضل عمر نے انجمن تشحیذ الاذہان قائم کی تو اس انجمن کے تحت ایک لائبریری بھی بنائی گئی۔ اس میں کتب کے متعلق جو اعلان کروایا وہ درج ذیل ہے۔

احمدی بھائیوں کے لئے ایک بڑی خوشخبری

ہم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ ایک لائبریری کھولی جائے اور اس کے لئے اس قسم کے قواعد مرتب کئے جائیں کہ جماعت احمدیہ کے وہ احباب جو قادیان میں نہیں رہتے اور وہ کسی وجہ سے کتابیں نہیں خرید سکتے یا وہ اپنے پاس کتابوں کا ذخیرہ نہیں رکھ سکتے۔ اس لائبریری میں ضرورت کے تحت کتابیں طلب کیا کریں اور اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے بعد واپس کر دیا کریں اور جو قادیان میں ہوں وہ ایسے وقت میں لائبریری میں آ کر مطالعہ کیا کریں۔ جو وقت کہ لائبریری کے کھلنے کا رکھا جاوے گا تا کہ اس کتب خانہ سے تمام بھائی فائدہ اٹھا سکیں۔

لیکن چونکہ ایسے کاموں کے لئے خرچ کی بڑی ضرورت ہوتی ہے اور بعض دفعہ کسی کتاب کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے ایسے بھائیوں کے لئے جو اس کتب خانہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں اور قادیان میں سکونت پذیر نہ ہوں ضروری ہوگا کہ اس لائبریری کے ممبر بنیں۔

اس کتب خانہ کے مصارف کے لئے اس کے ممبران سے عہ رسالانہ چندہ لیا جاویگا اور عیار گارنٹی ہوگی۔ یہ عیار اس کے امانت کے طور پر رکھی جاویگی کہ اس وقت واپس کیے جایا کریں گے جب کوئی اس ممبری سے علیحدہ ہونا چاہے۔ اس کتب خانہ میں ہم (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) وہ تمام کتابیں مہیا کریں گے جو ہمارے امام ہمام نے لکھی ہیں اور ان کے علاوہ بزرگان مملکت کی کتابوں کے مہیا کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے پھر یہی نہیں بلکہ اور بھی بہت سی عربی اردو کی کتابیں مہیا کی جائیں گی۔ اس کے لئے جو احباب ہمیں کتابیں عطا کرنا چاہیں وہ بنام سیکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان ۔ ۔ ۔ بھیج دیں بڑے شکریہ سے قبول کی جائیں گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا۔ تو) جنوری کے پرچہ سے جو ماہواری پرچہ ہوگا اور ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء کو شائع ہوگا۔ کتب خانہ کی فہرست اور اس کے قواعد مفصل درج کئے جائیں گے۔

الملتمس سیکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان

قادیان دارالامان ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء ۷

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ لائبریری

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قیام کے ساتھ ہی طلباء کے لئے لائبریری قائم کی گئی چنانچہ تاریخ احمدیت جلد چہارم ص ۲۹۸ میں درج ہے ۱۹۱۰ء میں حضرت فضل عمر افسر مدرسہ احمدیہ بنے تو

"مدرسہ ہائی کے پاس تو ایک قیمتی لائبریری تھی جس سے طالبعلم فائدہ اٹھاتے تھے مگر مدرسہ احمدیہ کے پاس کوئی لائبریری نہ تھی آپ نے (حضرت فضل عمر نے) اس ضرورت کو سخت محسوس کیا اور اپنی لائبریری سے قیمتی کتابوں کا ایک مجموعہ جس میں الہلال مصر کے پرچے بھی تھے مرحمت فرمایا اور مزید روپیہ بھی انجمن سے منظور کروایا۔ طالب علم عربی کتابوں کو پڑھتے اور فائدہ اٹھاتے تھے۔" مدرسہ احمدیہ کی یہ لائبریری قادیان میں اس وقت بھی قائم ہے اور ربوہ میں جامعہ احمدیہ میں ایک عظیم الشان لائبریری موجود ہے جس سے طلباء کثرت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

امۃ الحی لائبریری

۱۶ دسمبر ۱۹۲۷ء کو امۃ الحی لائبریری کا باقاعدہ افتتاح کیا گیا لائبریری کی تجویز ۱۹۲۵ء میں حضرت سیدہ امّ داؤد کی طرف سے حضرت سیدہ امۃ الحی حرم حضرت فضل عمر کی علم دوستی اور شوق مطالعہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی یادگار کے طور پر پیش کی گئی تھی اور اس کی پہلی مہتمم حضرت سیدہ ام طاہر مقرر ہوئیں۔ لجنہ کی درخواست پر حضرت اماں جان نے ایک الماری مرحمت فرمائی اس کے بعد حضرت فضل عمر نے کمال مہربانی سے گول کمرہ عطا فرمایا جہاں ۱۶ ستمبر ۱۹۲۷ء کو لائبریری کا افتتاح کیا گیا۔ ابتداء میں ۲۰۰ روپے کی کتب خریدی گئیں حضرت فضل عمر حضرت اماں جان اور خاندان کے دیگر افراد نے کتب دیں یہ لائبریری آجکل بھی ربوہ میں لجنہ اماء اللہ کے تحت بہترین کام کر رہی ہے اور ربوہ میں مستورات کی واحد لائبریری ہے۔ ۸

تعلیم الاسلام کالج لائبریری

۱۴ جون ۱۹۴۴ء کو تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح ہوا اور اس میں ایک عظیم الشان لائبریری قائم کی گئی جس میں مختلف مضامین کی کتب طلباء کے مطالعہ کے لئے مہیا کی گئیں

یہ لائبریری اس وقت بھی قادیان کے کالج میں قائم ہے اور اپنے علاقہ کی بہترین لائبریری تصور کی جاتی ہے۔

تقسیم ملک کے بعد لاہور میں کالج کی لائبریری کی از سر نو تشکیل دی گئی اور کئی ہزار کتب کا بیش بہا ذخیرہ جمع کیا گیا۔ امریکہ کے احباب نے ۲۲۸ کتب کا تحفہ دیا۔ اس کے علاوہ انگلستان سے بھی بعض عطایا وصول ہوئے یہ لائبریری بعد میں ربوہ منتقل کی گئی اور آجکل بھی کام کر رہی ہے جس سے طلبار فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ۹

فضل عمر ریسرچ لائبریری

اکتوبر ۱۹۴۵ء میں مکرم عطاء الرحمٰن غنی صاحب نے فضل عمر ریسرچ لائبریری میں کام شروع کیا۔ ریسرچ کیلئے بہترین لائبریری قائم کی۔ فضل عمر ریسرچ ختم ہونے کے بعد میں اس لائبریری کی کتب خلافت لائبریری ربوہ میں شامل کر دی گئیں۔ ۱۰

صادق لائبریری سے خلافت لائبریری تک

جماعت احمدیہ کے زیر انتظام مرکز سلسلہ میں خلافت لائبریری کے نام سے جو وسیع لائبریری قائم ہے یہ مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے موجودہ شکل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت کو صد سالہ جشنِ تشکر مُبارک ہو

مرکزِ احمدیت میں سب سے قدیم اور با اعتماد

ادارہ

صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر احباب جماعت
احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد پیش کرتا ہے

احمد اسٹور رجسٹرڈ

ربوہ پاکستان

فون ۵۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک پہنچی ہے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کے تحت مرکزی طور پر لائبریری کا قیام اسطرح عمل میں آیا کہ دسمبر ۱۹۱۶ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اپنی بیش بہا کتابوں کا ذخیرہ صدر انجمن احمدیہ کے نام وقف کر دیا اور صدر انجمن احمدیہ نے حضرت مولانا نورالدین کے "کتب خانہ نور" اور تشحیذ الاذہان اور ریویو آف ریلیجنز کی لائبریریوں میں اسے مدغم کر کے ایک مستقل مرکزی لائبریری "صادق لائبریری"، کے نام پر قائم کر دی۔ ۲۴ جولائی ۱۹۱۷ء سے حضرت شاہزادہ عبدالمجید صاحب لدھیانوی اس کے لائبریرین مقرر ہوئے۔[11]

احمدیہ مرکزی لائبریری

۱۹۲۸ء میں یہ مرکزی لائبریری نظارت تالیف و تصنیف کے زیر انتظام کر دی گئی۔ ۱۴ جنوری ۱۹۲۹ء کو حکیم غلام حسین صاحب لائبریرین مقرر ہوئے اور نومبر ۱۹۲۹ء میں لائبریری کے قواعد و ضوابط تجویز ہوئے۔[12]

جنوری ۱۹۳۲ء میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کا کتب خانہ جس میں مختلف مضامین و علوم کی ڈیڑھ ہزار سے زائد کتب تھیں مرکزی لائبریری کے ساتھ انتظاماً شامل کر لیا گیا جو سلسلہ کی ضروریات میں نہایت کار آمد تھیں۔ اسی سال مرکزی لائبریری کی سابقہ تاریک اور نمدار مکانات سے تبدیل کر کے محترم مرزا سلطان احمد صاحب . . . . کے دیوان خانہ میں منتقل کر دی گئی۔[13] ۱۹۳۸ء میں نظارت تالیف و تصنیف نے احباب کے علمی ذوق شوق کو بڑھانے اور مختلف قسم کے علوم و فنون میں ترقی دینے کے لئے مرکزی لائبریری میں ایک ریڈنگ روم کھولا جس میں سکولوں کالجوں کے طلباء اور دیگر احباب کو روزانہ کتب و رسائل، اخبارات سے استفادہ کرنے میں کافی سہولت میسر ہو گئی۔[14] ۱۹۴۲ء میں علیگڑھ یونیورسٹی کو سرجری کی بہت پرانی کتاب "زہراوی"، کا ترجمہ شائع کرنے کی ضرورت تھی یہ کتاب کسی اور کتب خانہ سے نہ مل سکی۔ سر شاہ محمد سلیمان نے وائس چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی نے محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ذریعہ یہ کتاب احمدیہ مرکزی لائبریری سے حاصل کی اور اس کا ترجمہ کروایا۔[15]

لائبریریوں کے بارے میں ائمہ جماعت احمدیہ کی ہدایات لائبریری سے متعلقہ امور میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے ایک بیش بہا سرمایہ ہیں حضرت فضل عمر اس بارے میں وقتاً فوقتاً قیمتی ہدایات سے نوازتے رہے۔ حضرت فضل عمر نے ۱۸ نومبر ۱۹۴۲ء کو لائبریری کے بارہ میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:-

"ہماری لائبریری مکمل ہونی چاہیئے عیسائیت یہودیت اور دوسرے تمام مذاہب کے بارہ میں کتب کا اس میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے..... یہ بہت بڑا کام ہے اگر اس قسم کی مکمل لائبریری قائم کی جائے تو اس پر تقریباً بیس لاکھ روپیہ خرچ آئیگا کیونکہ کتابوں کی تعداد کم سے کم ایک لاکھ ہو گی بلکہ تو تین چار لاکھ کتابیں ہونی چاہئیں لیکن اگر ایک لاکھ کتب کا بھی اندازہ لگایا جائے اور ایک کتاب پر تقریباً پندرہ روپے ہی خرچ سمجھ لیا جائے تو بھی پندرہ لاکھ خرچ ہے...... قلمی کتابوں کا جمع کرنا بھی ایک فن ہے۔ لندن، پیرس، قاہرہ اور مراکو وغیرہ میں پرانی کتب کثرت سے مل سکتی ہیں۔ اگر کوئی شخص ان مقامات پر جا کر کوشش کرے تو بہت سی قیمتی کتب مل سکتی ہیں۔"[16]

۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے وقت لائبریری کا اکثر حصہ قادیان میں ہی رہا اور بمشکل دسواں حصہ ہی لاہور پہنچایا جا سکا۔ کارکن بڑی محنت سے لائبریری کی کتب کو لکڑی کی پیٹیوں میں بند کر کے بارڈر پر لاتے اور شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی اور ملک محمد عبداللہ صاحب لاہور لاتے یہ سلسلہ کئی ماہ تک چلتا رہا۔[17]

نظارت تالیف کے سپرد مرکزی لائبریری کے استحکام، ترقی و توسیع کا کام بھی ہے۔ مرکزی لائبریری قادیان کا بمشکل دسواں حصہ لاہور پہنچ سکا جون ۱۹۴۸ء میں حضرت فضل عمر نے ارشاد فرمایا کہ لائبریری کو فوراً لاہور سے چنیوٹ پہنچا دیا جائے بنابریں کتب لائبریری جو قادیان سے بوریوں میں اور کچھ چوبی پیٹیوں میں آ کر لاہور بند پڑی تھیں ان کے لئے پچاس عدد ٹرنک آہنی خریدے گئے بوریوں سے کتابیں ٹرنکوں میں بھری گئیں اور وسط جون ۱۹۴۸ء میں مرکزی لائبریری کی کتب کو لاہور سے بذریعہ ٹرک چنیوٹ پہنچا دیا گیا۔ اور حکیم غلام حسین صاحب سابق لائبریرین کو ہدایت کی گئی کہ اس حصہ لائبریری کی فہرست مرتب کی جاوے۔[18]

۱۹۴۹ء میں لائبریری کی کتب ربوہ شفٹ کی گئیں۔ محترم حکیم غلام حسین صاحب لائبریری کی کی کتب چنیوٹ سے ربوہ لائے تھے مگر ابھی ان کتب کو ترتیب نہ دے سکے تھے کہ داعی اجل

◎

ہیں میسّر آج کل تنہائیاں
بج رہی ہیں سوچ کی شہنائیاں
چل رہا ہے سلسلہ اشعار کا
ہو رہی ہیں قافیہ پیمائیاں

ہر گھڑی اُن کے تصور کے طفیل
دیکھیے افکار کی رعنائیاں
جگمگاتا جا رہا ہے عشق بھی
حُسن کی پڑنے لگی پرچھائیاں
بڑھ گئیں قلب و نظر کی وسعتیں
اور گہری ہو گئیں گہرائیاں

○

عشق کی راہ ہیں جنوں درکار ہے
کام کچھ آتی نہیں دانائیاں
فائدہ کچھ بھی نہیں دیتیں کبھی
خالی خولی یہ خیال آرائیاں
کام جو کرتے ہیں پاتے ہیں مُراد
ہیں نکموّں کے لیے رسوائیاں

چپ رہو اشرفؔ اسی میں ہے بھلا
کیوں یونہی بنتے ہو اَنتے کاٹیاں

——— محمد شفیع اشرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشخبری

اہلیانِ ربوہ کی سہولت کیلئے سامان عمدہ وراٹی بیاہ شادی کی تقریبات کیلئے ہمارے ہاں سے ہر قسم کی

• کراکری • شامیانے • کنٹینر • میز کرسی
• قنات • برتن • دیگ وغیرہ

دستیاب ہیں

تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں

نیو نشیمن ٹینٹ سروس

مبشر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

فون ۳۹۵ پی پی

پروپرائیٹر: طارق حمید - محمد لطیف قیصر

جدید ٹیکنالوجی اور کمپیوٹرائزڈ کیمروں سے تقریبات کی وڈیو فلم بنانے کیلئے

تنویر سٹوڈیو ربوہ

ڈیلر
اگفا کلر سروس

فون: ۳۸۸ رہائش: ۸۸۸

نفاست اور ندرت کا حسین امتزاج
• مشرقی روایت کا شاہکار
• موسم گرما کا ارزاں تحفہ • تسکین قلب وجاں

مغل اورنج سکواش سپیشل

مغل فروٹ ہاؤس

اقصیٰ ریلوے سنگم ربوہ

بے بی ٹانک
Baby Tonic

پیکنگ ۹۰ ٹیبلٹس
قیمت ۸/ روپے
علاوہ ڈاک خرچ

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون: سیلز آفس: ۷۷۱
کلینک: ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

صد سالہ احمدیہ جشنِ تشکّر کی

مقدّس تقریب سعید پر

احبابِ جماعت کی خدمت میں دلی مبارکباد اور ہدیۂ تبریک

محتاجِ دعا

سیّد نذیر احمد شاہ و خاندان حضرت سیّد عبدالرحیم شاہ صاحب آف بھگلہ ضلع مانسہرہ

صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر تمام دنیا کے احمدی احباب کو

مُبارک باد

جائیداد اور پلاٹوں کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

منجانب
اسٹیٹ کونسل

مین ڈیفنس روڈ لاہور چھاؤنی

فون نمبر ۳۷۵۳۵۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو لبیک کہا اور مولا حقیقی سے جا ملے اس لیے کتب بے ترتیبی سے پڑی رہیں یکم ستمبر کو محترم عبدالرحمن صاحب شاکر نے لائبریری کا چارج لیا اور نہایت محنت اور جانفشانی سے کتابوں کو مضمون وار ترتیب دے کر الماریوں میں رکھا اور ایک کچے کوٹھے میں لائبریری کو ریڈنگ کے لئے کھول دیا۔ اس وقت لائبریری میں اندازاً دس ہزار کتب تھیں ان دنوں ربوہ میں درخت اور پانی کم یاب تھے اور آندھیاں بہت چلا کرتی تھیں۔ جب آندھی آتی تو دوسرے دن ٹوکریاں بھر کر مٹی نکالنی پڑتی جہاں یہ لائبریری ہوتی تھی آجکل وہاں دارالضیافت کا گیٹ ہے ۱۹؎

لائبریری کے بارہ میں حضرت فضل عمر نے مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں جو ہدایات دیں انہیں صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد قرار دیا جا سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

لائبریری کے متعلق میرے نزدیک سلسلہ نے بہت غفلت برتی ہے۔ لائبریری ایک ایسی چیز ہے کہ کوئی (دینی - ناقل) جماعت اسکے بغیر کام نہیں کر سکتی جہاں تک میں سمجھتا ہوں جب سے میری (امامت - ناقل) شروع ہوئی ہے۔ کسی بڑے دفتر کے چپڑاسیوں پر جو رقم خرچ ہو چکی ہے اتنی رقم لائبریری کے لئے انجمن نے خرچ نہیں کی ایک دو چپڑاسیوں کی رقم ہی جمع کر لو تو تمہیں فوراً پتہ لگ جائے گا کہ اس بارہ میں کتنی غفلت اور کوتاہی سے کام لیا گیا ہے حالانکہ یہ اتنی اہم چیز ہے کہ ہمارے سارے کام اس سے وابستہ ہیں۔

اس وقت تک جتنا کام ہو رہا ہے یا تو حضرت (مولانا نور الدین - ناقل) کی لائبریری سے ہو رہا ہے اور یا پھر میری لائبریری سے ہو رہا ہے میں نے اپنے طور پر بہت کتابیں جمع کی ہوئی ہیں جن پر میرا پچاس ساٹھ بلکہ ستر ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے پس میری کتابیں کام آتی ہیں یا پھر حضرت (مولانا نور الدین - ناقل) کو کتابوں کا شوق تھا آپ نے بھی ہزاروں کتابیں اکٹھی کی ہوئی تھیں وہ کام آتی ہیں لیکن وہ جماعت جو ساری دنیا میں (دعوت حق - ناقل) کیلئے کھڑی ہوئی ہے اس کے علوم کی بنیاد کسی دوسرے شخص کی لائبریری پر ہونا عقل کے بالکل خلاف ہے ہمارے پاس تو اتنی مکمل لائبریری ہونی چاہیئے کہ جس قسم کی مکمل مذہبی لائبریری کسی دوسری جگہ نہ ہو۔

میری چھ ہزار کتاب قادیان سے آچکی ہے حضرت (مولانا نورالدین ناقل) کی لائبریری کی ساڑھے چار ہزار کتاب آئی ہے۔

حضرت (مولانا نورالدین۔ ناقل) کا اندازہ یہ تھا کہ آپ کے پاس بیس تیس ہزار کتاب موجود ہے لائبریری میں ہر فن کے جاننے والے آدمی ہونے چاہئیں جن کا کام یہ ہو کہ وہ کتابیں پڑھتے رہیں اور ان کے خلاصے نکالتے رہیں اور ان خلاصوں کو یکجا نقل کرتے چلے جائیں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جب لوگوں کو ان کتابوں کے حوالوں کی ضرورت ہوگی وہ خلاصہ سے فوراً اخذ کر لیں گے۔

اس کے بعد ہمیں ضرورت ہوگی کہ جرمن جاننے والے آدمی ہمارے پاس موجود ہوں۔ فرانسیسی جاننے والے موجود ہوں۔ انگریزی جاننے والے ہمارے پاس موجود ہوں اسی طرح عربی علوم کے جاننے والے لوگ موجود ہوں ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ کوئی حدیث کا ماہر ہو کوئی لغت کا ماہر ہو۔

میں سمجھتا ہوں کہ پچیس تیس کتابیں ایسی ہیں جو ہر مولوی کے پاس ہونی چاہئیں۔ بلکہ اب موجودہ علوم کے لحاظ سے ایک سو کتابیں ایسی ہیں کہ چاہیے انسان فاقہ کرے، ننگا رہے مگر وہ کتابیں اس کے پاس ضرور ہونی چاہئیں۔

لیکن ایک سو نہیں کم از کم پچاس کتابیں تو ضرور ہونی چاہئیں مگر یہ تحریک تبھی کامیاب ہو سکتی ہے جب مرکز کو کتابوں کی خواہش ہو۔

میرے نزدیک اس مد کو الگ مستقل طور پر رکھنے کی ضرورت ہے تاکہ لائبریری کو ہم صحیح معنوں میں قائم کر سکیں اس کے معنی یہ نہیں کہ اور لائبریری نہیں رہے گی سکول کی لائبریری بھی رہے گی، کالج کی لائبریری بھی رہے گی اور جامعہ کی لائبریری بھی رہے گی۔ ریسرچ کی لائبریری بھی رہے گی مگر وہ مختصر لائبریری ہوں گی زیادہ اہم کتابیں مرکزی لائبریری میں جمع کی جائیں گی ۲۰؎

خلافت لائبریری - ربوہ

حضرت فضل عمر نے مشاورت ۱۹۵۲ء کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ آئندہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی مرکزی لائبریری اور حضور کی لائبریریوں کو یکجا کیا جائے اور اس کا نام خلافت لائبریری رکھا جائے۔ چنانچہ مئی ۱۹۵۲ء میں خلافت لائبریری کا قیام عمل میں آیا اور محترم مولانا محمد صدیق صاحب فاضل ڈی۔ ایل۔ ایس ایم اے۔ کے لائبریرین مقرر ہوئے۔ حضور کی ہدایت کے مطابق یہ لائبریری پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے تین کمروں میں منتقل کی گئی اور پھر اپنی عمارت مستقل قصر خلافت میں منتقل کر دی گئی ۲۱؎

جماعت احمدیہ قادیان کی مرکزی لائبریری کی از سر نو ترتیب

تقسیم ملک ۱۹۴۷ء کے بعد جماعت کی مرکزی لائبریری قادیان کا انتظام خلل پذیر ہوا۔ کچھ قیمتی کتب ابتداء میں ہی جماعتی انتظام کے ماتحت ربوہ کی مرکزی لائبریری میں منتقل ہو گئیں۔ باقی کتب ڈھیروں کی شکل میں اور بند بوریوں میں ڈال کر بند کمروں میں پڑی رہیں۔ اخبارات اور رسائل کا حال اس سے بھی زیادہ خراب تھا۔ احمدیہ ایریا میں مختلف گھروں سے بھی کتب اکٹھا کر کے کمروں میں رکھی گئیں۔ کئی سالوں بعد ایک بزرگ درویش مکرم دفعدار محمد عبداللہ صاحب کی ڈیوٹی بطور انچارج مرکزی لائبریری لگائی گئی۔ جنہوں نے کچھ کاوش کر کے ایک حد تک فہرستیں تیار کیں مگر یہ وسیع کام ان کے بس کا نہیں تھا۔ ۱۹۶۳ء تک وہ اس کام کو ایک حد تک کرتے رہے۔ بعد ازاں برائے نام ایک کارکن درجہ سوم کو اس کام پر مقرر کیا جاتا رہا۔ اس اہم کام کی طرف سے بے توجہگی اور کتب کے ضیاع کا معاملہ کئی مرتبہ انجمن کے علم میں بھی آتا رہا مگر سالہا سال کی عدم توجہ کے نتیجہ میں کام کی وسعت کو دیکھ کر ایک طرح کی وحشت ہوتی اور باوجود اس کی درستی کی خواہش کے عملی طور پر کوئی ایسا مؤثر قدم نہ اٹھایا جا سکا۔ جس سے اس علمی خزانہ کے قیمتی ذخیرہ کی خاطر خواہ حفاظت ہو سکتی۔ اس دوران مرکز ربوہ سے محترم مولوی محمد صدیق صاحب لائبریرین اور بعض دوسرے علمی ذوق رکھنے والے افراد نے لائبریری کی کتب کو ترتیب دے کر باقاعدہ لائبریری کی شکل وصورت دینے کی طرف بزرگان کو توجہ دلائی اس اہم اور بنیادی کام کو از سر نو شروع کیا گیا۔ اور مکرم مولوی منظور احمد صاحب آف گھنوکے ججہ اس کام پر مقرر ہوئے۔ ان کے ساتھ کام کرنے والا عملہ بھی منظور کیا گیا۔ اور انہوں نے شب و روز کی کاوش سے پوری ذمہ داری اور لگن کے ساتھ اس فرض کو انجام دیا قصر خلافت کی عمارت کے برآمدہ کو بند کروا کر وہاں بھی الماریوں میں کتابیں ترتیب سے رکھی گئیں۔ چونکہ لائبریری کی ضرورت کے لئے نچلا حصہ بہت کم تھا۔ اس لئے ستمبر ۱۹۸۳ء میں اوپر کے حصہ کو بھی خالی کروا کر اسے بھی بطور لائبریری مختص کیا گیا۔ کمروں کی صفائی، سفیدی کروا کر سامان سیٹ کیا گیا۔ حضرت بانی سلسلہ کی ابتدائی کتب کو الگ سٹیل کی الماریوں میں محفوظ کیا گیا۔ ہر کتاب پر لائبریری کی نمبر سلپ لگوائی گئی۔ مضامین اور زبان کے لحاظ سے رجسٹرات میں اندراج اور کتب کے کارڈ طبع کروا کر ایشو کئے گئے۔ چار پانچ سالوں کی محنت کے نتیجہ میں اب ہماری مرکزی لائبریری کی شکل وصورت کافی حد تک تسلی بخش ہو گئی ہے مگر اس کام میں ابھی اصلاح کی کافی گنجائش موجود ہے اس دوران ۱۹۸۳ء میں ربوہ کی مرکزی لائبریری کے ایک ذمہ دار کارکن مکرم حبیب الرحمن صاحب زیروی بھی تین چار ماہ کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے بھی اس کام کو بہتر بنانے میں کافی دلچسپی سے توجہ کی۔ جس سے لائبریری کے کام میں مزید بہتری پیدا ہوئی۔ اب بفضل تعالیٰ ایک نوجوان گریجوایٹ طاہر احمد صاحب گجراتی نے گورونانک یونیورسٹی سے لائبریرین کا کورس مکمل کر لیا ہے۔ اور اس کام پر مقرر ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو زیادہ بہتر رنگ میں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق بخشے۔

چند یادیں چند باتیں مصنفہ عبدالحمید عاجز صاحب درویش قادیان ص ۲۰۵-۲۰۷

اس وقت اس لائبریری میں اندازاً چالیس ہزار کتب ہیں

قادیان کی لائبریری کے ذکر کے بعد اب ہم دوبارہ خلافت لائبریری ربوہ کی طرف آتے ہیں۔

۱۹۵۲-۵۳ء میں بجٹ سائز میں خرید کتب، سامان، الماریاں اور جلد بندی وغیرہ کے لئے ۹۰۰۰/- روپے کا خرچ منظور کیا گیا۔ حضرت فضل عمر کی وفات تک لائبریری قصر خلافت سے متصل عمارت میں رہی قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نور اللہ مرقدہ نے لائبریری کی موجودہ عمارت کو ناکافی خیال فرماتے ہوئے خلافت لائبریری کے لئے وسیع و عریض قطعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

WE BELIEVE IN QUALITY

Our Aim Your Satisfaction

Manufacturers
and
DESIGNERS
Of

multicolour

Name Plates Co.

- Name Plates
- Screen Printers
- Stickers Printers
- CLOCK DIALS
- INSTRUMENTS PANELS
- WASHING MACHINE PANELS

Importer
AND Exporters

129-C REHMANPURA, LAHORE-16 (PAKISTAN)

Phone: 418777 - 270642 - 270773

ALL WORK DONE BY OUR HIGHLY SKILLED STAFF
ON LATEST AND MOST ADVANCED JAPANESE MACHINES

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اراضی دفاتر صدر انجمن احمدیہ سے ملحق مخصوص فرمایا۔ اور اس پر فضل عمر فاؤنڈیشن نے ۱۸/ جون ۱۹۷۰ء میں لائبریری کی عمارت کی تعمیر شروع کی اور بہترین فرنیشڈ لائبریری تیار کر کے صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کی جس کا افتتاح قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نے ۱۳/ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو فرمایا۔ اس عمارت میں مطالعہ کنندگان کے لئے ہر ممکن سہولت مدنظر رکھی۔ ریسرچ کنندگان کے لئے الگ سیل تعمیر کرائے گئے۔ اخبارات و رسائل کے مطالعہ کنندگان کے لئے الگ جگہ مہیا کی گئی۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نور اللہ مرقدہ نے جلسہ سالانہ پر ۲۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کو فرمایا۔

لائبریری کی سکیم تھی۔ آپ نے دیکھا ہو گا بڑی خوبصورت بن رہی ہے اور اس کیلئے ہم کتابوں کا بھی سوچ رہے ہیں۔ ہمیں ... بطرف بڑی توجہ کرنی پڑے گی۔ اتنا تو ہمارے پاس ابھی مال نہیں۔ اس واسطے جن دوستوں کو میں نے کتابوں کی فہرستیں بنانے پر لگایا ہے ان کو میں نے کہا ہے کہ ایک یا دو مضمون لے لو ان مضامین سے متعلق دنیا کی بہترین اور اس کثرت سے کتابیں ہوں کہ پاکستان میں اس مضمون میں جو بھی دلچسپی لے اسکو مجبور ہو کر ہمارے پاس آنا پڑے پاکستان میں اور کہیں وہ کتاب نہ ملے۔ (اللہ نے چاہا تو) ایسا ہو جائیگا اور ہر سال ترقی ہوتی چلی جائیگی ۲۲

جس وقت فضل عمر فاؤنڈیشن نے اس لائبریری کی تجویز سوچی اور ہمارے سامنے پیش کی اس وقت یہ ایک بہت بڑا منصوبہ معلوم ہوتا تھا۔ ہم اس وقت بھی خوش تھے اور اب اس کے پایہ تکمیل تک پہنچنے پر بھی خوش ہیں اور خدائے رحمٰن کی حمد کے ترانے گاتے ہیں۔ لیکن اس وقت کی آنکھ نے جس کو بڑا دیکھا۔ آج کی آنکھ اسے چھوٹا پا رہی ہے۔ اسلئے موجودہ ضرورت کیمطابق یا یوں کہنا چاہیئے کہ آج سے آئندہ دس سال کی ضرورت کیلئے ہمیں جس لائبریری کی عمارت چاہیئے وہ پچاس ہزار یا لاکھ دو لاکھ نہیں بلکہ پانچ لاکھ کتب پر مشتمل لائبریری ہے جس کی ضرورت میں محسوس کر رہا ہوں اور میری آنکھ اسے دیکھ رہی ہے۔

ابھی یہیں پر بیٹھے ہوئے میں نے سوچا کہ اس لائبریری کے پیچھے جو زمین ہے اس کو ابھی سے لائبریری کی عمارت کیلئے وقف کر دیا جائے ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کی تعمیر کی توفیق فضل عمر فاؤنڈیشن کو دیگا یا مجموعی طور پر جماعت احمدیہ کو یہ توفیق دے گا بہرحال اس پر خرچ نسبتاً بہت زیادہ ہوگا۔ لیکن یہ ایک ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی ضرورت کی طرف نشاندہی فرماتا ہے تو وہ اس کو پورا کرنے کے سامان بھی پیدا کر دیتا ہے۔

(اللہ نے چاہا تو۔ ناقل) جماعت تو اپنی توفیق کے مطابق خرچ کریگی۔ لیکن افراد سے میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے میری مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہیئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب لائبریری میں بھیج دیں ان کا اپنا شوق تو پورا ہو گیا میں نے کئی گھروں میں دیکھا ہے کتابیں پڑھنے کے بعد ڈھیر لگا ہوا ہے جس طرح ردی پڑی ہوئی ہو آپ ان کو ضائع نہ کریں اگر آپ کے بھائی پڑھنا چاہتے ہیں تو ان کو پڑھنے کا موقع دیں آپ کا اس میں کوئی نقصان نہیں جو آپ نے خرچ کیا اس کی آپ نے قیمت وصول کر لی آپ نے کتاب پڑھ لی اب آپ کو اس میں دلچسپی کوئی نہیں رہی اس لحاظ سے اگر آپ یہ نیت کریں کہ اگر آپ ایسی ہر کتاب لائبریری میں بھیج دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے میری مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں۔ جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں۔ لیکن اس کے لئے یاددہانی کروانی پڑیں گی۔ ہماری جماعت کا امریکہ میں افریقہ میں انگلستان میں اور دوسرے یورپی ممالک میں نظام قائم ہے ان کو خاص توجہ دے کر یہ کام کرنا پڑیگا وہ کتابیں بھیجتے چلے جائیں۔ ۲۳

آپ کے عہد خلافت میں لائبریری کی یہ وسیع و عریض عمارت تنگ محسوس ہوئی تو حضور نے لائبریری کے ساتھ ہی سہ منزلہ عمارت تعمیر کروا دی جو آپ کی زندگی میں ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو گئی۔ سنہ ۸۲-۱۹۸۱ء میں لائبریری کا بجٹ بیاسی ہزار روپے تھا۔ جبکہ سن ۹۰-۱۹۸۹ء کا مجوزہ بجٹ تین لاکھ روپے ہے

خلافت لائبریری کا مختصر تعارف

لائبریری کمیٹی

حضرت فضل عمر نے لائبریری میں کتب کے انتخاب کے لئے ابتداء میں ایک کمیٹی بنائی جو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، حضرت قاضی محمد اسلم صاحب۔ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حضرت مولوی محمد دین صاحب پر مشتمل تھی۔ بعد میں محترم میر داؤد احمد صاحب بھی اس کمیٹی کے صدر رہے آج کل یہ کمیٹی درج ذیل احباب پر مشتمل ہے۔

صدر: محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

ممبران: مکرم عطاء الرحمٰن صاحب غنی۔ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب، محترم سید عبدالحی صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب۔ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب محترم چوہدری عبدالواحد صاحب اور لائبریرین مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ایم۔اے۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے لائبریری کمیٹی کے درج ذیل وظائف متعین فرمائے ہیں۔

"لائبریری کی جملہ مالی اور انتظامی امور کی تمام تر ذمہ داری اس کمیٹی پر ہو گی جس طرح کمپنیوں کے بورڈ کام کرتے ہیں اسی طرح یہ کمیٹی کام کرے۔ بجٹ بنائے سب کمیٹیوں کا تقرر کرے۔ انتظام کو احسن رنگ میں چلانے کے لئے تجاویز زیر غور لائے اور ان سب امور پر عملدرآمد کی ذمہ دار ہو۔ لائبریرین اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے اور کمیٹی کے تمام فیصلوں پر عملدرآمد کروانے کے پابند اور کمیٹی کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ کمیٹی اپنے اجلاسات کی رپورٹیں آخری منظوری کے لئے مجھے بھجوایا کریگی"!

۵ ع م
۳/۸/۸۳

لائبریری سٹاف

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب فاضل ایم اے ڈی ایل ایس۔ لائبریرین۔

خاکسار حبیب الرحمٰن زیروی ایم اے وایم ایل ایس سی۔ اسسٹنٹ لائبریرین

کارکنان درجہ اول ۔ ۲ کارکنان درجہ دوم ۶

کارکنان درجہ چہارم ۔ ۷ چوکیدار ۔ ۲

خاکروب ۔ ایک

اوقات کار

موسم سرما: ۷.۴۵ تا نماز مغرب

موسم گرما: ۷.۰۰ تا نماز مغرب

کارکن دو شفٹوں میں کام کرتے ہیں

لائبریری ممبر شپ

لائبریری کے موجودہ ممبران کی تعداد ۹۹۸ ہے۔ ربوہ میں رہائش پذیر احمدی احباب اس لائبریری کے ممبر بن سکتے ہیں واجبات ممبر شپ درج ذیل ہیں۔

سیکیورٹی قابل واپسی -/۵۰

سالانہ فیس ممبر شپ -/۲۵

جماعتی کارکنان سے سیکیورٹی نہیں لی جاتی بلکہ ادارہ جات کے افسران کی سفارش اور ضمانت پر ممبر بنایا جاتا ہے اور صرف سالانہ فیس -/۲۵ روپے لی جاتی ہے جبکہ دیگر احباب کے لئے ممبر شپ کارڈ پر صدران حلقہ جات کی تصدیق کروائی جاتی ہے۔

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
ھوالشافی

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
اقصیٰ چوک ربوہ، فون نمبر ۵۵۸
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲ فون نمبر ۷۳۹۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُبارک صد مُبارک

KHAN NAME PLATES

خان نیم پلیٹس

کی جانب سے

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکّر
مُبارک ہو

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام

اعلیٰ فنّی مہارت

○ جدید جاپانی مشینیں ○ تربیت یافتہ عملے کی زیرِ نگرانی ○ مونوگرام
○ سکرین پرنٹنگ ○ واشنگ مشین پینل پلیٹس ○ سٹکرز
○ ریڈیو، ٹی وی، کلاک ڈائلز اور ایڈورٹائزنگ آئیٹمز

پتہ:
۵/۱۴ بی ون کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور۔ فون نمبر: ۸۵۰۴۶۲

مُناسب دام عُمدہ کام

KHAN NAME PLATES

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتب جاری کروانے کا طریق کار

لائبریری میں موجودہ کتب کی تعداد نوّے ہزار سے زائد ہے۔ لائبریری میں کتب کی ترتیب بین الاقوامی ڈی ڈی سی سسٹم کے تحت مضامین کے اعتبار سے کی گئی ہے۔ ترتیب اوپن شیلف ہے۔ یعنی قارئین کو کتب تک براہ راست رسائی حاصل ہے جہاں سے اپنی پسند کی کتب تلاش کرسکتے ہیں۔ لائبریری میں ڈکشنری کیٹالاگ بنایا گیا ہے۔ مصنف، عنوان اور مضمون کے تحت تین کارڈ بنائے جاتے ہیں ہر کتاب کے کیٹالاگ کیلئے AACR کیٹالاگنگ رولز کو مدّنظر رکھا جاتا ہے۔ لائبریری سے دو کتب پندرہ یوم کیلئے ایشو کی جاتی ہیں۔

مطالعہ کنندگان: قارئین کو لائبریری میں مطالعہ کی سہولت حاصل ہے۔ مستورات کیلئے الگ جگہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور طلباء اور ریسرچ کرنے والوں کے لئے ریسرچ سیل بنائے گئے ہیں۔ اخبارات کے مطالعہ کیلئے الگ جگہ پر انتظام کیا گیا ہے۔ جہاں پر پندرہ روزنامہ اخبارات آتے ہیں اور اوسطاً روزانہ تین صد افراد مطالعہ کیلئے تشریف لاتے ہیں۔ رسائل کیلئے الگ کمرہ میں انتظام کیا گیا ہے۔ جہاں پر تقریباً سو ہفتہ وار ماہانہ اردو انگریزی اور دیگر زبانوں میں رسائل آتے ہیں۔

ٹیکسٹ بکس سیکشن: قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نے ۱۹۸۱ء میں طلباء و طالبات کیلئے اس سیکشن کا اجراء فرمایا جہاں پر ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس سی میڈیکل اور انجینئرنگ کے طلباء کو کورس کی کتب مہیا کی جاتی ہیں۔ اس سیکشن میں کتب کی تعداد ۲۴۴۱ ہے جبکہ ۳۱۶ طلباء و طالبات اس سیکشن کے ممبر ہیں یہاں سے طلباء کو ایک وقت میں چار کتب دو ماہ کے لئے جاری کی جاتی ہیں اور دوسرے طلباء کو ضرورت نہ ہونے کی صورت میں دوبارہ جاری کردی جاتی ہیں۔

بچّوں کا سیکشن: قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث فرماتے ہیں:۔

"بچوں کیلئے مثلاً بعض اچھی کہانیاں ہیں جو انکے اخلاق کو خراب کرنے والی نہ ہوں سنوارنے والی ہوں یہ بھی بڑی مفید چیز ہے۔ بچوں کا اپنا سیکشن علیحدہ ہو سکتا ہے۔ دراصل یہ معاملہ ذرا سوچ کر طے کرنے والا ہے۔ ابھی تک تو میرے ذہن میں نہیں کہ ہماری جماعت میں ایسے دوست ہیں جن کے اس قسم کے دماغ ہوں اور وہ بچوں کے لئے مفید کتابوں کا انتخاب کرسکیں لیکن یہ ایک اہم ضرورت ہے کہ ہر عمر کے بچے کے دماغ کیلئے علیحدہ کہانی چاہیئے"۔

اسی طرح قدرت ثانیہ کے مظہر رابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا:۔

"بچوں کے لئے باہر کی دنیا سے بھی جدید کتب حاصل ہونی چاہئیں جن میں بہترین تصویروں کے ساتھ عام معلومات مہیا کی جاتی ہیں۔" (ارشاد حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ۳۰-۱۱-۸۲)

بچوں کے مطالعہ کیلئے الگ سیکشن قائم ہے۔ اس میں اردو انگریزی کی ۴۹۱۱ کتب ہیں جبکہ ۵۶۲ بچے اس سیکشن کے ممبر ہیں اوسطاً روزانہ ایک صد بچے اس سیکشن سے کتب حاصل کرتے اور مطالعہ کیلئے تشریف لاتے ہیں۔ گذشتہ دنوں فروری ۱۹۸۹ء میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جگہ کی کمی کے باعث اس سیکشن کی نئی عمارت کیلئے لکھا گیا۔ حضور نے جواب میں تحریر فرمایا:۔

"بچوں کے لئے بے شک لائبریری کے ساتھ والی جگہ پر ریڈنگ روم بنائیں۔ اجازت ہے۔ لیکن بچوں کے شوق کو جلا دینے کی خاطر ان کیلئے مفید اور معلوماتی ویڈیوز وغیرہ کا بھی انتظام ہونا چاہیئے۔ اس سے ان کا علم بھی بڑھے گا اور دلچسپی پیدا ہوگی۔ میں خود بھی یہاں سے بچوں کے لئے ویڈیوز کے بارہ میں پتہ کروا رہا ہوں۔ ملنے پر بھجوا دی جائیں گی۔

(ارشاد حضور فروری ۱۹۸۹ء)

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں لائبریری میں ویڈیو پروگرام شروع کردیا گیا ہے۔

فوٹوسٹیٹ: لائبریری میں موجود پرانے جماعتی اخبارات و رسائل کو ان کی خستہ حالت کے پیش نظر فوٹوسٹیٹ کے ذریعہ محفوظ کرنے کیلئے کام ۱۹۸۱ء میں شروع کیا گیا۔ شروع میں یہ کام بازار سے کروایا جاتا رہا۔ ۱۹۸۳ء میں لائبریری کے لئے نئی فوٹوسٹیٹ مشین خریدی گئی اس وقت تک مسودات و تحریرات حضرت اقدس کے تین سیٹ کتب۔ حضرت بانی سلسلہ ایڈیشن اوّل مکمل دو سیٹ۔ اصل اشتہارات بانی سلسلہ کے علاوہ الحکم ۱۸۹۷ء تا ۱۹۴۳ء (مکمل)۔ بدر ۱۹۰۳ء تا ۱۹۱۳ء (مکمل) ریویو اردو و انگریزی ۱۹۴۷ء تک۔ تشحیذ الاذہان ۱۹۰۶ء تا ۱۹۲۱ء (مکمل)۔ الفضل ۱۹۱۳ء تا ۱۹۵۲ء۔ رجسٹر روایات ۱۳ عدد دو سیٹ (مکمل) فوٹوسٹیٹ ہو چکے ہیں۔

لیمینیشن: لیمینیشن مشین کے ذریعہ پرانے اخبارات و رسائل کے اوپر پلاسٹک چڑھا کر محفوظ کیا جاتا ہے۔ لائبریری میں یہ کام ۱۹۸۳ء میں شروع کیا گیا۔ اب تک درج ذیل کام ہوچکا ہے۔ کتب حضرت بانی سلسلہ ایڈیشن اوّل مکمل سیٹ۔ اصل اشتہارات حضرت بانی سلسلہ۔ الحکم ۱۸۹۷ء تا ۱۹۴۳ء (مکمل)۔ البدر ۱۹۰۳ء تا ۱۹۱۳ء (مکمل)۔ ریویو انگریزی اردو ۱۹۴۷ء تک۔ تشحیذ الاذہان ۱۹۰۶ء تا ۱۹۲۱ء (مکمل)۔ الفضل ۱۹۱۳ء تا ۱۹۴۰ء۔

جِلد بندی: لائبریری میں جِلد بندی کا انتظام ہے جہاں پر جِلد بندی کا تمام ساز و سامان میسّر ہے۔ حال ہی میں رِنگ بائنڈنگ (RING BINDING) کی ایک مشین خریدی گئی ہے۔ جبکہ قبل ازیں کتب کے اوپر پلاسٹک کور چڑھانے کیلئے بھی ایک مشین خریدی گئی تھی۔

مائیکروفلم: سلسلہ کے پرانے اخبارات کو فوٹوسٹیٹ اور لیمینیشن کے علاوہ اب اس تمام مواد کو مائیکروفلم کے ذریعہ محفوظ کیا جا رہا ہے جس کیلئے لاہور کی ایک فرم سے بات ہوئی ہے اور عنقریب یہ کام شروع کیا جا رہا ہے۔

نایاب تحریرات اور قلمی نسخے:

۱۔ خلافت لائبریری میں حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی چند کتب کے اصل مسودات بھی محفوظ ہیں نیز پہلا رجسٹر بیعت ۱۸۸۹ء خود نوشتہ کاپی۔ اشتہارات حضرت بانی سلسلہ خود نوشتہ۔ رجسٹر متفرق یادداشتیں حضور کے زیرِ استعمال بخاری شریف اور تعطیر الانام (جن پر حضور کے نوٹس ہیں) محفوظ ہیں نیز خطوط حضرت بانی سلسلہ بنام حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب جن کی تعداد سڑسٹھ ہے محفوظ ہیں۔ پہلا خط ۱۸۸۴ء کا ہے۔

۲۔ حضرت فضل عمر کے مختلف مضامین کی تحریرات کے علاوہ اہم کتب کے مسودات اور خطبات کے اصلاح شدہ مسودات محفوظ ہیں۔

۳۔ لائبریری میں ۱۵۳ نایاب قلمی نسخے محفوظ ہیں جن میں سے اکثر حضرت مولانا نورالدین نے اپنے شوق سے ایک کثیر رقم خرچ کرکے حاصل کئے تھے۔

تصاویر: لائبریری کے اس سیکشن میں اکثر وہ نایاب تصاویر ہیں جو کہ ائمہ جماعت لائبریری میں محفوظ کرنے کی غرض سے ارسال کرتے رہے۔ گذشتہ چند سالوں میں اس سیکشن میں رفقاء حضرت اقدس کی تصاویر شامل کی تھیں علاوہ ازیں اہم جماعتی تصاویر حاصل کرکے ریکارڈ مکمل کیا گیا ہے گذشتہ سال ہندوستان سے مختلف مقدس مقامات کی تصاویر حاصل کی گئیں۔

اخبارات و رسائل: لائبریری میں جو اخبارات و رسائل آتے ہیں انہیں پڑھ کر جماعت کے متعلق خبروں کے تراشہ جات تیار کرکے محفوظ کئے جاتے ہیں۔ یہ کام گذشتہ سو سال سے جاری ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے محفوظ کردہ چند تراشہ جات بھی لائبریری میں موجود ہیں۔ نیز پرانے اخبارات کو باقاعدہ فائل کیا جاتا ہے اور بعد میں اس کی جلد بندی کروائی جاتی ہے۔ جلد بندی کے بعد الگ سیکشن میں ترتیب سے رکھا جاتا ہے۔ جہاں قارئین حوالہ جات کے سلسلہ میں ان سے استفادہ کرتے ہیں۔

لائبریری میں نایاب اخبارات و رسائل مثلاً ریاض الہند، منشورِ محمدی، اشاعت السنہ، اہلِ حدیث، ترجمان القرآن کے اکثر فائل بھی محفوظ ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ سلسلہ کا نایاب لٹریچر جو کہ اکثر گھروں میں موجود ہے۔ اور مناسب ذرائع نہ ہونے کی وجہ سے بوسیدہ ہو رہا ہے اسے خلافت لائبریری میں دے دیں۔

حوالہ جات

۱۔ الفضل ۵ جنوری ۱۹۷۲ء خطاب قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث نوراللہ مرقدہ۔
۲۔ تاریخ احمدیت جلد اوّل ص۸۸
۳۔ سیرت المہدی حصہ سوم ص۱۷۸
۴۔ البلاغ فریاد درد ص۶
۵۔ مسیح ہندوستان میں ص۵۴، ۵۶، ۶۲، ۷۰، ۹۱
۶۔ تاریخ احمدیت جلد چہارم ص۱۴۸
۷۔ تشحیذ الاذہان نومبر ۱۹۰۶ء ص ج، د تاریخ احمدیت جلد چہارم ص۲۹۸ (تعلیم الاسلام ہائی سکول، مدرسہ احمدیہ لائبریری)
۸۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد اوّل ص۲۰۹ تا ۲۱۰
۹۔ تاریخ احمدیت جلد دہم ص۲۸
۱۰۔ " " " ص۵۷
۱۱۔ " " جلد پنجم ص۲۱۵
۱۲۔ ریکارڈ صدر انجمن احمدیہ ۱۹۲۹ء ص۳۵۷، ۳۵۹
۱۳۔ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ ۱۹۳۲ء ۱۹۳۳ء، ص۱۳۸
۱۴۔ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ ۱۹۳۸ء ۱۹۳۹ء ص۲۳۵
۱۵۔ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ ۴۱-۱۹۴۰ء ص۱۱۶
۱۶۔ ملفوظات حضرت فضلِ عمر فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۴۴ء، الفضل ۱۹ جون ۱۹۶۰ء۔
۱۷-۱۸۔ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ ۱۹۴۸ء ۱۹۴۹ء ص۴۵
۱۹۔ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ ۵۱-۱۹۵۰ء ص۸۰
۲۰۔ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء
۲۱۔ رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ ۵۳-۱۹۵۲ء
۲۲۔ تقریر جلسہ سالانہ از قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۰ء
۲۳۔ خطاب قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث ۵ جنوری ۱۹۷۲ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طالبو تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں ۔ اس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانے کے دن

AL-FURQAN

Motors LIMITED

AUTHORISED DEALERS of National Motors Ltd for Ganuine **TOYOTA** parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے

اصلی پرزہ جات

درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷۔ تبت سنٹر

ایم اے جناح روڈ

کراچی ۳

۷۲۴۶۰۶ ، ۷۲۴۶۰۷ ، ۷۲۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

We Are Proud Of Contributing Humbly In National Economy In The Shape Of Transfer Of Technology And Saving of Precious Foreign Exchange

ENGINEERS ERECTORS & CONTRACTORS
PEP
MANUFACTURERS.

POWER

Engineering PAKISTAN (PVT) LTD

- FABRICATION OF AUTOMATIC MOTOR CONTROL PANELS
- AUTOMATIC MAIN FAILURE PANELS
- THYRISTER CONTROL PANELS
- DISTRIBUTION BOARDS
- BATTERY CHARGERS

ENGINEERS

DESIGNERS

ERECTORS

Office : 3rd Floor IEP Building Liberty Chowk
Gulberg III' LAHORE - Pakistan

Tel : 873259 - 878761 Telex : 44137 PEP PK

Works : 112/6 Industrial Estate KOT LAKHPAT
Lahore ☎ : 840896

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر

مبارک

TULIP

TULIP

uPVC PIPES

FOR
WATER
MAINS,
DISTRIBUTION
SYSTEM &
TUBEWELLS

PAKISTAN POLYPLASTIC INDUSTRIES (PVT) LTD.

AL-HAMD CORPORATION

OFFICE: 19-QADDAFI MARKET NISHTER ROAD, LAHORE

PHONES OFF: 57184 . CABLE: "PEEVCEE"

FACTORY: 16 KM., MULTAN ROAD, LAHORE

PH: FACTORY 431540

designed by: NAJAM QURESHI

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی شکریہ

ہم اپنے تمام نمائندگان اور ایجنٹ صاحبان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے احمدیہ صد سالہ جشن تشکر نمبر کی تیاری میں تعاون کیا ہے۔

ان میں سے سب سے زیادہ تعاون اور خصوصی شکریہ کے حقدار ہمارے لاہور کے نمائندہ مکرم عبدالمالک صاحب جنہوں نے غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

دیگر نمائندگان میں سے جنہوں نے خصوصی تعاون فرمایا ہے ان میں مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب نمائندہ کراچی قابل ذکر ہیں۔

جن ایجنٹ صاحبان نے خصوصی تعاون فرمایا ہے ان میں سرگودھا کے ایجنٹ مکرم محمد عامل بدر صاحب، فیصل آباد کے ایجنٹ مکرم اصغر علی صاحب شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام دوستوں کو جزائے خیر سے نوازے اور دین و دنیا میں کامیابیاں عطا کرتا رہے۔

(آغا سیف اللہ مینجر)

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرمالینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینجر الفضل)

کراچی چائے (اپنی چائے)
باذوق لوگوں کی شدید پسند
منجانب
کراچی سٹور
رحمت بازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کی
خوشیاں
عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کو
مبارک ہوں
چوہدری عبدالرشید
۲۱۸ ۔ جے ڈیفنس سوسائٹی لاہور کینٹ
فون: ۸۹۱۰۱۱ - ۸۹۰۳۱۳

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر آنے والی
بھرپور بہاروں کی نوید ہے
احباب کو دِلی مبارکباد
چوہدری محمد اعظم
سابق ایم پی اے
سمبڑیال ضلع سیالکوٹ
حال مقیم لندن

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کے موقعہ پر ہم اپنے کرم فرماؤں کو دِلی مبارکباد پیش کرتے ہیں
منجانب:
رانا محمد اجمل خان ڈسٹری بیوٹر لائف گیس
(قصیٰ چوک ربوہ)
فون: ۹۸۶

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کے موقعہ پر ہم اپنے کرم فرماؤں کو
دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں
نعیم سٹوڈیو
(قصیٰ چوک) ربوہ

SAMPLES
ڈاکٹری سیمپلز
ہم مزمن امراض CHRONIC DISEASES کیلئے
40 روزہ کورسز بطور نمونہ مستند معالجین کو پیش کرتے ہیں
ایلوپیتھ ڈاکٹرز۔ ہومیوپیتھ ڈاکٹرز اور اطباء مندرجہ ذیل مختصر کورسوں میں سے کوئی تین معہ لٹریچر بطور نمونہ طلب فرمائیں۔ بالمشافہ معلومات کے لیئے تشریف لانیوالوں کو بھی ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔
بواسیر کورس PILES C.
ناسور کورس FISTULA C.
سر درد کورس HEADACHE C.
دمہ کورس ASTHMA C.
فالنگ ہیئر کورس FALLING HAIR C.
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ پاکستان
فون سیلز 771 کلینک 606 رہائش ڈاکٹرز 607

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کے
مبارک موقع پر
احباب جماعت کو
دِلی مبارکباد
منجانب:
مبشر احمد دہلوی
۲۰۸۔ جی ماڈل ٹاؤن لاہور
فون گھر: ۸۵۲۵۱۴

پاک آٹو سپیئرز
تھوک و پرچون ڈیلرز
۲۳۶-۲۳۷/A فاطمہ جناح روڈ سرگودھا
• تمام گاڑیوں کے فلٹرز اور
• آٹو الیکٹرک پارٹس
• گیئر آئل • موبل آئل
• ہائیڈرالک آئل و
• انڈسٹریل آئلز ہر قسم
دستیاب ہیں
فون: ۶۵۲۴۰

مارشل فلٹرز

مارشل فلٹرز
مارشل آف فلٹرز
اعلیٰ معیار۔ جدید ٹیکنالوجی۔ امپورٹڈ میٹریل
آئل، ایئر و فیول فلٹرز تمام ٹریکٹر و گاڑیوں کیلئے
اسٹاکسٹ: پاک آٹو سپیئرز سرگودھا
مینوفیکچررز: طاہر ایگرو انجینئرنگ (رجسٹرڈ) لاہور پاکستان

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کے مبارک موقعہ پر ہماری طرف سے
تمام احباب جماعت کی خدمت میں دلی مبارکباد قبول ہو
بھٹی سٹار سٹیل ڈیکوریٹر
کالج روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جشنِ صد سالہ تشکر کے موقعہ پر ہماری روح اور ہمارے
دل خدا کے حضور سجدۂ شکر بجالاتے ہیں

ہر قسم کا کاغذ بکس بورڈ، گتّہ بارعایت
خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ لاہور

فون نمبر ۶۳۸۴۹/۵۲۶۶۷

۱۰۹- سی ماڈل ٹاؤن ۸۵۸۹۱۱

پروپرائٹر ★ ملک عبداللطیف ستکوہی

احمدیہ صد سالہ

جشنِ تشکر

کے

موقع پر

خان نیم پلیٹس

کی جانب سے

مُبارک صَد مُبارک

اعلیٰ فنی مہارت • جدید جاپانی مشینیں • تربیت یافتہ عملے کی زیرِ نگرانی

مونوگرام • واشنگ مشین پینل پلیٹس • سٹکرز • ریڈیو • ٹی وی • کلاک ڈائلز

اور ہر قسم کی نیم پلیٹس بنانے کے ماہر

معیار اور قیمت کے لیے ہم پر اعتماد کیجئے۔

سکرین پرنٹنگ کی دُنیا میں منفرد نام

خان نیم پلیٹس

۵/۱۴ بی۔ دن کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور۔ فون نمبر: ۸۵۰۴۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت لاہور کا اعزاز

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ لاہور نے الفضل کے ذریعے حضرت امام جماعت احمدیہ کی آواز کو احباب جماعت تک پہنچانے میں خصوصی خدمت کا حق ادا کیا ہے۔

لاہور کی جماعت کے ۱۰۰ خاندانوں نے ۱۰۰ جماعتوں میں الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے عطیات ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب خاندانوں کو احسن جزاء سے نوازے۔ اپنے فضلوں سے ان کے گھر بھر دے اور ان کو غیر معمولی برکات سے نوازتا رہے۔ اس کے علاوہ لاہور کی جماعت نے یہ بھی کام کیا ہے کہ ان کے ضلع میں سو فیصد جماعتوں میں اس وقت خطبہ نمبر جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

مذہب کی غرض

مذہب سے غرض کیا ہے بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پاوے۔ اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو۔ کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے۔ جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا

حضرت اقدس

امراء و مربیان و معلمین صاحبان کی توجہ کیلئے

اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ایک تعطل کے بعد جماعت احمدیہ کا ترجمان اخبار "الفضل" کا اجراء ہو چکا ہے۔

اس تعطل کو جس شدت سے محسوس کیا گیا اب اسی شدت اور جذبہ سے اس کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ امراء اور مربیان اپنے اپنے حلقہ میں مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں:۔

(۱) اس امر کا تفصیلی جائزہ لیں کہ ان کے ہاں کس قدر الفضل کے خریدار پہلے سے موجود ہیں۔

(۲) مزید کس قدر خریداروں کی گنجائش موجود ہے۔ اور ان کو مؤثر رنگ میں اخبار کی خریداری کی طرف تحریک کریں۔

(۳) کوشش فرمائیں کہ کوئی صاحب حیثیت گھرانہ ایسا نہ ہو جہاں الفضل نہ آرہا ہو۔

(۴) ایسے صاحب حیثیت اور مخیر احباب جو الفضل ایک سے زائد پرچے جاری کروا سکتے ہوں ان کو تحریک کریں کہ وہ مستحقین کے نام پرچہ جاری کروا کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں۔

(۵) جو سالانہ قیمت ادا نہ کر سکتے ہوں وہ خطبہ نمبر۔ سہ ماہی یا ششماہی چندہ بھی ادا کر کے پرچے لگوائیں۔

(۶) ایسے احباب جن کے عزیز و اقارب بیرون ملک ہیں ان کے نام پرچے جاری کروائیں یا ان کو تحریک کر کے اس کی اشاعت کی طرف توجہ دلائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے (آمین) اور اپنی مساعی سے نظارت ہذا کو مطلع فرماتے رہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

الفضل سے احباب جماعت کی محبت

مکرم و محترم شیخ مبارک احمد صاحب مربی انچارج امریکہ اپنے ایک حالیہ مکتوب میں فرماتے ہیں۔

"اخبار الفضل کی اشاعت کی خبر جونہی دنیا میں پھیلی کس طرح لپک کر اور دلی چاہت سے اس کا استقبال کیا گیا۔ نئے دور کا پہلا پرچہ عمدہ طباعت دیدہ زیب رنگین اشاعت کی صورت میں۔ سب سے پہلے واشنگٹن میں احباب کو دکھایا اور اپنے دورہ کے سلسلہ میں جہاں جہاں جانے کا موقع ملا احباب کو دکھایا ان کی خوشی۔ چاہت اور مسرت کا تذکرہ الفاظ میں قلمبند کرنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نظر بد سے ہمارے الفضل کو محفوظ رکھے"۔

نیز فرماتے ہیں:۔

اخبار الفضل کے لمبے عرصہ کی بندش کے بعد اشاعت سے بے حد خوشی اور روحانی سکون حاصل ہوا دلی دعا ہے ہر لحاظ سے الفضل کا یہ نیا دور بہت ہی بابرکت ہو نئی ذمہ داری بطور ایڈیٹر ہمارے محبوب امام نے آپ کے سپرد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو احسن رنگ میں اس ذمہ داری کو انجام دینے کی توفیق دے اور بہت بہت مبارک ہو۔ خوب قلم رواں دواں ہے"

(احباب کو یاد ہوگا کہ الفضل کی اس نئے دور میں اشاعت سے چند ہی روز قبل (جبکہ الفضل کی اشاعت کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا) محترم شیخ صاحب نے خواب دیکھا تھا کہ الفضل جاری ہو گیا ہے اور اس پر نسیم سیفی کا نام بطور ایڈیٹر لکھا ہوا ہے)

قارئین کرام سے گذارش

آپ ہمارے قارئین کے وسیع حلقہ کے ایک معزز فرد ہیں۔ یقیناً آپ نے ہم سے کچھ توقعات وابستہ کر رکھی ہیں اور ہر شمارہ مطالعہ کرنے کے بعد آپ اپنے دل میں سوچتے ہیں کہ کس حد تک ہم آپکی توقعات پر پورے اترے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم آپ کی صحیح معنوں میں خدمت کر سکیں۔ لیکن ہم بھی آپ سے کچھ توقعات رکھتے ہیں پہلی توقع تو یہ ہے کہ آپ الفضل کو پڑھیں اور اس کے مضامین سے خاص طور پر حضور انور کے ارشادات سے دوستوں کو بھی آگاہ کریں جنہیں بعض ناگزیر وجوہات کی بناپر الفضل خریدنے اور اس کا مطالعہ کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ دوسری توقع ہم یہ رکھتے ہیں کہ آپ جب الفضل کا مطالعہ فرمائیں تو جو خیالات بھی آپ کے دل میں پیدا ہوں ان سے ہمیں مطلع فرمائیں۔ یہ اخبار ہم سب کا ہے بظاہر ہم اسے الفضل کے دفتر میں مرتب کرتے ہیں۔ لیکن ہماری خواہش یہ ہے کہ اس کے مرتب کرنے میں ہمارا ہر قاری ہمارا ہاتھ بٹائے۔

تیسری توقع یہ ہے کہ آپ کسی موضوع پر مختصر مضامین تحریر فرما کر الفضل کے قارئین کے لئے تنوع پیدا کریں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ ہماری ان توقعات کو سامنے رکھ کر ہم سے تعاون فرمائیں گے۔

(ادارہ الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قارئین الفضل سے ضروری گزارش

ادارہ الفضل کی خواہش ہے کہ جماعت کے جملہ احباب کو زندگی کے تمام شعبوں سے ایک حد تک حصولِ واقفیت میں مدد دینے کے لئے ہر شعبہ کے متعلق مختصر اور عام فہم مضامین شائع کئے جائیں

اس سلسلہ میں دوستوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے شعبہ کے متعلق اختصار کے ساتھ ضروری تفاصیل تحریر فرماکر ادارہ الفضل کو ارسال فرمائیں۔ آپکی نگارشات نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھی جائیں گی اور ہر ایک کے علم میں اضافہ ہوگا۔

اس کے علاوہ بھی گزارش ہے کہ جب کبھی آپ کے سامنے کوئی ایسی بات آئے جس کا علم دوسروں کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکتا ہو وہ بات بھی آپ اختصار کے ساتھ تحریر فرماکر ہمیں ارسال فرمائیں۔

حصولِ علم ہر شخص کا بنیادی حق بھی ہے اور اس کا فریضہ بھی۔ یہ طریق جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ احباب کرام کو اپنے علم میں وسعت پیدا کرنے کا آسان ذریعہ بن سکتا ہے۔ آپ جس شعبہ سے بھی منسلک ہیں۔ اور دنیا میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں شعبے ہیں۔ آپ اس کے متعلق ضروری اور دلچسپ تفاصیل تحریر فرماکر قارئین الفضل کی ایک جائز ضرورت پوری کر سکتے ہیں۔

امید ہے احباب اس طرف توجہ فرمائیں گے

(ادارہ الفضل)

جدید ٹیکنالوجی اور کمپیوٹرائزڈ کیمروں سے تقریبات کی ویڈیو فلم بنانے کیلئے

تنویر سٹوڈیو ربوہ

ڈیلر اگفا کلر سروس

فون: ۳۸۸ گھر: ۸۸۸

احمدیہ صدسالہ جشنِ تشکر کے موقعہ پر احباب جماعت کی خدمت میں ہدیہ تبریک

اس خوشی کے مبارک موقع پر

ریڈی میڈ۔ ویڈ زیب گارمنٹس نئے ڈیزائن اور خوشنما ملبوسات کی قیمتوں میں خاص رعایت

"بیت اللطیف" ریلوے روڈ ربوہ

هم احباب جماعت کو **احمدیہ صدسالہ جشن تشکر** کے موقعہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں نئی پرانی گھڑیوں کا مرکز

آفتاب ٹائم سروس کالج روڈ ربوہ

• جماعت احمدیہ کی پہلی صدی ایک دور کا اختتام ہے۔ • جماعت احمدیہ کی دوسری صدی فضلوں اور انعامات کے ایک نئے دور کا آغاز ہے۔

• اس مبارک موقع پر احباب کی خدمت میں مبارکباد اور درخواستِ دعا پیش کرتا ہوں۔

عبدالمالک نمائندہ الفضل لاہور

دارالذکر ۱۱۵۔ اے علامہ اقبال روڈ لاہور

بہتر تشخیص اور مناسب علاج کے لیے

دن رات سروس

جاوید میڈیکل ہال محمدی چوک پیپلز کالونی ۲ مین روڈ فیصل آباد

ڈاکٹر قمر الدین جاوید ڈی۔ یو۔ ایم۔ ایس رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر

فزیشن اینڈ سرجن

گیس کا علاج

گیس سے متعلق لکھے گئے اس رسالے میں طبی، ڈاکٹری اور ہومیوپیتھک ماہرین کے نسخہ جات درج ہیں جو مشہور دواساز فرموں کے تیار کردہ ہیں۔ سستے مگر مفید گھر پر آسانی سے تیار ہو سکنے والے نسخے بھی درج ہیں نیز اسی طرز پر الگ الگ لکھے ہوئے رسالہ جات درج ذیل امراض سے متعلق۔ فی رسالہ ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

امراضِ جلد (خارش چنبل داد) پرانی چھپاکی (ایگزیما) پتھری گردہ و مثانہ جوڑوں کا درد، دائمی نزلہ زکام

ان رسائل سے تجارتی منفعت مراد نہیں بلکہ خالصتاً دکھی انسانوں کی راہنمائی اور خدمت مقصود ہے۔

مظہر دواخانہ (رجسٹرڈ)

احمد نگر ربوہ پوسٹ کوڈ ۳۵۴۶۰ پوسٹ بکس نمبر ۱۵-۳ لاہور

احمدیہ صدسالہ جشنِ تشکر کے موقعہ پر ہم اپنے تمام کرم فرماؤں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

چوہدری مہر دین اینڈ **سنز سٹیشنرز اینڈ بک سیلرز** اقصیٰ روڈ ربوہ

احمدیہ صدسالہ جشنِ تشکر

احباب جماعت کو

دلی مبارکباد

منجانب

شیخ اظہار احمد ۶۵۔ لٹن روڈ لاہور

فون دفتر: ۲۲۶۵۰۸ گھر: ۲۱۱۰۵۰

ڈرائیونگ سیکھئے

ہم اپنے تمام کرم فرماؤں کو احمدیہ صدسالہ جشنِ تشکر کے مبارک موقع پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

رابطہ: **فضل نیوز ایجنسی** اقصیٰ چوک ربوہ فون: ۹۸۷ یا **منیر رحمان** ۳۵/۱ باب الابواب ربوہ فون: ۳۰۹

ہم اپنے تمام کرم فرماؤں کو احمدیہ صدسالہ جشنِ تشکر کے موقعہ پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

منجانب

ظفر اقبال جاوید پروپرائیٹر: **بیوٹی سنٹر جنرل سٹور** بشارت مارکیٹ ربوہ

فون: ۹۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر مبارک ہو

خدا کرے کہ احمدیت کی دوسری صدی میں اللہ تعالیٰ
اپنے فضلوں کے نزول میں پہلے سے بہت بڑھ کر اضافہ کرے

Shezan

The Largest Processors of
Fresh Fruit Products

Fruit Juices & Squashes, Jams, Jellies, Marmalades, Pickles, Ketchup, Garden Peas, Vegetables etc.

Shezan International Limited, BUND ROAD, LAHORE.

adcom S198C15

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ جشن تشکر

کے مبارک و مسعود موقع پر احباب جماعت کی خدمت میں

دلی مبارکباد

محتاج دعا ملک حامد علی

پنجاب آٹو موبائیل

۳۵- فرید کورٹ روڈ لاہور

فون ۵۳۷۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملٹی کلر کی جانب سے
احمدیہ صد سالہ
جشنِ تشکر
مُبارک صد مُبارک

جدید ترین جاپانی آٹومیٹک پلانٹ پر سکرین پرنٹنگ کرنے والا واحد ادارہ

سٹکرز • نیم پلیٹ • کلاک ڈائلز

واشنگ مشین پینل

المونیم پر کلر ہاف ٹون پرنٹنگ

ملٹی کلر (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۱۲۹۔سی۔ رحمان پورہ لاہور۔ پاکستان۔ فون ۴۱۸۷۷۷

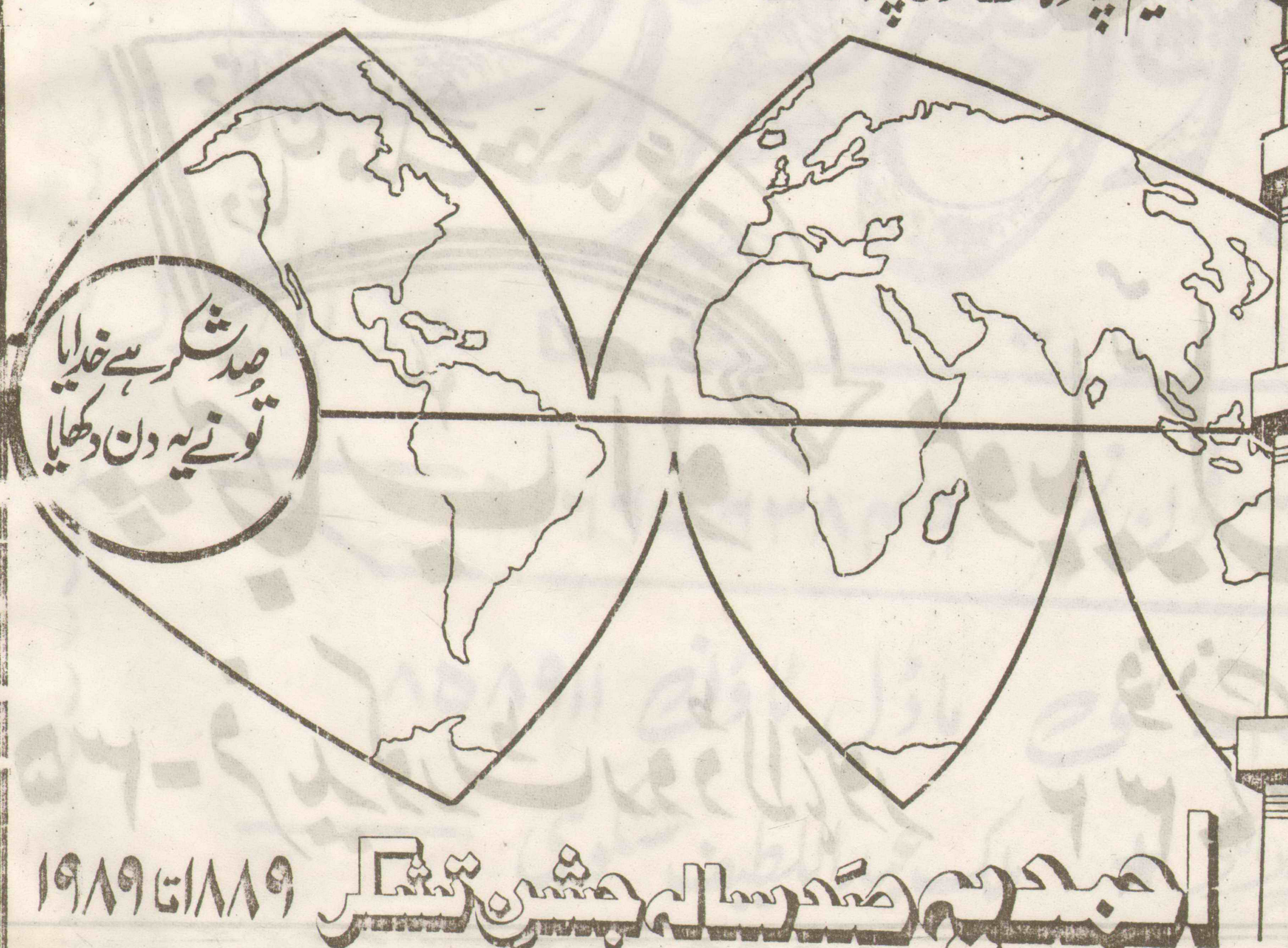

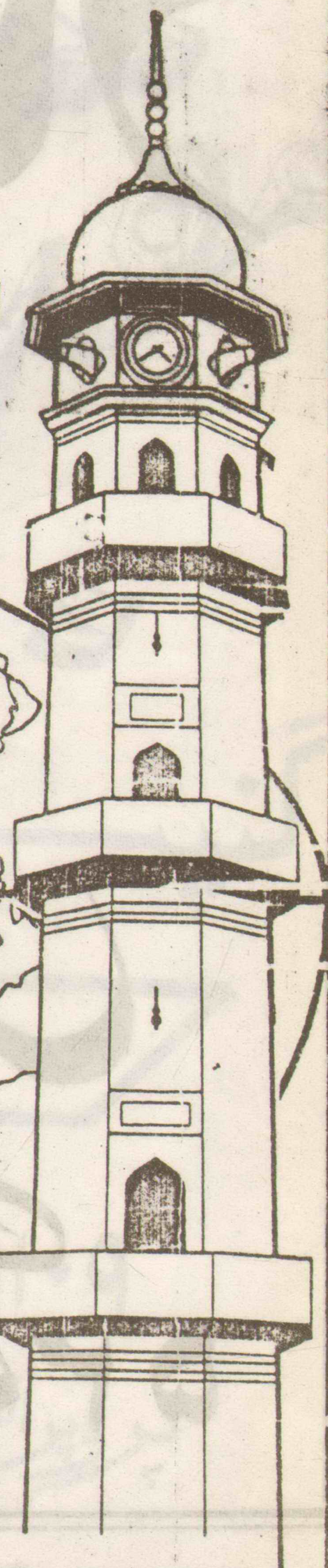

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر ۱۸۸۹ تا ۱۹۸۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے مبارک و مسعود موقع پر احباب

جماعت کی خدمت میں دل کی گہرائیوں سے

مبارکباد پیش کرتے ہیں

ریفریجریٹرز * ایئر کنڈیشنرز * واشنگ مشین * ڈیپ فریزر

کلر اینڈ بلیک اینڈ وائٹ ٹیلیویژن

فخرالیکٹرونکس لاہور

1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

فون نمبرز ۲۲۳۳۴۷ / ۶۵۸۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر احبابِ جماعت

کی خدمت میں دلی مبارکباد ہو

ہر قسم کے

ائرکنڈیشنرز • ریفریجریٹرز • ڈیپ فریزرز

خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

نیشنل الیکٹرونکس

1- لنک میکلوڈ روڈ لاہور فون ۲۲۳۲۲۸ / ۵۷۳۰۹